بفیضانِ نظر سِراجُ الاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ افخم حضرت سیّدُنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

رنگین شمارہ

رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۰ھ

مارچ 2019ء

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

الله

جب رجب شریف کا مہینا آتا ہے، میرا دل خوشی سے جھوم اُٹھتا ہے..... آہا! رمضان المبارک کا نمائندہ تشریف لے آیا۔

مرحبا! صد مرحبا! جلد آمدِ رمضان ہے

کھل اُٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے

ربِّ کریم کا تحفہ

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

زمانے بھر کا دستور ہے کہ لوگ تحائف کی قدر کرتے ہیں، بالخصوص جب تحفہ کسی بڑی شخصیت سے ملے تو اُسے سنبھال کر رکھا جاتا اور اپنی قسمت پر ناز کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ تحفوں کی قدر نہیں کرتے یا تحفہ دینے والے کا شکریہ ادا نہیں کرتے تو ایسے لوگ مُعاشرے میں اچّھی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے۔ میں جس تحفے کی طرف توجّہ دلانا چاہتا ہوں وہ مخلوق کا نہیں بلکہ خالقِ کائنات اللہ پاک کا دیا ہوا ہے جو شبِ معراج پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذریعے مسلمانوں کو عطا فرمایا گیا، اس تحفے کو آقائے دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا، حَجَّةُ الْوَدَاع کے خطبے میں بھی لوگوں کو اس تحفے کی قدر کرنے کی تاکید فرمائی، اس تحفے کے ذریعے بندہ اپنے ربِّ کریم کی رِضا، خوشنودی اور قُرب پانے میں کامیاب ہوسکتا ہے، یقیناً وہ تحفہ نماز ہی ہے، اعلانِ نبوّت کے گیارہویں سال اسلام میں سب اعمال سے پہلے نماز کو ہی فرض کیا گیا، حدیثِ پاک کے مطابق حضراتِ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام اب بھی اپنی اپنی قبروں میں نمازیں ادا فرماتے ہیں، شبِ معراج جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجدِ اقصیٰ پہنچے تو وہاں پر بھی نماز کا ہی اہتمام کیا گیا، جب بھی کوئی اَہم مُعاملہ درپیش ہوتا تو نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز پڑھتے، جسے "نمازِ حاجت" کہا جاتا ہے، سورج کو گہن لگتا تو نماز کی طرف مُتوجّہ ہوتے، جب قحط سالی ہوئی اور پانی کی قِلّت کا مسئلہ لے کر لوگ بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے تو اس وقت بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لوگوں کو نماز کی تعلیم دی، جسے "نمازِ اِسْتِسْقاء" کہا گیا، حضرت سیّدنا رَبیعہ بن کَعب اسلمی رضی اللہ عنہ نے جنّت میں ساتھ رہنے کی تمنّا کا اظہار کیا تو انہیں بھی نفل نماز کی کثرت کی تلقین فرمائی۔ آیاتِ قراٰنیہ ہوں یا احادیثِ کریمہ، صحابۂ کرام کے فرامین ہوں یا ائمۂ اسلام کے ارشادات! جابجا نماز کی اَہَمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ مگر بدقسمتی سے آج مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد کو اس تحفۂ خداوندی کی قدر نہیں ہے، فی زمانہ مسلمانوں کی اکثریت نماز سے دُور ہے اور جو پڑھتے ہیں ان میں سے ایک بڑی تعداد کو درست قراٰنِ پاک پڑھنا نہیں آتا، انہیں نماز کے ضروری مسائل سے واقفیت نہیں ہوتی۔ مخلوق کے تحفوں کی ناقدری کرنے والوں کو لوگ ناقدرے اور نالائق ٹھہراتے ہیں تو اندازہ کیجئے کہ جو اپنے پیدا کرنے والے مالک و مولیٰ اللہ کریم کی طرف سے ملے ہوئے تحفے کی قدر نہ کرے تو شریعت کی نگاہ میں وہ کتنا بڑا بدبخت اور نالائق ہوگا، بے نمازی جہاں نماز کے فضائل و برکات سے خود کو محروم کرتا ہے وہیں دنیا و آخرت میں ملنے والی کئی طرح کی سزاؤں کا بھی خود کو مستحق ٹھہرا لیتا ہے۔ **بے نمازی کے ساتھ کیا ہوگا؟** قِیامت کے دن سب سے پہلے تارکینِ نماز کے منہ کالے کئے جائیں گے، اللہ پاک انہیں اوندھا کرکے دوزخ میں ڈال دے گا، جان بُوجھ

بقیہ صفحہ 11 پر پڑھئے

رجب المرجب ۱۴۴۰ھ
مارچ 2019ء
جلد: 3
شمارہ: 4

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ: 480 رنگین: 720
☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کرواکر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کرواکر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 725 12 شمارے سادہ: 480
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp: +923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: حافظ محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔
گرافکس ڈیزائننگ:
یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔

(الکامل لابن عدی، 5/ 505)

مُناجات

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا حرم کی ہے
بارش اللہ کے کرم کی ہے

یا الٰہی! غمِ مدینہ دے
اِلتجا مصطفےٰ کے غم کی ہے

قلبِ مُضطَر کی لاج رکھ مولیٰ
یہ صدا میری چشمِ نَم کی ہے

آفتوں سے بچالے یااللہ
مجھ پہ یلغار رنج و غم کی ہے

بگڑی تقدیر ابھی سنور جائے
دیر اِک جُنْبِشِ قلم کی ہے

بخش دے اب تو مجھ کو یااللہ
یہ دُعا تجھ سے چشمِ نم کی ہے

کاش! ہر سال حج کرے عطّار
عرض بدکار پر کرم کی ہے

وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص140

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

وہ سَرورِ کِشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طَرَب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رَچی تھی شادی مچی تھی دُھومیں
اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نَفَحات اُٹھ رہے تھے

خدا ہی دے صبر جانِ پُرغم دِکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم
جَب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قُدسی جِناں کا دُولھا بنا رہے تھے

نمازِ اَقصیٰ میں تھا یہی سِرّ عیاں ہو مَعنیٔ اَوّل آخر
کہ دَست بَستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کرگئے تھے

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروڑوں منزل میں جلوہ کرکے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آلیے تھے

نبیِ رحمت شفیعِ اُمّت! رضاؔ پہ لِلّٰہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رَحمت کے واں بٹے تھے

ثنائے سرکار ہے وَظیفہ قبولِ سَرکار ہے تَمَنّا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا رَوی تھی کیا کیسے قافیے تھے

حدائقِ بخشش، ص229

از امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

صحابۂ کرام کی شان

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطّاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ-اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ-وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠(۱۰)﴾

ترجمہ: تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، وہ بعد میں خرچ کرنے والوں اور لڑنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں اور ان سب سے اللہ نے سب سے اچھی چیز کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔ (پ27، الحدید:10)

صحابہ کی اقسام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی کئی اقسام ہیں جیسے خلفائے اربعہ، عشرۂ مبشرہ، اصحابِ بدر، اصحابِ اُحد، اصحابِ بیعتِ رضوان، اہلِ بیت وغیرھم۔ ان میں کئی اقسام ایک دوسرے میں داخل بھی ہیں۔ صحابۂ کرام کی افراد کی تعداد کے اعتبار سے ایک بڑی تقسیم تو مہاجرین و انصار ہے اور دوسری تقسیم وہ ہے جو اوپر ذکر کردہ آیت میں بیان کی گئی یعنی فتحِ مکّہ سے پہلے والے اور بعد والے۔

تمام صحابہ جنّتی ہیں اس آخری تقسیم کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے اِن صحابہ میں درجہ بندی فرمادی کہ فتحِ مکّہ سے پہلے والے، بعد والوں سے افضل ہیں۔ یہ معاملہ افضلیت کا ہے لیکن جہاں تک بارگاہِ خداوندی میں ان کے مقبول اور جنّتی ہونے کا معاملہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”ان سب سے اللہ نے سب سے اچھی چیز (جنّت) کا وعدہ فرمالیا ہے“ اس سے معلوم ہوا کہ تمام صحابہ جنّتی اور خدا کے مقبول بندے ہیں۔ ہر صحابی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحابیت کی نسبت سے ہمارے لئے واجبِ تعظیم ہے اور کسی بھی صحابی کی گستاخی حرام اور گمراہی ہے۔ قرآن و حدیث عظمتِ صحابہ کے بیان سے معمور ہیں اور کوئی صحابی بھی اس عظمت وشان سے خارج نہیں کیا جاسکتا ہے۔ آیئے قرآن و حدیث میں ان کا مقام ملاحظہ کریں:

صحابہ کی عظمت وشان قرآن سے

★ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی جماعت کے بارے میں ارشاد فرمایا: ”بیشک مہاجرین اور انصار میں سے سابقینِ اوّلین اور دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کررکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔“ (پ11، التوبۃ:100) ★ اسی پاک گروہ کی ایمانی قوّت، قلبی کیفیت اور عملی حالت قرآن میں یوں بیان فرمائی گئی: ”محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے، سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل ورِضا چاہتے ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔ یہ ان کی صفت تورات میں (مذکور) ہے اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور) ہے۔“ (پ26، الفتح:29) ★ یہی متّقین، صالحین،

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

خاشعین، صدیقین کے سردار ہیں جن کے دلوں کی تطہیر اور نفوس کا تزکیہ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب سے پہلے کیا اور بذاتِ خود کیا جیسا کہ قرآن میں ہے: "بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا، جب ان میں ایک رسول مَبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔" (پ4، آل عمران:164)

★ اور یہی وہ ہستیاں ہیں جن کے ایمان کو اللہ تعالٰی نے معیار قرار دیتے ہوئے فرمایا: "اگر وہ (غیر مسلم) بھی یونہی ایمان لے آئیں جیسا (اے صحابہ) تم ایمان لائے ہو جب تو وہ ہدایت پا گئے۔" (پ1، البقرۃ:137) ★ اسی مبارک گروہ کی سب سے بڑی تعداد کا نام مہاجرین و انصار ہے جن کے بارے میں اللہ تعالٰی نے بالکل صراحت سے جنّت و مغفرت ورزقِ کریم یعنی عزّت والی روزی کا مُژدہ سناتے ہوئے فرمایا: "اور وہ جو ایمان لائے اور مہاجر بنے اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں، ان کے لئے بخشش اور عزّت کی روزی ہے۔" (پ10، الانفال:74)

صحابہ کی عظمت وشان احادیث سے

★ اِنہی صحابہ کا امّت میں سب سے افضل اور فائق ہونا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں واضح کیا: "میرے اصحاب کو بُرا بھلا نہ کہو، اس لئے کہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو وہ اُن کے ایک مُد (ایک پیمانہ) کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس مُد کے آدھے کو۔" (بخاری،2/522، حدیث:3673) ★ اِنہی صحابہ سے محبّت رکھنے، ان کی محبّت کو نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحبت اور ان سے بُغض کو نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بُغض قرار دیا اور ان کے متعلّق دل و زبان سنبھالنے کا حکم دیا: "میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد ان کو طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بنالینا۔ پس جس شخص نے ان سے مَحبت کی تو اس نے میری مَحبت کی وجہ سے ان سے مَحبت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا تو اس نے میرے بُغض کے سبب ان سے بُغض رکھا اور جس نے انہیں اِیذا پہنچائی تو اس نے ضرور مجھے اِیذا پہنچائی اور جس نے مجھے اِیذا پہنچائی تو ضرور اس نے اللہ پاک کو اِیذا پہنچائی تو جس نے اللہ پاک کو اِیذا پہنچائی تو قریب ہے کہ اللہ پاک اس کی پکڑ فرمائے۔"

(ترمذی،5/463، حدیث:3888)

صحابہ کے متعلق آیات واحادیث کا خلاصہ

اوپر ذکر کردہ آیات واحادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ★ تمام صحابہ جنّتی ہیں ★ اللہ تعالٰی ان سب سے راضی ہے اور یہ خدا سے راضی ہیں ★ ان کے لئے جنّت کے باغات ہیں ★ یہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھی ہیں ★ کُفّار کے مقابلے میں سخت اور آپس میں نرم دل ★ عبادت ورکوع وسجدہ کے شوقین ★ رِضائے الٰہی کے طلب گار ★ نورانی چہروں والے، پاک دل، پاک سیرت، اصحابِ حکمت، معیاری ایمان والے ★ راہِ خدا میں جان، مال، گھر بار قربان کرنے والے ★ مومنوں کے مددگار ★ سچّے ایمان والے ★ خدا کی طرف سے مغفرت و رزقِ کریم کے مستحق ★ اُمت میں سب سے افضل ★ ان کی مَحبت، نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبت ★ ان سے بُغض، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بُغض ★ انہیں تکلیف دینا، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تکلیف دینا ہے ★ ان کی تعظیم فرض، توہین حرام اور ان کے گستاخ، خدا کی گرفت کا شکار ہوں گے۔

اللہ کریم ہمیں دل و جان، زبان و قلم سے ہر صحابی رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے صدقے ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور جنّت میں ان کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

100 شہیدوں کا ثواب

مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مدنی*

حضرت سیّدنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ ترجمہ: جو فسادِ امّت کے وقت میری سنّت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث:176)

شرحِ حدیث اس حدیثِ پاک میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ جس نے فسادِ امّت کے وقت یعنی بدعت، جہالت اور فِسق و فُجور (گناہوں) کے غلبہ کے وقت سنّت پر عمل کیا تو اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح، 1/422، تحت الحدیث:176) یہ ثواب ملنے کی وجہ وہ مشقت ہے جو اس وقت سنّت پر عمل کرنے والے کو سنّت زندہ کرنے اور اس پر عمل کرنے کے سبب ہوگی، تو وہ اُس شہید کی طرح ہے جو اِحیائے دین کی کوشش میں شہید کر دیا جائے۔ (شرح الطیبی علی مشکاۃ، 1/373، تحت الحدیث:176 ماخوذاً) حدیثِ پاک میں فسادِ امّت (یعنی امّت کا فاسد ہونا) فرمایا، اِفسادِ امّت (یعنی امّت کا فساد برپا کرنا) نہ فرمایا کیونکہ یہ زیادہ بلیغ ہے، گویا کہ اس وقت اُن کی ذوات ہی فاسد ہو جائیں گی تو ان سے صلاح بالکل صادِر ہی نہیں ہوگی، کوئی وعظ ان کو فائدہ نہیں دے گا، جو بُرائی کر رہے ہوں گے اسے ترک نہیں کریں گے اور جس نیکی کا انہیں حکم دیا گیا ہے اسے کریں گے نہیں۔ (شرح الطیبی علی مشکاۃ، 1/373، تحت الحدیث: 176)

ایک سنّت زندہ کرنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت کی ترغیب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن اس حدیثِ پاک کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اور ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنّت کی جائے گی جو مُردہ ہوگئی اور سنّت مُردہ جبھی ہوگی کہ اُس کے خلاف رواج پڑ جائے۔ اِحیائے سنّت عُلما کا تو خاص فرضِ مَنصبی (ضروری کام) ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اس کے لیے حکم عام ہے ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجِد میں اس سنّت (یعنی مسجد سے باہر اذان ہونے) کو زندہ کریں اور سَو سَو شہیدوں کا ثواب لیں اور اس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ کیا تم سے پہلے عالِم نہ تھے یُوں ہو تو کوئی سنّت زندہ ہی نہ کرسکے، امیرُ المؤمنین عُمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کتنی سُنّتیں زندہ فرمائیں اس پر ان کی مدح (تعریف) ہُوئی نہ کہ اُلٹا اعتراض کہ تم سے پہلے تو صحابہ و تابعین تھے۔ رضی اللہ تعالٰی عنہم۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/403)

اِحیائے سنّت کی فضیلت میں 2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (1) رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ ترجمہ: جس نے میری سنّت زندہ کی بیشک اُسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی، 4/309، حدیث:2687) (2) رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ اُمِيتَتْ بَعْدِي، فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا ترجمہ: جو میری کوئی سنّت زندہ کرے کہ لوگوں نے میرے بعد چھوڑ دی ہو جتنے اس پر عمل کریں سب کے برابر اسے ثواب ملے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ (ترمذی، 4/309، حدیث:2686)

تری سنتوں پہ چل کر مری روح جب نکل کر
چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

* دارالافتاء اہلِ سنّت، مرکز الاولیاء لاہور

حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جانتے ہیں! (قسط:03)

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

علمِ غیب کی تعریف اور حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ کریم کی بارگاہ سے علمِ غیب عطا ہونے کا بیان قراٰنِ پاک کی آیات کی روشنی میں گزشتہ شمارے[1] میں گزرا، آیئے! اب پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کا بیان احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں پڑھئے اور اپنے دل و دماغ کو روشن و منوّر کیجئے چنانچہ

علمِ غیب کے چھ حروف کی نسبت سے چھ احادیثِ مبارکہ

1 امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے درمیان کھڑے تھے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں مخلوق کی پیدائش سے بتانا شروع کیا حتّٰی کہ جنّتی اپنی منازِل پر جنّت میں داخل ہوگئے اور جہنمی جہنم میں اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئے۔ جس نے اس بیان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا جو بھول گیا سو بھول گیا۔ (بخاری،2/375،حدیث:3192) حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حضورِ انور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا یہ وعظ فجر کی نماز سے مغرب کی نماز تک تھا۔ درمیان میں سِوا ظہر و عصر کی نماز کے اور کسی کام کے لئے وعظ شریف بند نہ فرمایا۔ دن بھر میں ابتدا سے انتہا تک بیان فرمادینا بھی حضورِ انور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا معجزہ ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السَّلام گھوڑے پر زِین کستے کستے پوری زبور شریف پڑھ لیتے تھے۔ بعض روایات میں ہے کہ اس وعظ شریف میں پرندہ کا پر مارنا، قطرہ کا حرکت کرنا، ذرّہ کا جنبش فرمانا تک بیان فرمادیا، گزشتہ ماضی کے سارے حالات اور آئندہ مستقبل کا ایک ایک حال بیان کردیا۔ یہ ہے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا علمِ غیب کُلّی کی بڑی قوی دلیل اور یہ حدیث اِن آیات کی تفسیر ہے: ﴿وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ یارب کا فرمان: ﴿وَ یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ﴾ مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: اللہ تعالٰی نے سارے غیب حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو بتائے حضور کو یاد بھی رہے، فرماتے ہیں: وَ تَجَلّٰی لِی کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ پھر حضورِ انور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے یہ سب کچھ صحابہ کو بتایا مگر ان میں سے کسی کو سارا یاد نہ رہا۔ یہ فرق ہے اُس تعلیم میں اور اِس تعلیم میں بعض کو زیادہ یاد رہا، بعض کو کم، بعض کو کچھ یاد نہ رہا۔ غرضکہ رب نے اپنے محبوب کو سب کچھ سکھایا، حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے صحابہ کو سب کچھ وعظ میں بتایا جیسے حضرت آدم (علیہ السَّلام) کو رب نے سارے نام سکھائے ﴿وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا﴾ اور حضرت آدم علیہ السَّلام نے فرشتوں کو وہ سب نام سکھائے نہیں بلکہ بتائے ﴿فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ﴾ یہ فرق خیال میں رہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 7/563)

2 حضرت سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب کو دیکھا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی، فَتَجَلّٰی لِی کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ یعنی اسی وقت مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔ (ترمذی،5/160،حدیث:3246) ترمذی شریف اور دیگر کتبِ احادیث میں موجود الفاظ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (یعنی زمین و آسمانوں میں جو کچھ تھا وہ میں نے جان لیا)

(1) ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ جمادی الاُخریٰ 1440ھ

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

کے تحت محقّق علی الاطلاق، شیخ عبد الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کِنَایَۃٌ عَنْ حُصُوْلِ جَمِیْعِ الْعُلُوْم یعنی یہ تمام عُلوم کے حُصول سے کنایہ ہے۔ (لمعات التنقیح، 2/478) پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ میں موجود الفاظ "فَتَجَلّٰی لِی کُلُّ شَیْءٍ وَ عَرَفْتُ" اور "فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ" ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کُلّی علمِ غیب کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

کُلّی علمِ غیب کا مطلب اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کُلّی علمِ غیب عطا فرمایا ہے۔ شیطان کہیں وسوسہ نہ ڈالے کہ اس کا تو مطلب ہے کہ اللہ کریم کا سارے کا سارا علم نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی حاصل ہے۔ اس شیطانی وسوسے کا رد کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تمام معلوماتِ الٰہیہ کا احاطہ کرلیا ہے کیونکہ یہ تو مخلوق کے لئے محال ہے۔ (الدولۃ المکیۃ، ص64) غزالیِ زماں حضرت علّامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کی وضاحت یوں فرماتے ہیں: یاد رکھئے! جب آپ ہمارے کلام میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ اَقدس کے متعلق لفظ "کُل" دیکھیں تو اس سے کُل غیر متناہی (Unlimited) نہ سمجھیں بلکہ کُل مخلوقات (جو متناہی (Limited) ہے)[1] اور اس کے علاوہ معرفتِ ذات وصفات کا علم کہ وہ بھی بالفعل متناہی (Limited) ہے ہماری مراد ہوگا، ورنہ علمِ الٰہی کی بہ نسبت حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علم کو کُل نہیں کہتے کیونکہ علمِ الٰہی مُحِیْطُ الْکُل اور غیر متناہی (Unlimited) ہے۔ (مقالاتِ کاظمی، 2/117) **3** حضرت سیّدنا عَمرو بن اَخْطب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک دن نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ فجر سے غروبِ آفتاب تک خطبہ ارشاد فرمایا، درمیان میں ظہر وعصر کی نمازوں کے علاوہ کوئی کام نہ کیا۔ حضرت عَمرو بن اَخْطب فرماتے ہیں: فَاَخْبَرَنَا بِمَا کَانَ وَبِمَا هُوَ کَائِنٌ یعنی جو کچھ ہو چکا تھا اور قیامت تک جو کچھ ہونا تھا نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ سب کچھ بیان فرمادیا۔ ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جسے زیادہ یاد رہا۔ (مسلم، ص1184، حدیث:7267) **4** حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صلحِ حدیبیہ سے واپسی پر ایک جگہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے اونٹ مُنتشِر ہوگئے، سب اپنے اپنے اونٹ واپس لے آئے لیکن نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اونٹنی نہ ملی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: وہاں سے اونٹنی لے آؤ، تو میں نے اونٹنی کو اسی حال میں پکڑ لیا جیسا مجھ سے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا تھا۔ (معجم کبیر، 10/225، حدیث: 10548 مختصراً) **5** حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ بدر کے موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے (یہ کہتے جاتے تھے) اور اپنے ہاتھ کو زمین پر اِدھر اُدھر رکھتے تھے، پھر کوئی کافر حضور کی بتائی ہوئی جگہ سے ذرّہ برابر بھی اِدھر اُدھر نہیں مرا۔ (مسلم، ص759، حدیث:4621) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور کو یہ بھی معلوم تھا کہ کون کب اور کہاں مَرے گا۔ **6** حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اَشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ایسے سوالات کئے گئے جو ناپسند تھے، جب زیادہ کئے گئے تو آپ ناراض ہوگئے، پھر لوگوں سے فرمایا: سَلُوْنِی عَمَّا شِئْتُمْ یعنی مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَبِی یعنی یارسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اَبُوْكَ حُذَافَۃُ یعنی تمہارا باپ حُذافہ ہے۔ پھر دوسرے آدمی نے کھڑے ہوکر عرض کی: یارسولَ اللہ! میرا باپ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: سالم مولیٰ شیبہ تمہارا والد ہے۔ جب حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور کی حالت دیکھی تو عرض کی: یا رسولَ اللہ! ہم اللہ پاک کی طرف توبہ کرتے ہیں۔ (بخاری، 1/51، حدیث:92)

علما و اولیا اور محدثینِ کرام رحمہم اللہ السّلام کے اقوال کی روشنی میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کا بیان اگلے ماہ کے شمارے میں ملاحظہ کیجئے۔

(1) غیر متناہی: نہ ختم ہونے والا۔ متناہی: ختم ہونے والا

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے آٹھ سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

نابالغ بچّوں پر سجدۂ تلاوت

سوال: کیا نابالغ بچّوں پر بھی آیتِ سجدہ تلاوت کرنے سے سجدۂ تلاوت واجب ہوجاتا ہے؟

جواب: نابالغ بچّوں پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا، البتہ انہیں سجدۂ تلاوت کرنے کا ذہن دیا جائے تاکہ یہ بڑے ہوکر سجدۂ تلاوت کریں۔ اگر نابالغ نے آیتِ سجدہ پڑھی اور بالغ نے سُن لی تو اب بالغ پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 13رجب المرجب 1436ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ علٰی محمَّد

عقیقے کا گوشت

سوال: عقیقے کا گوشت نانا، نانی کھاسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جی ہاں! نانا، نانی، دادا، دادی بلکہ ہر مسلمان عقیقے کا گوشت کھاسکتا ہے، لوگوں نے یہ عجیب و غریب رسم و رواج بنالئے ہیں کہ فلاں عقیقے کا گوشت کھاسکتا ہے اور فلاں نہیں کھاسکتا، جبکہ شریعت میں ایسا کچھ نہیں ہے، ہر مسلمان کھاسکتا ہے، جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: اس (یعنی عقیقہ) کا گوشت فُقرا اور عزیز واَقارِب، دوست واَحباب کو کچّا تقسیم کردیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اُن کو بطورِ ضِیافت (مہمان نوازی) و دعوت کھلایا جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ اُس کی ہڈّی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈّیوں پر سے گوشت اُتار لیا جائے یہ بچّے کی سلامتی کی نیک فال ہے (یعنی نیک شگون ہے) اور ہڈّی توڑ کر گوشت بنانے میں بھی حرج نہیں۔ گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکایا جائے تو بچّے کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔ (بہارِ شریعت، 3/357 ملخصاً) میٹھا گوشت پکانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ گوشت کو چُقَنْدَر کے ساتھ پکالیا جائے، کیونکہ چقندر میٹھا ہوتا ہے اور اس سے چینی بھی بنتی ہے تو اس سے گوشت میٹھا ہوجائے گا، دوسرا یہ کہ گوشت میں چینی یا شہد ڈال دیا جائے تو یہ میٹھا ہوجائے گا۔

(مدنی مذاکرہ، 4ذوالحجۃ الحرام 1436ھ)

(عقیقے کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”عقیقے کے بارے میں سوال جواب“ پڑھئے۔)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ علٰی محمَّد

چھوٹی مچھلیاں کھانے والی مچھلی کھانا کیسا؟

سوال: کیا ایسی مچھلی کھانا جائز ہے جو دوسری مچھلیوں کو کھاتی ہو؟

جواب: عُموماً بڑی مچھلیاں چھوٹی مچھلیوں کو کھاتی ہیں مگر ان کا کھانا جائز ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 12شوال المکرم 1437ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ علٰی محمَّد

یامین نام رکھنا کیسا؟

سوال: یامین نام رکھنا کیسا ہے؟ نیز اس کے معنٰی بھی بتا دیجئے۔

جواب: یامین کے معنٰی ہیں برکت والا، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے ایک صحابی کا نام بھی ”یامین“ تھا یوں یامین نام

رکھنا اچھا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 9 محرم الحرام 1440ھ)

(نام رکھنے کے بارے میں اہم معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نام رکھنے کے احکام" پڑھئے۔)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ علٰی محمَّد

دُرودِ رضویہ پڑھنے میں حکمت

سوال: آپ آیتِ دُرود کے بعد دُرودِ رضویہ پڑھتے ہیں اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: آیتِ دُرود کے بعد کوئی سا بھی دُرودِ پاک پڑھ سکتے ہیں البتہ میں دُرودِ رضویہ اس لئے پڑھتا ہوں کہ یہ دُرود و سلام کا مجموعہ ہے اور اس میں تین دُرود ہیں: (1) صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ (2) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (3) صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔ (مدنی مذاکرہ، 19 ربیع الآخر 1437ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ علٰی محمَّد

جُزدان میں لپٹے ہوئے قراٰنِ عظیم کو بے وضو چُھونا کیسا؟

سوال: جُزدان میں قراٰنِ پاک لپٹا ہو تو کیا بے وضو اسے اُٹھا سکتے ہیں؟

جواب: اٹھا سکتے ہیں، البتہ جُزدان کے علاوہ وہ کپڑا جو قراٰنِ کریم کے ساتھ پلاسٹک کَوَر کی طرح سِیا جاتا ہے جو قراٰنِ پاک سے ملا ہوا ہوتا ہے، اسے بے وضو چُھونا اور اُٹھانا جائز نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 2 ربیع الآخر 1438ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ علٰی محمَّد

نماز میں دُرودِ ابراہیمی کی جگہ دوسرا دُرود شریف پڑھنے کا حکم

سوال: اگر کسی نے نَماز میں اَلتَّحِیّات پڑھنے کے بعد دُرودِ ابراہیمی کی جگہ کوئی اور دُرودِ پاک پڑھ لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: فرض، وِتْر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے قَعْدَۂ اَخِیْرَہ میں جبکہ نوافِل اور سنّتِ غیر مُؤَکَّدہ کے دونوں قعدوں میں اَلتَّحِیّات پڑھنے کے بعد دُرود شریف پڑھنا سنّت ہے، البتہ دُرودِ ابراہیم پڑھنا افضل ہے، اگر کسی نے دُرودِ ابراہیم کی جگہ کوئی اور دُرودِ پاک پڑھا تو سنّت ادا ہو جائے گی اور نَماز بھی ہو جائے گی۔ (مدنی مذاکرہ، 8 رمضانُ المبارک 1437ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ علٰی محمَّد

بچّے کے کان میں اذان کتنی دیر بعد دینی چاہئے؟

سوال: بچّہ پیدا ہونے کے کتنی دیر بعد اس کے کان میں اذان دینی چاہئے؟

جواب: بچّے کے کان میں اذان دینے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے کہ مرگی کا مَرَض ہونے کا اندیشہ ہے، بہتر یہ ہے کہ جب بچّہ پیدا ہو جائے تو اسے نیم گرم پانی سے نہلائیں، پھر سیدھے کان میں چار بار اَذان اور اُلٹے کان میں تین بار اِقامت کہیں، اِنْ شَآءَ اللہ بلائیں دُور ہوں گی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص418 ماخوذاً، بہارِ شریعت، 3/355 ماخوذاً) (مدنی مذاکرہ، 25 ذوالحجۃ الحرام 1436ھ)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ علٰی محمَّد

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی
ابو البلال
تلفظ درست کر لیجئے:
اسلام و علیکم (غلط)
السّلامُ علیکم (درست)
الحمد اللہ (غلط)
الحمدللہ (درست)

بقیہ فریاد
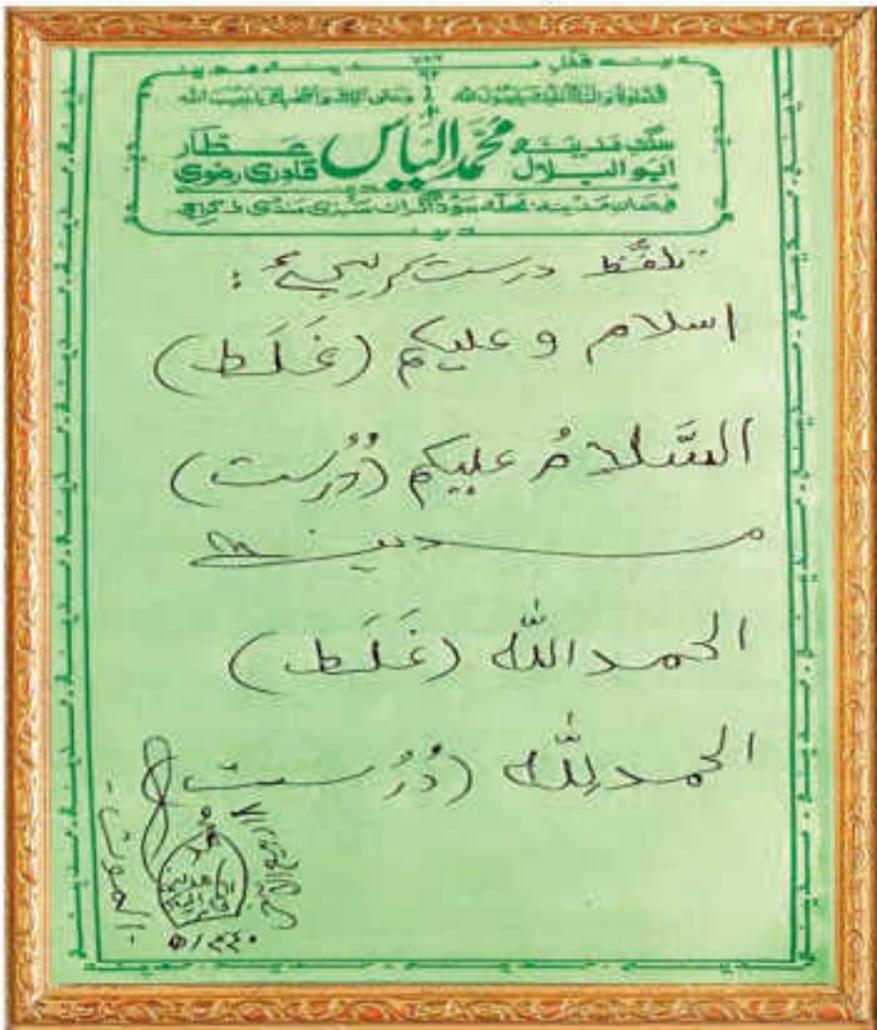
کر نماز چھوڑنے والے سے اللہ و رسول بَرِیُّ الذِّمّہ ہیں، اس کی عمر سے بَرَکت چھین لی جاتی ہے، اس کے چہرے سے صالحین کی نشانی مٹ جاتی ہے، اس کی دعا آسمانوں کی طرف بلند نہیں ہوتی، نیکوں کی دعاؤں میں اس کا کوئی حصّہ نہیں ہوتا، وہ ذلیل ہوکر مرے گا، بھوکا اور پیاسا مرے گا، قبر اس پر تنگ ہوگی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں داخل ہوجائیں گی، اس کی قبر میں آگ بھڑکائی جائے گی جس کے انگاروں پر وہ رات دن لوٹتا رہے گا، قبر میں اس پر ایک اژدھا (بڑا سانپ) مُسلّط کردیا جائے گا، قیامت کے دن اس کے چہرے پر تین سطریں لکھی ہوں گی: پہلی: اے اللہ کے حُقوق ضائع کرنے والے! دوسری: اے اللہ کی ناراضی کے لئے مخصوص! اور تیسری سطر یہ ہوگی کہ جیسے تُونے اللہ کے حُقوق دنیا میں ضائع کئے ہیں ایسے ہی تُو آج اللہ کی رحمت سے نااُمید ہوگا۔ جہنّم میں ایک وادی ہے جسے "لَمْلَم" کہا جاتا ہے، اس میں سانپ رہتے ہیں ہر سانپ اُونٹ جتنا موٹا اور ایک ماہ کے سفر کے برابر طویل ہوگا وہ بے نمازی کو ڈَسے گا اس کا زہر ستّر سال تک بے نمازی کے جسم میں جوش مارتا رہے گا، پھر اس کا گوشت گل جائے گا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، مکاشفۃ القلوب)

نماز کے فضائل و برکات ایک نظر میں نماز رِضائے الٰہی اور قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہے ❀ وزنِ اعمال کے وقت نمازی کے لئے حُجّت و دلیل ہے ❀ اس سے مسجدوں کی زینت اور آبادی ہے ❀ فرشتوں کی تمام عبادتوں کی جامع ہے ❀ یہ بے حیائیوں اور بدکاریوں سے روکتی ہے ❀ بلائیں ٹالتی اور عذابِ الٰہی سے نجات بخشتی ہے ❀ حلِّ مشکلات کا بہترین ذریعہ ہے ❀ غم کو سکون سے بدلتی ہے ❀ غرور و تکبُّر کو توڑتی ہے ❀ بندے کو خشیّتِ الٰہی (خوفِ خدا) سے زینت دیتی ہے ❀ افلاس و تنگدستی (غُربت) کو دُور کرتی ہے ❀ بندے کو اللہ پاک کے ذِکر کا شرف دلاتی اور اس قابل بناتی ہے کہ وہ اَرْحَمُ الرّاحِمین بندے کا ذِکر فرماتا ہے ❀ مسلمانوں کا ہتھیار اور ان کی حفاظت کا مضبوط قلعہ ہے ❀ قبر کے اندھیرے کو روشنی سے بدلتی ہے ❀ بارگاہِ الٰہی میں نمازیوں کا ہر صبح و شام تذکرہ ہوتا ہے ❀ نمازیوں کو رحمت کے فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں ❀ نمازی کے لئے جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ❀ نمازی اور ربِّ کریم کے درمیان سے پردے ہٹادیئے جاتے ہیں ❀ عوارفُ المعارف شریف میں ہے کہ نماز میں چار مختلف حالتیں ہیں: قیام، قُعود، رُکوع، سُجود اور چھ طرح کے ذکر ہیں: تلاوتِ قراٰن، تسبیح، حمدِ الٰہی، اِسْتِغفار، دعا اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرود شریف۔ یہ کُل دس چیزیں ہوئیں اور یہی دس چیزیں فرشتوں کی دس صَفوں میں تقسیم کی گئی ہیں، ان میں ہر صَف دس ہزار فرشتوں پر مشتمل ہے، لہٰذا نماز کی دو رکعتوں میں وہ کچھ موجود ہے جو ایک لاکھ فرشتوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ (ماخوذ از، ہماری نماز، تصنیف مفتی خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ علیہ)

میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: سچّی بات یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی مسجد بھرو تحریک ہے کہ مسجدیں بھرو، نمازی بنو! نمازی بناؤ! اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عشق کی شمع اپنے دل میں روشن کرو اور اپنے آپ کو سنّتوں کے سانچوں میں ڈھالو۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے کہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پہلی صف میں ادا کیجئے اور دیگر مسلمانوں کو بھی نیکی کی دعوت دیتے ہوئے نمازی بنایئے اور اس تحفۂ خداوندی کی قدر کیجئے۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی
گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص102)

آج دفتر میں بہت سارا کام ہونے کی وجہ سے داؤد صاحب بہت تھک گئے تھے اس لئے گھر آتے ہی آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔ اچانک انہوں نے دیکھا کہ ان کا چھوٹا بیٹا جُنید تالے میں چابی لگا کر اسے کھولنے کی کوشش کر رہا ہے، مگر اس سے تالا کھل نہیں رہا، اتنے میں داؤد صاحب کا بڑا بیٹا حَسَن آ گیا اور جنید کے قریب بیٹھ گیا، جب جنید سے تالا کسی طرح نہ کُھلا تو اس نے تالا کھولنے کے لئے جنید سے چابی لی مگر یہ کیا! یہ تو اس تالے کی چابی تھی ہی نہیں! جنید اتنی دیر سے غلط چابی سے تالا کھولنے کی کوشش کر رہا تھا، حَسَن نے دراز میں سے اس تالے کی چابی نکال کر جنید کے ہاتھ پر رکھ دی، جنید نے وہ چابی تالے میں لگا کر گھمائی تو تالا کھل گیا جنید بہت خوش ہونے لگا کہ اس نے تالا کھول لیا ہے، اتنے میں مسجد سے صلوٰۃ و سَلام کی صَدا بلند ہوئی اور اس کے بعد اذانِ عصر ہونے لگی، داؤد صاحب اُٹھے اور وُضو کرنے لگے تو ان کا بیٹا حَسَن بھی قریب آکر کھڑا ہو گیا، حَسَن کو دیکھ کر داؤد صاحب بولے: بیٹا! آپ بھی وُضو کر لیں! پھر ایک ساتھ نَماز کے لئے مسجد چلتے ہیں، تھوڑی ہی دیر بعد دونوں باپ بیٹا مسجد کی طرف جا رہے تھے۔ راستے میں حَسَن نے پوچھا: ابو جان! ایک بات پوچھوں؟ جی بیٹا! ضرور۔ داؤد صاحب نے جواب دیا۔ حَسَن بولا: ابّو جان ہم نَماز سے پہلے وُضو کیوں کرتے ہیں؟ داؤد صاحب: جی بیٹا! اس لئے کہ جب ہم وُضو کر لیتے ہیں تو پاک ہو جاتے ہیں اور نَماز پاک حالت میں پڑھنی چاہئے، اللہ کریم نے ہمیں یہ حکم فرمایا ہے کہ اگر ہمارا وُضو نہ ہو تو ہم نَماز سے پہلے وُضو کر لیں اور یہ بھی ہے کہ وُضو نَماز کی کُنجی (Key) ہے، حَسَن حیران ہو کر پوچھنے لگا: ابّو! وُضو نَماز کی کُنجی ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ داؤد صاحب نے جواب دینے کے بجائے حَسَن سے پوچھ لیا: پہلے یہ بتائیے کہ جنید سے تالا کیوں نہیں کھل رہا تھا؟ حَسَن نے کہا: اس لئے کہ جنید نے تالے میں غلط چابی ڈالی تھی، داؤد صاحب نے فوراً کہا: جس طرح صحیح چابی سے ہی تالا کھلتا ہے اور وہ چابی نہ ہو تو تالا نہیں کُھلتا، اسی طرح وُضو بھی نَماز کی چابی ہے، اگر وُضو نہیں ہو گا تو نَماز بھی نہیں ہو گی اور یہ بھی بتا دوں کہ تالے میں صرف صحیح چابی لگانا کافی نہیں ہوتا بلکہ تالا کھولنے کے لئے چابی کو گھمانا بھی

ضَروری ہے، اسی طرح بعض لوگ وُضو کرنے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں مگر وُضو کی ضَروری باتوں کا خیال نہیں رکھتے۔ حَسَن نے پوچھا: ابّو! وہ ضَروری باتیں کیا ہیں؟ داؤد صاحب نے کہا: بیٹا وُضو میں چار باتیں بہت ضروری ہیں، انہیں وضو کے فرائض کہا جاتا ہے: 1 چہرہ دھونا 2 کُہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا 3 چوتھائی سر کا مَسح کرنا 4 ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔ فرض کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کوئی ایک بھی اگر درست طریقہ سے ادا نہ ہوا تو وضو ہی نہیں ہوگا۔ حَسَن نے پھر پوچھا: ابّو! چوتھائی سر کا مَسح کیا ہوتا ہے؟ داؤد صاحب نے کہا: آسان الفاظ میں اتنا سمجھ لیں کہ گیلا ہاتھ سر کے 25 فیصد حصّے پر پھیر لیں، یہ ضروری ہے، لیکن پورے سر پر مَسح کرنا ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری سنّت ہے۔ حَسَن بڑی توجّہ سے اپنے والد صاحب کی گفتگو سُن رہا تھا، اتنے میں مسجد قریب آ گئی اور دونوں مسجد میں داخل ہو گئے۔

* مدرس جامعۃ المدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان

بچوں کو اپنے ساتھ کھانا کھلائیے

ابوالحسنین عطّاری مَدَنی*

اپنے سامنے سے کھاؤ حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن ابی سَلَمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بچپن میں حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پَرْوَرِش میں تھا۔ (کھاتے وَقْت) میرا ہاتھ پیالے میں گُھومتا تھا (یعنی ہر طرف سے کھانا کھاتا تھا)۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: اے لڑکے! بِسْمِ اللہ پڑھو اور سیدھے ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اُس کے بعد سے میں اِسی طرح کھاتا ہوں۔ (بخاری، 3/521، حدیث:5376)

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے بچّوں کو اپنے ساتھ کھانا کھلائیں اور کھانے کے دوران بچّوں کو سنّتیں سکھانے کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے ان کی مدنی تربیت ہوتی رہے گی۔

بچّوں کے ساتھ کھانا کھانے کے فوائد مختلف تحقیقات (Researches) سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ کھانا کھانے والے بچّے دیگر بچّوں کے مقابلے میں زیادہ صحّت مند رہتے ہیں اور ان کی دماغی صلاحیتیں بھی بہتر ہوتی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بچّے اگر چھ سال کی عمر سے والدین کے ساتھ کھانا کھائیں تو اس کے مُثبت (Positive) اثرات مرتّب ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

بچّوں کو ساتھ کھانا کھلانے سے متعلق چند مدنی پھول

بچّوں سمیت گھر کے تمام افراد دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا کھائیں ❖ دستر خوان پر بچّے کو اپنے قریب بٹھائیں تاکہ اسے حسبِ ضرورت روٹی، پانی وغیرہ دے سکیں ❖ بچّوں کو ابتدا سے ہی سنّت کے مطابق بیٹھ کر کھانے کی تلقین کریں ❖ خود اس سنّت پر عمل کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ بچّے بھی آپ کی نقل کرتے ہوئے ایسا ہی کریں گے ❖ کھانے کے دوران بچّوں کو حسبِ موقع سنّتیں اور آداب بھی بتاتے جائیں ❖ کھانے کے ذرّے دستر خوان پر گریں تو اٹھا کر کھالیں اور بچّوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں ❖ کھانے سے پہلے اور بعد کی سنّت دعائیں اہتمام سے اجتماعی طور پر پڑھائیں[1] ❖ یہ دعائیں بچّوں کو یاد کرواکے ان سے پڑھوائیں اور اس کے لئے ان کی حوصلہ افزائی، انعام وغیرہ کی ترکیب بھی بنائیں ❖ بچّہ اگر اُلٹے ہاتھ سے کھائے یا پئے تو اچّھے انداز میں اس کی اصلاح کریں اور بتائیں کہ اُلٹے ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے ❖ بچّہ اگر کھانے کے دوران کھانا یا پانی وغیرہ گرادے تو اس پر اسے ڈانٹنے یا شرمندہ کرنے کے بجائے حسبِ موقع مناسب انداز اختیار کریں۔ ایسے موقع پر جارحانہ (Aggressive) انداز اختیار کرنے سے بچّے کی تربیت پر منفی اثر پڑے گا اور اس کے دل میں خوف بیٹھ جائے گا کہ بڑوں کے ساتھ کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ وقتاً فوقتاً مکتبۃُ المدینہ کا رِسالہ ”کھانے کا اِسلامی طریقہ“ بھی پڑھ کر سُناتے رہیں تو بچّے اس سے بھی کئی سُنّتیں و آداب سیکھ جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(1) کھانے سے پہلے کی دعا: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ کھانے کے بعد کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

رنگین گیدڑ
Colourful Jackal

ابو معاویہ عطّاری مَدَنی*

ایک گیدڑ(Jackal) کو مور(Peacock) کی طرح رنگ برنگ نظر آنے کا شوق ہوگیا جس کو پورا کرنے کی وہ بہت کوششیں کرتا لیکن ہر مرتبہ ناکام ہوجاتا۔ ایک بار پھر نصیب آزمانے گھر سے نکل پڑا، سارا دن جنگل (Jungle) میں گھومتا رہا مگر مور بننے کا کوئی طریقہ ہاتھ نہ آیا۔ شام کے وقت مایوس ہوکر گھر لوٹنے لگا تو راستے میں اسے ایک بڑا سا مٹکا(مٹی کا برتن Pitcher) نظر آیا۔ قریب جاکے دیکھا تو مٹکا رنگوں سے بھرا ہوا تھا۔ گیدڑ اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے اس میں کُود گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے رنگ برنگا ہوگیا۔ جب دوسرے دن کا سورج طلوع ہوا تو وہ گیدڑ خود کو مور سمجھ کر دوسرے گیدڑ دوستوں سے جدا ہوکر ناز نخرے سے چلنے لگا۔ اس پر اس کے ایک دوست نے کہا: ارے بھائی! مور بننا چھوڑ دے اور خود کو گیدڑ مان لے، اوپر رنگ لگانے سے کوئی مور نہیں بن جاتا۔ کچھ دیر بعد جنگل میں تیز بارش شروع ہوگئی جس سے اس مور نُما گیدڑ کے سارے رنگ(Colours) اُتر گئے اور اسے سب کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا۔

پیارے بچو! اللہ پاک نے ہمیں جس طرح کی شکل و صورت دی ہے اس پر راضی رہنا چاہئے۔ ہمیں پیدا کرنے والا مہربان مالِک و مولیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۝﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔ (پ30، التین:4) اللہ پاک نے ہمیں انسان بنایا اس بات پر اس کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اپنی حیثیت اور حقیقت کو نہیں بھولنا چاہئے۔ ہمیں ایسی چیزوں کے پیچھے اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہئے جو نہ دنیا کے لئے اور نہ آخرت کے لئے فائدہ مند ہوں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سوال نبیِّ مکرَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلا جمعہ کہاں ادا فرمایا؟

جواب مدینہ شریف کی وادی الرَّانُوناء(Ar Ranuna) میں واقع بنی سالِم بن عَوف کی مسجد میں۔ (سیرت ابنِ ہشام، ص 198)

سوال جنّتُ البقیع میں سب سے پہلے کون سے مہاجر اور انصاری صَحابی دفن ہوئے؟

جواب مہاجرین میں سے حضرت سیّدُنا عثمان بن مَظْعُون اور انصار میں سے حضرت سیّدُنا اسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہما۔

(الکوثر الجاری، 3/283، تحت الحدیث:143، طبقات ابن سعد، 3/459)

سوال طاعون کی بیماری سب سے پہلے کس قوم کی طرف بھیجی گئی؟

جواب بنی اسرائیل کی طرف۔

(مسلم، ص937، حدیث:5772، محاضرۃ الاوائل ومسامرۃ الاواخر، ص102)

سوال سب سے پہلی اُمُّ المؤمنین کون ہیں؟

جواب حضرت سیّدَتُنا خدیجہ بنتِ خُوَیلد رضی اللہ عنہا۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، 2/69)

سوال آخرت کی پہلی منزل کیا ہے؟

جواب قبر۔ (ترمذی، 4/138، حدیث:2315)

* مُدرِّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ کنزالایمان، باب المدینہ کراچی

جب چھٹیاں ختم ہوئیں

شاہ زیب عطاری مدنی*

کل چھٹیاں ختم ہونے کے بعد اسکول کا پہلا دن ہو گا۔ میرا ذہن تھا کہ دو تین دن کے بعد اسکول جاؤں گا۔ میں شام کے وقت گھر سے باہر کھڑا ہوا تھا کہ میرا کلاس فیلو زُبیر ملنے کے لئے آگیا۔ سلام دُعا کے بعد زُبیر بولا: عُزیر بھائی! کل اسکول چلیں گے؟ عُزیر: ابھی تو پڑھائی ہونی نہیں ہے، لہٰذا چند دنوں کے بعد جاؤں گا۔ زُبیر: عموماً ایسا ہوتا ہے کہ سال کے آغاز میں نئے اَسباق شروع ہوتے ہوتے چند دن گزر جاتے ہیں لیکن! میرا تجرِبہ ہے کہ ان دنوں میں اساتِذہ سے کافی نئی باتیں سیکھنے کا وقت مل جاتا ہے۔ عُزیر: زبیر! آپ کی بات تو ٹھیک ہے، مگر جب دوسرے طلبہ کم آرہے ہیں تو ہم دونوں جاکر کیا کریں گے؟ زبیر: ہمارا فائدہ اسکول جانے میں ہے، دوسروں کی وجہ سے ہم اپنا نقصان کیوں کریں! کل تیار رہئے گا میں آپ کو لینے آؤں گا۔ زبیر سے میرا پرانا تعلق تھا، اس لئے اسے منع نہ کرسکا۔ دوسرے روز صبح زبیر اور میں اسکول پہنچ گئے۔ کلاس میں 22 میں سے 9 اسٹوڈنٹ موجود تھے۔ پہلا پیریڈ شروع ہوا اور سوشل اسٹڈیز (Social Studies) کے ٹیچر نے حاضری لینے کے بعد ہم سے کہا: نئے سال کا آغاز ہے، آج آپ کی توجّہ ایک خاص بات پر دلاؤں گا۔ حَسَن خوشی خوشی بولا: ضرور! ٹیچر: آپ لوگ ابھی کلاس 7 میں پہنچ چکے ہیں، مختلف مضامین (سائنس، اسلامیات، اردو، انگلش وغیرہ) کی ایک سے زائد کتابیں بھی آپ کی نظروں سے گزر چکی ہیں لیکن اگر آپ کو کسی مضمون کے بارے میں بولنے کا موقع دیا جائے تو کیا آپ اس پر 10 منٹ بریف (Brief) کرسکتے ہیں؟ اس کی مثالیں کتاب سے ہٹ کر دے سکتے ہیں؟ اگر آپ کا جواب "ہاں" میں ہے تو ایسے کتنے ہیں؟ اگر "نہیں" میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟ زبیر (آہستہ سے): ہاں عزیر بھائی! کوئی جواب؟ عزیر: بات تو ٹھیک ہے، لیکن اس میں ہماری کیا غلطی ہے، آج تک ہمیں ایسے کسی نے بتایا بھی تو نہیں ہے۔ زبیر: یہی بات آپ ٹیچر سے پوچھیں۔ عزیر: ٹیچر! آپ کی بات تو ٹھیک ہے، لیکن اس میں ہمارا کیا قصور! کسی نے اس طرح کبھی گائیڈ (Guide) بھی تو نہیں کیا۔ ٹیچر: بیٹا عزیر! ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے، وقت سے پہلے وہ اچّھی لگتی ہے نہ وقت کے بعد۔ آج تک آپ کو یہ چیز اس لئے نہیں بتائی گئی کیونکہ آپ تمام مضامین سے اچّھے طریقے سے واقف نہ ہوئے تھے، کس مضمون کی کتنی اَہمیّت ہے ٹھیک طرح سے آپ کو معلوم نہ تھی، مگر اب بہت کچھ مضامین کے بارے میں جان چکے ہیں۔ عرفان: تو اب کیا کریں؟ ٹیچر: ضروری ہے کہ آپ کسی ایک مضمون کا اِنتخاب (Choose) کریں اور اس کو اچّھے طریقے سے اسٹڈی (Study) کریں تاکہ جب آپ انٹر پاس کریں تب تک اس میں کافی معلومات حاصل کرچکے ہوں۔ جابر: ایک مضمون کیوں؟ ٹیچر: کیونکہ سب کا ماہر بننا ہر ایک کے لئے ممکن نہیں۔ پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ چند کی وجہ سے ایک بھی رہ جائے جیسا کہ ہمارا سالہا سال کا تجربہ ہے۔ ٹیچر کے جانے کے بعد زبیر نے عزیر سے کہا: دیکھا! میں نہ کہتا تھا کہ کچھ سیکھنے کو مل جائے گا!

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ، کراچی

مَدَنی رسائل کے مطالعہ کی دُھوم دھام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے گزشتہ ماہ 4 مَدَنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دِلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربِّ کریم! جو کوئی رِسالہ **بُرے خاتمے کے اسباب** کے 31 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے بُرے خاتمے سے بچا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی**[1]: تقریباً 2 لاکھ 96 ہزار 116 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 2 لاکھ 91 ہزار 97 اسلامی بہنوں نے یہ رِسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ 2 یا الٰہی! جو کوئی رِسالہ **28 کلماتِ کُفر** کے 17 صفحات پڑھ یا سُن لے وہ آخری سانس تک کفر سے محفوظ رہے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 3 لاکھ 86 ہزار 803 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 3 لاکھ 27 ہزار 316 اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کا مطالعہ کیا۔ 3 یا اللہ! جو کوئی رِسالہ **غریب فائدے میں ہے** کے 28 صَفْحات پڑھ یا سُن لے اُس کو حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی کے خزانے کی برکتیں نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 3 لاکھ 87 ہزار 919 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 3 لاکھ 4 ہزار 815 اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کا مطالعہ کیا۔ 4 یاربَّ الْعِزَّت! جو کوئی رِسالہ **غفلت** کے 24 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو غفلت سے نَجات دے کر عبادت کی لذّت عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 7 لاکھ 73 ہزار 1751 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 3 لاکھ 64 ہزار 921 اسلامی بہنوں نے اس رِسالے کا مطالعہ کیا۔

(1) یہ کارکردگی پاکستان انتظامی کابینہ (دعوتِ اسلامی) کے آفس سے موصول ہوئی۔

مَدَنی منّوں کی کاوشیں

گل حسن عطاری مدرسۃ المدینہ تاج المساجد، کورنگی

فہد عطاری مدرسۃ المدینہ تاج المساجد، کورنگی

حامد عطاری مدرسۃ المدینہ تاج المساجد، کورنگی

حسان عطاری مدرسۃ المدینہ تاج المساجد، کورنگی

بابُ المدینہ کراچی

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! آپ بھی اس طرح کی پیاری پیاری ڈیزائننگ بناکر صفحہ 2 پر دیئے گئے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجئے یا اس ڈیزائننگ کی اچھی سی تصاویر بناکر واٹس ایپ یا ای میل کیجئے۔

انوکھا صندوق

ابو قربان عطاری مدنی*

حضرتِ سیّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے دُنیا میں تشریف لانے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُنہیں شَمْشاد نامی درخت کی مَضبوط لکڑی سے بَناہوا اور سونے (Gold) کا کام کیاہوا 3 گز لمبا اور 2 گز چوڑا ایک **"انوکھا صندوق"** عطا فرمایا جو کہ منتقل ہوتا ہوا حضرتِ سیّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام تک پہنچا۔[1] اِس صندوق کو "تابوتِ سَکِیْنہ" کہا جاتا ہے۔

صندوق میں کیا تھا؟ حضرتِ سیّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کو جب صندوق ملا تو اُس میں تمام اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام اور اُن کے مَکانات کی تصویریں تھیں سَیِّدُ الاَنبیاء (حضرتِ محمد مصطفےٰ) صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے مُقدّس مَکان کی تصویر ایک سُرخ یاقُوت (یعنی لال قیمتی پتّھر) میں تھی۔ اُس تصویر میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز کی حالت میں تھے جبکہ آس پاس صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مَوجود تھے۔ یہ تصویریں قُدرتی تھیں۔ انسان کی بنائی ہوئی نہ تھیں۔ جب حضرتِ سیّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کو یہ صندوق ملا تو آپ اُس میں اپنا خاص سامان رکھنے لگے۔ اِس کے علاوہ صندوق میں تَورَیت شریف کی تختیوں کے ٹکڑے جنّتی لاٹھی حضرتِ سیّدُنا مُوسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کا لباس اور حضرتِ سیّدُنا ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کا عِمامہ اور اُن کی لاٹھی حضرتِ سیّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کی انگوٹھی اور بَنی اِسرائیل پر نازل ہونے والا "مَنّ" بھی موجود تھا۔[2]

صندوق کی بَرکتیں حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام جنگ میں اِس صندوق کو آگے رکھتے تھے، اِس سے بَنی اسرائیل کو سُکون نصیب ہوتا تھا بَنی اِسرائیل کو جب کوئی مُشکل پیش آتی تو وہ اِس صَندوق کو سامنے رکھ کر دُعا کرتے تھے دُشمنوں کے مُقابلے میں اِس کی بَرَکت سے فتح پاتے تھے جب آپس میں اِختِلاف ہوتا تو صندوق سے فَیصلہ کرواتے، صندوق سے فیصلے کی آواز آتی تھی بَلائیں اور آفتیں صندوق کی بَرَکت سے ٹَل جاتی تھیں۔[3]

صندوق چھین لیا گیا جب بَنی اِسرائیل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت زیادہ نافرمانی کرنے لگے تو اُن پر یہ غَضب ہوا کہ قومِ عَمالِقہ کے بہت بڑے لشکر نے حَملہ کر کے اُن کی بستیاں تباہ کر ڈالیں اور یہ **انوکھا صندوق** بھی اُٹھالے گئے۔

صندوق کی واپسی اِس کے بعد قومِ عَمالِقہ نے صندوق کو گندی جگہ رکھ کر بے اَدَبی کی، جس کے نتیجے میں وہ مُختلف بیماریوں کا شِکار ہوگئے اور اُن کی 5 بَستیاں ہلاک ہوگئیں، اُنہیں یقین ہوگیا کہ یہ سب مُقدّس صندوق کی بے اَدَبی کا نتیجہ ہے چُنانچہ اُنہوں نے صندوق ایک بَیل گاڑی پر رکھ کر بَنی اِسرائیل کی بستیوں کی طرف چھوڑ دیا، وہ صندوق چار فِرشتوں کی نگرانی میں اُس وقت کے نَبی حضرتِ سیّدُنا شَمْوِیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ والسَّلام تک پہنچا، یوں بَنی اِسرائیل کو دوبارہ یہ عَظیم نِعمت حاصل ہوگئی۔[4]

"انوکھا صندوق" کب اور کیسے ملے گا؟ قِیامت کے قریب حضرتِ سیّدُنا اِمام مَہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تشریف لائیں گے تو وہ اس صندوق کو فلسطین کی "طَبَرِیَّۃ" نام کی ایک مشہور جھیل (Lake) سے نِکالیں گے۔[5] جبکہ ایک قول کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے تُرکی (Turkey) کے شہر اَنطاکیہ (Antakya) کے کسی غار سے نکالیں گے۔[6]

(1) عجائب القراٰن، ص 52، خزائن العرفان، ص84 (2) صراط الجنان، 1/373، روح البیان، 1/386 (3) صراط الجنان، 1/373، عجائب القراٰن، ص 53 (4) عجائب القراٰن، ص53 (5) الفتن لنعیم، 1/360، رقم:1050 (6) ایضاً، 1/355، رقم:1022۔

*ذِمّہ دار شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، ایک تفصیلی فتویٰ پیشِ خدمت ہے۔

معراج جسمانی تھی یا روحانی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ (1) شبِ معراج کو سرکار علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی معراج جسمانی تھی یا روحانی؟ (2) اگر کوئی جسمانی معراج کا انکار کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(سائل: محمد عدیل رضا قادری، پنڈی گھیب، اٹک)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو بیداری کی حالت میں جسمانی معراج نصیب ہوئی، اس پہ قرآنی آیت و صحیح احادیث دال ہیں، نیز جمہور صحابۂ کرام، تابعین، تبع تابعین، فقہاء، محدثین اور متکلمین کا مذہب اور اہلِ سنّت و جماعت کا یہی عقیدہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ(۱)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کروائی جس کے اِردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں، بیشک وہی سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

(پ15، بنی اسرآءیل: 1)

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ خازن، جلالین اور حاشیہ صاوی میں ہے: ”والحق الذی علیہ اکثر الناس و معظم السلف و عامۃ الخلف من المتأخرین من الفقہاء والمحدثین والمتکلمین انہ اسری بروحہ وجسدہ صلی اللہ علیہ وسلم، ویدل علیہ قولہ سبحانہ وتعالیٰ ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا﴾ ولفظ العبد عبارۃ عن مجموع الروح والجسد، والحدیث الصحیحۃ التی تقدمت تدل علی صحۃ ہذا القول“

ترجمہ: حق وہی ہے جس پر کثیر لوگ، اکابر علماء اور متاخرین میں سے عام فقہاء، محدثین اور متکلمین ہیں کہ حضور علیہ السّلام نے جسم اور روح مبارک کے ساتھ سیر فرمائی، اور اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا، کیونکہ لفظ عبد روح اور جسم دونوں کے مجموعے کا نام ہے، یونہی (ماقبل) ذکر کردہ حدیث صحیح بھی اس قول کی صحت پر دلالت کرتی ہے۔

(تفسیر خازن، پ15، تحت الآیۃ: 1، 3/158)

نسیم الریاض میں ہے: ”(انہ اسراء بالجسد والروح فی القصۃ کلھا) ای فی قصۃ الاسراء الی المسجد الاقصی والسموات، (وعلیہ تدل الآیۃ) الدالۃ علی شطرھا صریحاً (وصحیح الاخبار) المشھورۃ المستفیضۃ الدالۃ علی عروجہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء، والاحادیث الاحاد الدالۃ علی دخولہ الجنۃ ووصولہ الی العرش او طرف العالم کما سیاتی وکل ذلک بجسدہ یقظۃ“

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے واقعۂ معراج میں یعنی مسجدِ اقصیٰ سے آسمانوں تک جسم و روح مبارک کے ساتھ سیر فرمائی، جس کے ایک حصے پہ آیتِ کریمہ واضح طور پہ دلالت کرتی ہے اور آسمانوں تک کی سیر پر حدیثِ مشہور مستفیض دلالت کرتی ہے، نیز

جنّت میں داخل ہونے، عرش پہ جانے یا عالَم کے اس کنارے جانے پہ خبرِ واحد دلالت کرتی ہے، جیسے کہ آگے آئے گا، اور یہ سب بیداری میں جسمِ مبارک کے ساتھ تھا۔(نسیم الریاض،3/103)

مکتوباتِ امام ربّانی و فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”معراج شریف یقیناً قطعاً اسی جسمِ مبارک کے ساتھ ہوئی نہ کہ فقط روحانی، جو ان کی عطا سے ان کے غلاموں کو بھی ہوتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا﴾ (یعنی) پاکی ہے اسے جو رات میں لے گیا اپنے بندہ کو، یہ نہ فرمایا کہ لے گیا اپنے بندہ کی روح کو“۔ (فتاویٰ رضویہ، 15/ 74)

مقالاتِ کاظمی میں ہے: ”جمہور علماء، صحابہ، تابعین و تبعِ تابعین اور ان کے بعد محدثین و فقہاء اور متکلمین سب کا مذہب یہ ہے کہ اسراء اور معراج دونوں بحالتِ بیداری اور جسمانی ہیں اور یہی حق ہے“۔ (مقالاتِ کاظمی،1/114)

(2) معراج شریف کا مطلقاً انکار کفر ہے، کیونکہ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کی معراج قطعی اور کتابُ اللہ سے ثابت ہے، البتہ جو معراج کو تسلیم کرے لیکن فقط روحانی کا قائل ہو تو وہ خطا پر ہے، اور فی زمانہ اس کا انکار نہیں کرتے مگر بدمذہب و گمراہ لوگ۔

معراج کا مطلقاً انکار کفر ہے، چنانچہ شرح عقائدِ نسفیہ پھر نبراس میں ہے: ”فالاسراء ھو من المسجد الحرام الی البیت المقدس قطعی ای یقینی ثبت بالکتاب ای القرآن و یکفر منکرہ۔۔ الخ“ ترجمہ: مسجدِ حرام سے بیت المقدس تک کی سیر قطعی یقینی اور کتاب اللہ سے ثابت ہے اور اس کا منکر کافر ہے“۔

(النبراس، ص 295)

نسیم الریاض میں ہے: ”(ذھب معظم السلف و المسلمین) عطف للعام علی الخاص، وفیه اشارة الی ان خلافه لاینبغی لمسلم اعتقادہ (الی انه اسراء بالجسد) مع الروح (وفی الیقظة)“ ترجمہ: (اکابر علماء و مسلمین اس طرف گئے ہیں) یہ عام کا خاص پر عطف ہے اور اکابر علماء و مسلمین کہنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس کے خلاف کا اعتقاد رکھنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا، (کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ بیداری میں جسم اور روح مبارک کے ساتھ سیر فرمائی)۔(نسیم الریاض،3/99)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”ان عظیم وقائع نے معراج مبارک کا جسمانی ہونا بھی آفتاب سے زیادہ واضح کردیا، اگر وہ کوئی روحانی سیر یا خواب تھا تو اس پر تعجب کیا؟ زید و عمرو خواب میں حرمین شریفین تک ہو آتے ہیں، اور پھر صبح اپنے بستر پر ہیں۔ رؤیا کے لفظ سے استدلال کرنا اور ﴿اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ﴾ نہ دیکھنا صریح خطا ہے۔ رؤیا بمعنی رویت آتا ہے۔ اور فتنہ و آزمائش بیداری ہی میں ہے نہ کہ خواب میں، ولہٰذا ارشاد ہوا: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ﴾ (یعنی) پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو لے گیا“۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/635)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

ابو الصالح محمد قاسم قادری

کسی پر بوجھ نہ بنیں

ابو محمد طاہر عطاری*

ناصر کے موبائل پر اُس کے دوست اکرم کی کال آرہی تھی، اس نے کال ریسیو کی تو اکرم کہنے لگا: یار ناصر! مجھے بازار جانا ہے، آدھے گھنٹے کیلئے تمہاری بائیک چاہئے۔ ناصر اپنی بائیک کی بڑی دیکھ بھال کرتا تھا اور کسی کو بھی نہیں دیتا تھا، اکرم اُس کا قریبی دوست تھا اس لئے وہ انکار نہ کرسکا اور اسے مجبوراً کہنا پڑا: ٹھیک ہے گھر آکر لے جاؤ لیکن جلدی آجانا۔ تین گھنٹے بعد اکرم مٹّی سے اَٹی ہوئی بائیک لے کر آیا جس کے ایک طرف کچھ خراشیں بھی آئی ہوئی تھیں، اکرم کہنے لگا: یار! جہاں بائیک کھڑی کی تھی وہاں تعمیرات (Construction) کا کام ہورہا تھا، بس! وہیں سے کچھ مٹی لگ گئی اور بازار میں کافی رَش تھا، جلدی میں ایک گاڑی سے تھوڑی سی ٹکر ہوگئی، معذرت یار! یہ کہہ کر مُسکراتے ہوئے بائیک چھوڑ کر چلا گیا اور ناصر افسوس کرتا رہ گیا۔

اے عاشقانِ رسول! یہ واقعہ فرضی ہی سہی لیکن اس حقیقت کی عکّاسی ضرور کرتا ہے کہ بعض لوگ عاریتاً (یعنی عارضی طور پر مانگ کر) لی ہوئی اشیاء کے حوالے سے کس قدر لاپرواہ ہوتے ہیں۔ **مانگنے کے عادی** کچھ لوگ روز مرہ کی عام اشیاء دوسروں سے مانگ تانگ کر اِستعمال کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ قلم، پیڈ، موبائل کا چارجر، پانی کی بوتل وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو زیادہ مہنگی نہیں ہوتیں اور کم و بیش ہر شخص اِنہیں خرید سکتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ کچھ لوگ دوسروں سے موٹر سائیکل، کار یا انٹرنیٹ ڈیوائس کا پاس ورڈ مانگنے سے بھی نہیں چُوکتے۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنی چیز کسی دوسرے کو عارضی طور پر دینے کے لئے ذِہنی طور پر تیّار نہیں ہوتا، لیکن مُروّت (یعنی لحاظ کرنے) کے باعث یا تعلّقات کی خرابی کے اندیشے کی وجہ سے مجبوراً ہاں کردیتا ہے۔ بِالفرض اگر کسی مجبوری کی وجہ سے دوسروں سے کوئی چیز مانگ کر استعمال کرنے کی نوبت آہی جائے تو اب اخلاقی تقاضا یہ ہے کہ بقدرِ حاجت استعمال کے بعد چیز اس کے مالک کے پاس اچّھے انداز میں پہنچا کر شکریہ ادا کیا جائے۔ موٹر سائیکل یا گاڑی استعمال کی ہے تو صاف ستھری حالت میں اور جتنا پیٹرول استعمال کیا ہے، ممکن ہو تو خیر خواہی کرتے ہوئے اس سے زیادہ ڈلوا کر واپس کی جائے۔ بہتر یہ ہے کہ حتَّی الْاِمکان کسی سے بھی کوئی چیز مانگنے سے بچا جائے۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آزاد کردہ غلام حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس بات پر بیعت کی کہ کسی سے کچھ نہ مانگیں گے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کا یہ عالَم تھا کہ گھوڑے پر سوار ہوتے اور کوڑا (چابک) گر جاتا تو کسی سے دینے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود نیچے تشریف لاکر اُٹھاتے۔ (معجم کبیر، 8/206، حدیث: 7832)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیک بننے کے نُسخے یعنی مدنی انعامات میں، مدنی انعام نمبر 25 میں فرماتے ہیں: آج آپ نے دوسروں سے مانگ کر چیزیں (مثلاً چادر، فون، گاڑی وغیرہ) استعمال تو نہیں کیں؟ (دوسروں سے سُوال کی عادت نکال دیجئے، ضرورت کی چیز نشانی لگا کر اپنے پاس بحفاظت رکھیں)

اللہ کریم سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے علاوہ کسی کا محتاج نہ رکھے اور مانگنے کی عادتِ بد سے چھٹکارا عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* مجلس مدنی انعامات، باب المدینہ کراچی

اس کے بعد کیا ہوگا؟

ابو رجب عطّاری مدنی*

آج کاشف کا محلے کے لڑکوں سے پھر جھگڑا ہوا تھا، انہوں نے اسے نہ صرف گالیاں بکیں بلکہ بے تحاشا مارا پیٹا بھی۔ وہ تین تھے یہ اکیلا، لہٰذا یہ ان کا مقابلہ نہ کرپایا لیکن کاشف کے دل و دماغ میں آگ لگی ہوئی تھی۔ اس نے فوراً بدلہ لینے کی ٹھانی اور تیزی سے گھر پہنچا، الماری سے ابّو کا پستول نکالا، گولیاں چیک کیں اور واپس ہونے لگا، لیکن ایک دم رُک گیا، اس کے کانوں میں اپنے کلاس فیلو فاروق رضا عطّاری کی آواز گونجنے لگی کہ جب بھی کوئی بُرا کام کرنے کا خیال آئے تو یہ سوچ لینا کہ اس کے بعد کیا ہوگا؟ یہ مدنی پھول کاشف کو اس وقت ملا تھا جب وہ دونوں کالج سے باہر نکل رہے تھے۔ اب اس نے تصور کرنا شروع کیا تو دیکھا کہ اس نے گلی میں پہنچتے ہی ہنس ہنس کر ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر اپنی فتح کا جشن منانے والوں کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا اور ساری گولیاں ان کے جسم میں اُتار کر انہیں اگلے جہان پہنچا دیا، آناً فاناً لوگ اکٹھے ہوئے، پولیس بلالی گئی جو اُسے گرفتار کرکے تھانے لے گئی۔

پھر اسے اپنے باپ کا اُترا ہوا چہرہ دکھائی دیا، اس کی آنکھوں میں آنسو اور ہونٹوں پر سوالات تھے۔ کاشف کیا جواب دیتا وہ تو شرم کے مارے باپ سے نگاہیں بھی نہیں ملا سکا۔ اس کا کیس کورٹ پہنچا، باپ نے بھاری فیسوں پر نامور وکیل کئے مگر ثبوت اور گواہ مضبوط تھے لہٰذا اسے عمر قید کی سزا سنادی گئی۔ ماں اور چھوٹا بھائی جیل میں ملنے آئے تو ان کے چہرے کی اداسی نے کاشف کو تڑپا کر رکھ دیا، چھوٹے بھائی کی آنکھوں میں سوال تھا: کاش آپ ایسا نہ کرتے، لوگ مجھے طعنے دیتے ہیں کہ اس کا بھائی قاتل ہے، محلے کے لڑکے مجھ سے بات کرنا پسند نہیں کرتے، ماں نے اسے بتایا کہ تمہاری بہن کا رشتہ بھی لڑکے والوں نے ختم کردیا ہے۔ ان کے جانے کے بعد وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا کہ کاش! وہ خود پر کنٹرول رکھتا تو یہ دن نہ دیکھنا پڑتے۔ اچانک کسی چیز کے زمین پر گِرنے کی آواز آئی اور کاشف تصورات کی دنیا سے واپس آگیا، دیکھا تو پستول اس کے ہاتھ سے گِر چکا تھا، اس کا جسم پسینہ پسینہ تھا۔ "اس کے بعد کیا ہوگا؟" وہ دیکھ چکا تھا، اس کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ اب تو کسی کو قتل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ کاشف دل ہی دل میں اپنے کلاس فیلو فاروق رضا عطّاری کو دعائیں دینے لگا۔

نوجوان اسلامی بھائیو! اس فرضی حکایت سے ہمیں بھی سبق لینا چاہئے کہ جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو تھوڑا رک جائیں اور اس کے انجام کے بارے میں سوچ لیں۔ ایک شخص نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی کہ مجھے نصیحت فرمائیے، تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کام تدبیر سے اِختیار کرو، پھر اگر اس کے انجام میں بھلائی دیکھو تو کر گزرو

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

اور اگر گمراہی کا خوف کرو تو باز رہو۔ (شرح السنۃ للبغوی، 6/545، حدیث:4943) یعنی جو کام کرنا ہو پہلے اس کا انجام سوچو پھر کام شروع کرو، اگر تمہیں کسی کام کے انجام میں دینی یا دنیاوی خرابی نظر آئے تو کام شروع ہی نہ کرو اور اگر شروع کرچکے ہو تو باز رہ جاؤ اسے پورا نہ کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/626) اے کاش! ہم ہر کام سے پہلے ہی اس کے نتائج پر غور کرلیں تو کئی نقصانات سے بچ سکتے ہیں مثلاً ❁ تیز رفتاری سے بائیک (موٹر سائیکل)، کار، بس یا ٹرک وغیرہ چلانے سے پہلے سوچ لیں کہ دیر سے پہنچنا نہ پہنچنے سے بہتر ہے، اگر رفتار کی حد کراس کرنے کی وجہ سے حادثہ پیش آگیا تو اپنی جان کے ساتھ ساتھ نہ جانے اور کتنی جانیں جاسکتی ہیں اور اگر بچ بھی گئے تو ہاتھ پاؤں بے کار ہونے کی صورت میں بقیہ زندگی بیساکھیوں یا ویل چیئر (Wheelchair) پر بھی گزارنا پڑسکتی ہے ❁ گاہکوں سے اُلجھنا، انہیں بے عزّت کرکے اپنی دکان سے نکال کر فتح کا احساس ہمیں خوش تو کرتا ہے لیکن جب ہماری انہی حرکتوں کی وجہ سے گاہک ٹُوٹ جاتے ہیں تو پھر ہم گاہکوں کی کمی سے پریشان ہونا شروع ہوجاتے ہیں، بعض اوقات تو کاروبار چلانا دُشوار ہوجاتا ہے ❁ دفتری ماحول میں ساتھیوں سے لڑنا جھگڑنا، ان کے کاموں میں ٹانگ اَڑانا انہیں پریشان کردیتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ بھی آپ کو پریشان کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، سکون باقی نہیں رہتا تو کارکردگی کمزور ہوجاتی ہے، یوں بالآخر نوکری بھی جاتی رہتی ہے ❁ چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوکری سے استعفیٰ دینے والے کسی جگہ ٹِک کر کام نہیں کرسکتے یوں ایک وقت ایسا آتا ہے کہ کوئی ان کو ملازمت دینے پر تیار نہیں ہوتا ❁ چھوٹی سی بات پر طیش میں آکر طلاق دینے والے طلاق تو دے دیتے ہیں لیکن جب ان کا جوش ٹھنڈا ہوتا ہے تب انہیں ہوش آتا ہے لیکن واپسی کے راستے بسا اوقات دُشوار ترین ہوچکے ہوتے ہیں ایسے میں ان کے ہاتھ پچھتانے کے سوا کچھ نہیں رہ جاتا ❁ پڑھائی کرنے کے بجائے آوارہ گردیوں میں وقت ضائع کرنے والے نوجوان جب امتحان میں فیل ہوجاتے ہیں تو ان کے منہ لٹک جاتے ہیں بعض تو ڈپریشن کے مارے خودکشی تک کرلیتے ہیں ❁ موٹر سائیکل پر وَن وِیلنگ (One Wheeling) کرنا کئی نوجوانوں کا محبوب مشغلہ ہے، بعضوں کے والدین کو ان کے شوق کی خبر تک نہیں ہوتی، ایسوں کو سمجھایا جائے تو اس طرح کا جواب ملتا ہے: کچھ نہیں ہوتا، شوق کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ لیکن جب وہ وَن وِیلنگ کے دوران حادثے کا شکار ہوکر اپنے ہاتھ پاؤں تُڑوا بیٹھتے ہیں یا ان کی جان ہی چلی جاتی ہے تو ان کے ماں باپ، بہن بھائیوں پر کیا گزرتی ہے، ذرا تصور کی آنکھ سے دیکھ لیں تو وَن وِیلنگ کرنا تو دُور کی بات اس بارے میں سوچنا بھی چھوڑ دیں گے۔ وَن وِیلنگ کے حوالے سے بطورِ نمونہ دو افسوسناک واقعات ملاحظہ ہوں: چنانچہ 1 عید الفطر کے موقع پر لاہور میں وَن وِیلنگ کرتے ہوئے ایک نوجوان ہلاک اور آٹھ زخمی ہوگئے (نوائے وقت آن لائن، 23 اگست 2012 بالتصرف) 2 دارالسلام (ٹوبہ، پنجاب) میں عید کے دوسرے روز وَن وِیلنگ کرتے ہوئے نوجوان موٹر سائیکل سوار فیملی سے ٹکرا گئے۔ حادثے میں دو خواتین سمیت 10 افراد زخمی ہوگئے جن میں سے دو نوجوانوں کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ ❁ انٹرنیٹ کے ذریعے موبائل یا لیپ ٹاپ وغیرہ پر گندی تصویریں اور ویڈیوز دیکھنے کے شوقین اس نشے میں ایسا مبتلا ہوتے ہیں کہ انہیں نہ اپنی پڑھائی کی فکر رہتی ہے نہ کاروبار کی، چُھپ چُھپ کر اس طرح کی چیزیں دیکھنے والے پردہ ہلنے یا دروازہ کھلنے کی آواز پر تو چونک جاتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ گھر کا کوئی فرد انہیں ایسا کرتے ہوئے دیکھ نہ لے، کاش! وہ یہ احساس کرتے کہ "اللہ دیکھ رہا ہے" تو اس طرح کی چیزوں کے قریب ہی نہ جاتے۔

اللہ پاک ہمیں بُرے کاموں اور ان کے بُرے انجام سے بچائے اور اچھے کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سب سے زیادہ عقل مند شخصیت

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ذِكْرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِكْرُ الصَّالِحِيْنَ كَفَّارَةٌ یعنی انبیا کا ذکر عبادت اور نیک بندوں کا ذکر (گناہوں کا) کفارہ ہے۔ (جامع صغیر، ص264، حدیث:4331)

اے عاشقانِ رسول! جب انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کا ذکر عبادت ہے تو پھر سیّدُ الانبیاء، محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ خیر اور آپ کے فضائل و خصائل کا لکھنا، پڑھنا اور سننا یقیناً دل کا سُرور اور آنکھوں کا نور ہوگا۔ آیئے! اپنے دل اور آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اللہ کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فضائل و خصائص کا مطالعہ کرتے ہیں:

12 خصائصِ مصطفےٰ کا مدنی گلدستہ

1 رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات تمام انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کے معجزات سے زیادہ ہیں۔ ایک قول کے مطابق ساٹھ ہزار معجزے قراٰنِ کریم میں ہیں جبکہ تین ہزار اس کے علاوہ ہیں۔ (انموذج اللبیب، ص44) دَرحقیقت سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات بے شمار ہیں۔

(دلائل النبوۃ، 1/18، الشفا، 1/253)

قدرتِ رب کا آئینہ ٹھہرا   تیرا ہر معجزہ رسول اللہ

2 اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی گنجے کے سر پر ہاتھ پھیرتے تو اسی وقت اس کے بال نکل آتے۔ کسی درخت کا بیج بوتے تو وہ اُسی سال پھل دیتا۔ (کشف الغمہ، 2/64)

3 کسی کے سر پر اپنا دستِ مبارک رکھتے تو ہاتھ کے نیچے آنے والے بال کالے ہی رہتے، کبھی سفید نہ ہوتے۔

(خصائص کبریٰ، 2/138)

4 دو عالَم کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کی تمام مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ [1] (بہارِ شریعت، 1/63 مفہوماً)

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی   سب سے بالا و والا ہمارا نبی

5 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اعلانِ نبوّت سے پہلے اور بعد ہر قسم کے صغیرہ کبیرہ گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جان بوجھ کر یا بُھولے سے، ظاہر میں یا باطن میں، پوشیدگی میں یا اعلانیہ، سنجیدگی میں یا مزاح میں، خوشی میں یا غصے میں الغرض کسی حالت میں کسی گناہ کا صُدور ممکن نہیں۔ دیگر تمام انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کا بھی یہی معاملہ ہے۔ (زرقانی علی المواھب، 7/327)

6 حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) خَاتَمُ النَّبِيِّيْن ہیں یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سلسلۂ نبوت حضور پر ختم کردیا کہ حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ (بہارِ شریعت، 1/63) قراٰنِ کریم کی مختلف آیات اور کثیر احادیث میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے۔ [2]

7 حضور اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دونوں شانوں (کندھوں) کے درمیان کبوتر کے انڈے کے برابر مُہرِ نبوّت تھی۔

---

(1) تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد30 میں موجود امامِ اہلِ سنّت کے رسالے "تَجَلِّيُ الْيَقِيْن بِاَنَّ نَبِيَّنَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْن" کا مطالعہ فرمایئے۔

(2) تفصیل جاننے کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد14 میں موجود رسالے "اَلْمُبِيْن خَتْمُ النَّبِيِّيْن" کا مطالعہ فرمایئے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

یہ بظاہر سرخی مائل اُبھرا ہوا گوشت تھا۔ (سیرت مصطفےٰ، ص565) (مُہرِ نبوّت کو) نیچے سے دیکھو تو پڑھنے میں آتا تھا: اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ،[1] اوپر سے دیکھو تو پڑھا جاتا تھا: تَوَجَّہْ حَیْثُ کُنْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ۔[2] اسے مُہرِ نبوّت اس لیے کہتے تھے کہ گزشتہ آسمانی کُتُب میں اس مُہر کو حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ہونے کی علامت قرار دیا گیا تھا، وفات کے وقت یہ مُہر شریف غائب ہوگئی تھی۔ (مراٰۃ المناجیح، 318/1) بَحِیرہ راہب یہی مُہرِ نبوّت دیکھ کر ایمان لایا تھا۔(مراٰۃ المناجیح، 45/8) یہ مُہر خَاتَمُ النَّبِیِّیْن ہونے کی علامت تھی اسی لیے کسی (اور) نبی کو یہ مُعْجِزہ عطا نہیں ہوا۔(مراٰۃ المناجیح، 57/8)

نہ ہوگا کوئی بعد ان کے پَیَمْبَر
بتاتی ہے مُہرِ نبوّت نبی کی

8 حضور(صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)کے خصائص (میں) سے معراج ہے، کہ مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کُرسی و عرش تک، بلکہ بالائے عرش (یعنی عرش سے بھی اوپر) رات کے ایک خفیف (معمولی) حصّہ میں مع جسم تشریف لے گئے۔

(بہار شریعت، 67/1، تکمیل الایمان، ص128، حدیقہ ندیہ، 272/1)

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

9 ربّ کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سر کی آنکھوں سے اللہ کریم کی زیارت کی اور بغیر کسی واسطے کے اس کا کلام سنا۔(مسند احمد، 611/1، حدیث:2580، بہار شریعت، 687/1)

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

10 حضرت سیّدُنا اسرافیل علیہ السّلام نے صرف نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری دی، اس سے پہلے کسی اور نبی علیہ السّلام کے پاس نہ آئے۔(کشف الغمۃ، 54/2)

11 فرشتے ہر وقت حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر کرتے ہیں۔(کشف الغمۃ، 53/2)

نازِ شیں کرتے ہیں آپس میں مَلَک
ہیں غلامانِ شہِ ابرار ہم

12 رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام مخلوقِ خدا میں سب سے زیادہ عقل والے ہیں۔(مواہب لدنیہ، 196/2)

تابعی بزرگ حضرت سیّدُنا وَہْب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے 71 کتابوں میں یہ بات پڑھی ہے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب لوگوں سے زیادہ عقل والے اور بہتر رائے والے ہیں۔(تاریخ دمشق، 386/3)

ایک روایت کے مطابق ان تمام کتابوں میں لکھا تھا: اللہ پاک نے دنیا کے آغاز سے انجام تک تمام لوگوں کو جس قدر عقلیں مَرحمت فرمائی ہیں ان سب کی عقلیں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عقلِ مبارک کے سامنے ایسے ہیں جیسے دنیا بھر کی ریت کے مقابلے میں ایک ذرہ۔(الشفاء، 67/1)

بعض عُلَما سے منقول ہے کہ عقل کے کل سو(100) حصّے ہیں جن میں سے 99 حصّے سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا ہوئے جبکہ ایک حصّہ تمام مومنوں کو ملا۔ خَاتِمُ الْمُحَقِّقِین حضرت سیّدُنا شیخ عبدُ الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس قول کو نقل کرکے فرماتے ہیں: اگر یہ کہا جائے کہ عقل کے کل ہزار حصّے ہیں جن میں سے 999 رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا ہوئے اور ایک حصّہ تمام لوگوں کو، تو اس کی بھی گنجائش ہے کیونکہ جب رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے بے انتہا کمالات ثابت ہیں تو پھر جو کچھ کہیں درست ہے۔

(مدارج النبوۃ، 36/1)

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو
عقلِ عالَم سے وَرا ہو

---

(1) اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔
(2) آپ جہاں بھی رہیں گے آپ کی مدد کی جائے گی۔

کیسا ہونا چاہئے؟

قابل استاذ سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی روشنی میں

(قسط:3)

راشد علی عطاری مدنی*

اللہ ربُّ العزّت کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِس کائنات کے سب سے دانش مند اور کامیاب ترین مُعلّم ہیں، کیوں نہ ہوں کہ خود ربِّ کریم نے انہیں مُعلّم بنا کر بھیجا چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً یعنی مجھے معلّم بنا کر بھیجا گیا۔

(ابن ماجہ، 1/150، حدیث:229)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے گزشتہ دو شماروں میں "وہ جو نسلیں سنوارتے ہیں" کے نام سے لکھا گیا تھا کہ ایک استاذ کو کیسا ہونا چاہئے؟ ذیل میں اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے پیشِ خدمت ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سمجھانے اور سکھانے کا انداز کیا تھا تاکہ اساتذۂ کرام اس طریقہ کو اپنا کر اصلاحِ طلبہ کا ذریعہ بنیں۔

احادیثِ مُبارکہ اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ طیّبہ کے مُطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام، صحابیات، اہلِ بیتِ اطہار اور مکّۂ مکرّمہ و مدینۂ منوّرہ کے بچوں اور بچیوں کی کس قدر اچّھے اور دل میں رَچ بَس جانے والے انداز سے اِصلاح و تعلیم فرماتے تھے۔ ایک استاذ کو سیرتِ مصطفےٰ سے ملنے والے چند تدریسی مدنی پھول ملاحظہ کیجئے:

طالبِ علم کو مرحبا کہنا استاذ کو چاہئے کہ جب درجے میں آئے تو مسکراتے ہوئے، ہشّاش بشّاش طبیعت کا مُظاہرہ کرتے ہوئے آئے اور بعد میں آنے والے طلبہ کا بھی خیر مَقدم کرے۔ حدیثِ پاک میں ہے: حضرت سیّدنا صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ اپنی چادر پر ٹیک لگائے مسجد میں تشریف فرما تھے، تو میں نے عرض کی: میں علم حاصل کرنے کے لئے حاضرِ خدمت ہوا ہوں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "مَرْحَباً بِطَالِبِ الْعِلْمِ یعنی طالبِ علم کو خوش آمدید!" مزید فرمایا کہ "طالبِ علم پر فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں۔"

(معجم کبیر، 8/54، حدیث:7347)

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابہ کو بھی یہی وصیّت فرمائی کہ "عنقریب تمہارے پاس قومیں علم طلب کرنے کیلئے آئیں گی، پس جب تم انہیں دیکھو تو ان سے کہو: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وصیّت کے مطابق خوش آمدید! خوش آمدید!" پھر فرمایا: "اور انہیں تعلیم دو۔" (ابن ماجہ، 1/161، حدیث:247)

سائل کی طرف توجہ رکھنا اگر کوئی طالبِ علم سوال کرے تو بے توجّہی سے جواب دینا مفید نہیں، بلکہ خاص اس کی طرف متوجّہ ہو کر جواب دینا چاہئے، روایت میں ہے کہ ایک شخص نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کی طرف سرِ مبارک اُٹھایا۔ راوی نے بیان کیا: آپ نے اس کی طرف سَر اس لئے اُٹھایا کہ وہ (سائل) کھڑا تھا۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے سوال کا جواب ارشاد فرمایا۔ (بخاری، 1/65، حدیث:123)

طلبہ کو خاموش ہونے کی نصیحت کرنا اور متوجّہ کرنا اَہم بات

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

کرنے اور کچھ سمجھانے سے پہلے اُستاذ کو چاہئے کہ تمام طلبہ کو خاموش کروائے اور توجّہ سے سننے کی ترغیب دلائے، ورنہ کئی طلبہ کا اس اَہم بات سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہنے کا اندیشہ ہے۔ حدیثِ مُبارکہ میں ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عرفات میں کھڑے ہوئے اور اس وقت سورج غروب ہونے کے قریب تھا۔ پس آپ نے فرمایا: ”اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کراؤ۔“ پس بلال رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہا: ”رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے چپ ہو جاؤ۔“

(الترغیب والترھیب، 2/130، حدیث:7)

حضرت سیّدنا خَبّاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”سُنو“ ہم نے عرض کی: ”یقیناً ہم نے سُنا (یعنی ہم سننے کے لئے تیار ہیں) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”سُنو“ ہم نے عرض کی: ”یقیناً ہم نے سُنا۔“ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”سُنو“ ہم نے عرض کی: ”یقیناً ہم نے سُنا۔“

(صحیح ابنِ حبان، 1/251، حدیث: 284)

طالبِ علم کو نام یا کُنیت سے مُخاطب کرنا جب کوئی ایک یا چند طلبہ مقصودِ کلام ہوں تو ان کے نام اور کُنیت سے پکار کر بات کرنا زیادہ توجّہ کا باعث ہوتا ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارک سیرت اور اَحادیث میں بکثرت ”یَا اَبَابَکْر“، ”یَا عَائِشَة“ ”یَا فَاطِمَة“، ”یَا عَلِی“، ”یَا اَبَاذَر“ وغیرہ مَروی ہے۔

مضامین کا انتخاب و ترتیب ایک قابل استاذ کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے طلبہ کی ضرورت اور اپنی مہارت کے مطابق مضامین کا انتخاب کرے، جو سبق پڑھانا ہے اسے ایسی عمدہ ترتیب دے کہ طلبہ تدریجاً (آہستہ آہستہ) سیکھتے چلے جائیں۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ طیّبہ کا مُطالَعہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شروع میں زیادہ تر عقائد کے موضوع پر توجّہ دلائی اور جب صحابۂ کرام عقائد میں پختہ ہوگئے تو اُنہیں عبادات و معاملات وغیرہ کی تعلیم حسبِ حال عطا فرمائی۔

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس حُسنِ انتخاب اور ترتیب پر غور کریں تو پتا چلتا ہے کہ عبادات میں دلجمعی، معاملات میں صفائی اور اخلاق میں پاکیزگی کے لئے عقائد کی پختگی نہایت ضروری ہے۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین میں طِب، نفسیات، نباتات اور دیگر کئی عُلوم و فنون کا ذخیرہ ملتا ہے، لیکن عقائد کی تعلیم سب سے پہلے ہے۔ ایک استاذ کو بھی یہی انداز اپنانا چاہئے کہ جو بات یا علوم و فنون کسی دوسرے علم پر موقوف ہوں تو وہ (یعنی موقوف عَلَیہ عُلوم) پہلے سکھائے۔

طلبہ کے مُطالبہ پر سبق دُہرادینا ہر طالبِ علم مضبوط قوّتِ فہم کا مالک نہیں ہوتا، بعض پہلی بار ہی میں سبق سمجھ جاتے ہیں جبکہ بعض کو دو یا زیادہ بار دُہرائی کی حاجت ہوتی ہے، چنانچہ اگر کوئی طالبِ علم سبق دوبارہ بیان کرنے کی التجا کرے تو بیان کر دینا چاہئے کہ سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بھی یہی مُستفاد ہے۔ حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے ابو سعید! جو اللہ کے ربّ ہونے پر، اسلام کے دِین ہونے پر اور محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رسول ہونے پر راضی ہوا اس کے لئے جنّت واجب ہوگئی۔ اس بات سے خوش ہو کر ابو سعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ! میرے لئے یہ بات دوبارہ فرمادیجئے۔“ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیا (یعنی کہی ہوئی بات کو دُہرادیا)۔

(مسلم، ص806، حدیث:4880)

طالبِ علم کے سوال پر حوصلہ افزائی کرنا ایک استاذ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو طلبِ علم کیلئے آتا ہے وہ سوالات بھی کرتا ہے اور جو استاذ طلبہ کے سوال کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں طلبہ میں مقبول اور افادۂ علمی کا سبب بننے کے ساتھ ساتھ طالبِ علم میں طلبِ علم کی تڑپ مزید بڑھانے کا سبب بھی بنتے ہیں۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اچھے سوال پر صحابۂ کرام کی حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ

علیہ والہٖ وسلَّم! مجھے جنّت میں داخل کردینے والا عمل بتایئے!" آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: "شاباش! شاباش! بے شک تُو نے عظیم (چیز) کے بارے میں سوال کیا۔ اور بِلاشبہ وہ اس شخص کیلئے آسان عمل ہے جس پر اللہ آسان کردے۔ فرض نماز پڑھو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو۔" (مسند ابی داؤد طیالسی، ص76، حدیث: 560)

مسلسل سوالات بعض طلبہ سوال پر سوال کرتے چلے جاتے ہیں، اگر وہ سوالات عمومی فائدہ کے حامل ہوں تو رد (Reject) کرنے کے بجائے مناسب انداز میں جواب دینا چاہئے۔ صحابیِ رسول حضرت سیّدنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سے پوچھا: "کون سا عمل اللہ کے ہاں سب سے پیارا ہے؟" آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: "نماز اپنے وقت پر (ادا کرنا)۔" دریافت کیا: "پھر کونسا؟" آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: "والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔" میں نے دریافت کیا؟ "پھر کونسا؟" آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔" راوی کا بیان ہے: "رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھے ان (اعمال) کے متعلق بتلایا۔ اگر میں مزید (سوالات) پوچھتا، تو آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اور زیادہ بتلاتے۔" (بخاری، 1/196، حدیث:527)

معراج کی حکمتیں

فرمان علی عطّاری مدنی*

مشہور مُحاوَرہ ہے کہ "فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَایَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ" یعنی حکیم کا کوئی بھی کام حِکمت سے خالی نہیں ہوتا، اللہ پاک کا ایک صِفاتی نام حکیم بھی ہے، اس کے ہر کام میں بے شُمار حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جنہیں سمجھنے سے ہماری عقلیں قاصِر (بے بس) ہوتی ہیں۔ اللہ پاک نے اپنے مَدَنی حبیب صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو اعلانِ نبوّت کے گیارھویں سال یعنی ہجرت سے دو سال پہلے حضرت سیّدَتُنا اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر سے ستائیسویں رجب پیر کی شب میں معراج کروائی۔ اس معراج میں کئی حکمتیں ہیں جن کا ہمیں مکمل علم نہیں۔ البتہ علمائے کرام نے جو حکمتیں بیان فرمائی ہیں، ان میں سے 5 حکمتیں ملاحظہ کیجئے:

1 سارے مراتب طے کردائے حکیمُ الْاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ تمام مُعْجِزات اور دَرَجات جو انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کو علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے گئے، وہ تمام بلکہ اُن سے بڑھ کر (کئی مُعْجِزات) حُضُورِ پُرنور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو عطا ہوئے۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں: حضرتِ مُوسیٰ علیہ السّلام کو یہ دَرَجہ مِلا کہ وہ کوہِ طُور پر جاکر رَبّ (کریم) سے کلام کرتے تھے، حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام چوتھے آسمان پر بُلائے گئے اور حضرتِ اِدْرِیس علیہ السّلام جنّت میں بُلائے گئے تو حُضُورِ انور صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو مِعْراج کرائی گئی، جس میں اللہ پاک سے کلام بھی ہوا، آسمان کی سیر بھی ہوئی، جنّت و دوزخ کا مُعایَنہ بھی ہوا، غرضیکہ وہ سارے مَراتب ایک ہی مِعْراج میں طے کرادیئے گئے۔

(شانِ حبیب الرحمٰن، ص107 ملخصاً)

2 ایمان بالغیب کا مُشاہدہ کیا معراجِ مصطفےٰ کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ تمام پیغمبروں نے اللہ (کریم) کی اور جنّت و دوزخ کی گواہی دی اور اپنی اپنی اُمّتوں سے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

پڑھوایا، مگر اُن حضرات (انبیائے کرام) میں سے کسی کی گواہی نہ تو دیکھی ہوئی تھی اور نہ ہی سُنی ہوئی اور گواہی کی انتہا دیکھنے پر ہوتی ہے، تو ضرورت تھی کہ ان انبیائے کرام (علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام) کی جماعتِ پاک میں سے کوئی ایسی ہستی بھی ہو کہ جو ان تمام چیزوں کو دیکھ کر گواہی دے، اُس کی گواہی پر شہادت کی تکمیل ہو جائے۔ یہ شہادت کی تکمیل حُضُور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات پر ہوئی۔ (کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تمام چیزوں کو اپنی مُبارک آنکھوں سے مُلاحظہ فرمایا)۔

(شانِ حبیب الرحمٰن، ص107 ملخصاً)

3 مالکِ کونین نے اپنی سلطنت دیکھی اللہ پاک نے اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تمام خزانوں کا مالک بنایا ہے، اللہ پاک پارہ30، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر کی آیت نمبر1 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ ۝ ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ حضور مالکِ کونین، شبِ اسریٰ کے دولہا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: میں سورہا تھا کہ زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔ (بخاری، 2/303، حدیث:2977) رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں (اللہ پاک کے خزانوں کا) خازِن ہوں۔ (مسلم، ص512، حدیث:1037) حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کی عطا سے اس کی تمام سلطنت کے مالِک ہیں، اسی لئے جنّت کے پتّے پتّے پر، حُوروں کی آنکھوں میں غرضیکہ ہر جگہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ لکھا ہوا ہے: یعنی یہ چیزیں اللہ (کریم) کی بنائی ہوئی ہیں اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کو دی ہوئی ہیں۔ (تو معراج کروانے میں) اللہ پاک کی مرضی یہ تھی کہ (دوجہانوں کے خزانوں کے) مالک کو اس کی ملکیت دِکھا دی جائے۔ (شانِ حبیب الرحمٰن، ص107 ملخصاً) چنانچہ اس لئے معراج کی رات یہ سیر کروائی گئی۔

4 سلسلۂ شفاعت میں آسانی کل بروزِ قِیامت نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شفاعت فرمانی ہے، بلکہ شفاعت کا دروازہ آپ سے کھلنا ہے، اللہ پاک نے اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کائنات کے عجائبات، جنّت کے درجات اور جہنّم کا مُشاہدہ کرا دیا، اس کے علاوہ اور بھی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں تاکہ قِیامت کے ہولناک دن کی ہیبت آپ پر طاری نہ ہوسکے، پورے عزم و اِستقلال کے ساتھ شفاعت کرسکیں۔

(معارج النبوۃ، ص80 ملخصاً)

5 وحی کی تمام اقسام کا شرف وحی کی ایک قسم یہ ہے کہ اللہ پاک بِلاواسطہ کلام فرمائے اور یہ وحی کی سب سے اعلیٰ قسم ہے، معراج کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام اقسامِ وحی سے شرف پائیں، کُتُبِ تفاسیر میں لکھا ہے کہ "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ" والی آیات جو کہ سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آخری 2 آیات ہیں، حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے معراج کی رات اللہ پاک سے بِلاواسِطہ سُنی، اسی طرح کچھ سُوْرَۃُ الضُّحٰی اور کچھ سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ معراج کی رات سُنی۔

(روح البیان، پ25، الشوریٰ، تحت الآیۃ:51، 8/345)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رجب المرجب 1440ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "اکبر کندی عطاری (میانوالی)، بنت ذکاء اللہ (گجرات)، محمد ساجد عطاری (مرکز الاولیا، لاہور)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیے گئے۔ درست جوابات: (1) ایک ہفتے میں (2) حضرت ادریس علیہ السّلام

درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام (1) ذوالفقار علی (باب المدینہ، کراچی)، (2) بنت عبدالقیوم (ڈیرہ اسماعیل خان)، (3) محمد اشفاق (دبئی)، (4) محمد سلمان خلیل (اسلام آباد)، (5) محمد شہباز عطاری (سرگودھا)، (6) محمد وسیم (واہ کینٹ)، (7) بنت منظور احمد (زم زم نگر، حیدر آباد)، (8) بنت عبد الغفور (گوجرانوالہ)، (9) بنت محمد صدیق (سردار آباد، فیصل آباد)، (10) محمد نذیر عطاری (خیر پور میرس)، (11) محمد نعمان رشید (شیخوپورہ)، (12) محمد احمد رضا عطاری (اٹک)

قراٰنِ پاک کی حفاظت

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

قراٰنِ پاک دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ قراٰنِ کریم کی آیات حالات و واقعات کے مطابق 23 سال کے عرصے میں نازل ہوئیں، نزولِ قراٰن کی کیفیت یہ تھی کہ ایک سورت کی کچھ آیات نازل ہوتیں، پھر دوسری سورت کی کچھ آیات اُترتیں، آیات نازل ہونے کے بعد نبیِّ اکرم، شفیعِ مُعَظَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم متعیّن فرماتے کہ کون سی آیات کس سورت کی ہیں، لہٰذا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان کے مطابق آیت یا کئی آیات کو اُس سورتِ مبارکہ میں شامل کر دیا جاتا۔ (مستدرک، 3/63، حدیث:3325)

قراٰنِ پاک کن چیزوں پر تحریر تھا؟ عہدِ رسالت میں قراٰنِ پاک نازل ہونے کا سلسلہ جاری تھا، اس لئے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے کتابی صورت میں جمع نہیں فرمایا۔ اُس وقت نازل ہونے والی آیات کو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اپنے سینوں میں محفوظ کرتے اور ان پاکیزہ نُفوس میں سے منتخب افراد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم سے مُتَفَرِّق کاغذوں، پتھر کی تختیوں، بکری، دُنبے کی کھالوں، اُونٹوں کے شانوں اور پسلیوں کی ہڈیوں وغیرہ پر تحریر کرلیتے۔ (بخاری، 3/398، حدیث:4986، اتقان، 1/181 تا 185)

قراٰنِ پاک کو ایک جگہ جمع کرنے کا سبب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مُسَیْلِمہ کذّاب سے عہدِ صدّیقی میں جنگِ یمامہ ہوئی، اِس میں حُفّاظ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی کثیر تعداد شہید ہوگئی۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ صدیقی میں عرض کی کہ "جنگِ یمامہ میں بہت حُفّاظ شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ یوں ہی قراٰن متفرق پرچوں میں رہا اور حُفّاظ شہادت پاگئے تو بہت سا قراٰنِ کریم مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہے گا، میری رائے ہے کہ آپ جمعِ قراٰن کا حکم فرمائیں۔" سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو ابتدا میں اس میں تاَمُّل ہوا کہ جو فعل حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ کیا ہم کیونکر کریں۔ سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اگرچہ حضورِ پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ کیا مگر وَاللہ وہ کام خیر کا ہے، بِالآخر صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا بھی ذہن بن گیا اور عظیم قاریِ قراٰن صحابیِ رسول حضرت سیّدنا زید بن ثابت اَنصاری رضی اللہ عنہ کو بُلا کر کتابُ اللہ کو جمع کرنے کا فرمانِ خلافت صادر فرمایا۔ حضرت سیّدنا زید رضی اللہ عنہ کو بھی وہی شُبہ ہوا کہ جو کام حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ کیا وہ ہم کیسے کریں۔ سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہی جواب دیا کہ اگرچہ حضورِ اَقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ کیا مگر وَاللہ وہ کام خیر کا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم و زید بن ثابت و جملہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے اِجماع سے یہ مسئلہ طے ہوا اور قراٰنِ عظیم مُتفرّق جگہوں سے جمع کرلیا گیا۔ (بخاری، 3/399، حدیث: 4987، فتاویٰ رضویہ، 26/ 450 تا 452 ملخصاً)

تدوینِ قراٰن کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ قراٰنِ پاک کا کوئی جُز، کوئی فِقرہ اور کوئی لفظ ایسا نہیں جس کو جمع کرنے والوں نے چھوڑ دیا ہو، آج بھی مُحَقِّقِین اس بات کا اِقرار کرتے ہیں کہ قراٰنِ پاک دُنیا کی وہ واحد کتاب ہے کہ جس کا مَتْن آج تک اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔

*ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

ماتحتوں پر شفقت

محمد حامد سراج عطّاری مَدَنی*

اس دنیا کا رنگ ہے کہ کوئی حاکم ہے تو کوئی محکوم، کوئی آقا ہے تو کوئی غلام، کوئی بادشاہ ہے تو کوئی رعایا، کوئی غنی ہے تو کوئی فقیر۔ مقام و مرتبہ کا یہ فرق اس لئے ہرگز نہیں کہ ذی مرتبہ کم حیثیت شخص کو نیچ اور حقیر سمجھے بلکہ درجات و مقامات کی یہ اونچ نیچ کارخانۂ دنیا کو چلانے اور انسانی ضروریات کی تکمیل کی ضامن ہے۔ اسلام کا یہ حُسن ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو ماتحتوں اور محکوموں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام ہی یہ تصور دیتا ہے کہ کسی کا ماتحت یا نگران ہونا ایک وقتی تعلق ہے ورنہ بحیثیتِ انسان سب برابر ہیں۔ وہ لوگ جنہیں گردشِ زمانہ ملازمت کی دہلیز پر لاکھڑا کرتی ہے اسلام انہیں اپنا بھائی سمجھ کر ان سے برابری کے سلوک کی تلقین کرتا ہے۔ **اسلام کا حُسن** ماتحتوں کے ساتھ شفقت و مہربانی کرنے کی مثالوں سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے خدمت گاروں سے کیسا سلوک فرماتے تھے اس کی ایک مثال ملاحظہ کیجئے: حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے (دس سال تک) سفر و حَضَر میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت کی، لیکن جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہ کیا اس کے بارے میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟ (بخاری، 2/243، حدیث: 2768) **بَروقت وظیفہ کی ادائیگی** ماتحتوں کو وظیفہ وقت پر ادا کیا جانا ان کا پہلا اور بنیادی حق ہے۔ کام کی تکمیل کے بعد وظیفہ دینے میں ٹال مٹول اور حیلے بہانوں سے اس میں کمی اور کٹوتی بددیانتی، ظلم اور معاشرے کے امن کو تباہ کرنے والا کام ہے۔ حدیثِ قدسی ہے اللہ پاک فرماتا ہے: تین شخص وہ ہیں جن کا قیامت کے دن میں خصم ہوں (یعنی اُن سے مطالبہ کروں گا)، ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو کسی مزدور کو اُجرت پر رکھے، اس سے پورا کام لے اور اسے اجرت نہ دے۔ (مسند احمد، 3/278، حدیث: 8700 ملتقطاً) **نرمی کرنا** ماتحتوں سے بتقاضائے بشریت کوئی غلطی یا نقصان ہوجائے تو درگزر کیا جائے۔ موقع محل کی مناسبت سے دُرست طریقے سے تنبیہ کرنا اور غلطی کی اصلاح کرنا مالک کا حق ہے لیکن ان کو ہدفِ تنقید بنالینا، گھڑی گھڑی سنانا، ذلیل کرنا اور معمولی غلطیوں پر بھی گرفت کرنا سخت ناپسندیدہ عمل ہے۔ منقول ہے کہ ایک شخص نے نبیِّ پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے عرض کیا کہ اپنے خادم کی غلطیاں کس حد تک مُعاف کرنی چاہئیں، اس نے دوبار پوچھا، آپ خاموش رہے، تیسری بار اس کے پوچھنے پر ارشاد فرمایا: ہر روز 70 بار۔ (ابوداؤد، 4/439، حدیث: 5164) **ہمیشہ حُسنِ سلوک کرنا** ماتحتوں سے ہمیشہ نیکی اور بھلائی کا برتاؤ کرنا چاہئے۔ صاحبِ منصب یا جس سے کام ہو اس سے تو اچھے انداز میں پیش آیا ہی جاتا ہے لیکن کمال یہ ہے کہ اپنے تنخواہ دار ملازم کے ساتھ بھی ہمیشہ حُسنِ سلوک کیا جائے۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے، اچھے طریقے سے خیر خیریت دریافت کی جائے اور مشکلات میں حسبِ استطاعت مدد کی جائے۔ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا خوش بختی اور بدخلقی سے پیش آنا بدبختی ہے۔ (ابوداؤد، 4/439، حدیث: 5163)

اللہ پاک ہمیں ماتحتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

عُلَماء پر تنقید کرنے والے

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطّاری*

آج کل علمائے دین کے خلاف لکھنا اور بولنا ایک فیشن بنتا جارہا ہے۔ جس شخص کو کوئی پڑھتا سنتا نہ ہو، وہ علماء اور دینی اَحکام پر اعتراض شروع کردیتا ہے تاکہ کچھ تو ریٹنگ (Rating) اور مقبولیت ہاتھ آئے، لیکن حقیقت میں یہ بڑی محرومی ہے کہ وہ حضرات جن کی شان اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمائی اور جن کے دَرَجے بلند کئے، اُن بلند شان لوگوں کو چھوٹے ذہن کے لوگ نیچا دِکھانا چاہتے ہیں۔ علمائے کرام کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے نہایت مُحتاط رہنا چاہئے۔ فی الوقت حقیقتِ حال یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر لکھنے بولنے والے اکثر و بیشتر افراد دین اور دینی معلومات سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ عُموماً اُنہوں نے قرآن، حدیث، فِقہ اور تصوُّف وغیرہا علوم دینیہ کا یا تو اصلاً مُطالَعہ نہیں کیا ہوتا یا دو چار کتابیں یا انٹرنیٹ پر دو چار مضامین (Articles) پڑھے ہوتے ہیں۔ ایسی کم عِلمی کے ساتھ دین، علمائے دین اور دینی تعلیمات پر کلام کرنا سوائے بے باک اور خوفِ خدا سے عاری شخص کے اور کس کا کام ہو سکتا ہے؟ ایسے لوگ عُموماً چند علماء کی کسی بے عملی کی مثال دے کر لوگوں کو بہکانے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ تھوڑی سی عقل استعمال کریں تو بات سمجھ آجاتی ہے کہ چند افراد کی بے عملی کی وجہ سے تمام علماء پر طعن و تشنیع کرنا حماقت و ظلم ہے۔ آخر دنیا کا کون سا شعبہ ہے جس میں چند افراد غَلَط نہیں ہوتے؟ تو کیا دنیا کے ہر شعبے کے تمام افراد کا اسی طرح مذاق اڑایا جاتا ہے؟ اور کیا اسی طرح انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے؟ ہر گز نہیں۔ لیکن علمائے دین کے معاملے میں دین بیزار، سیکولر (Secular) اور لبرل (Liberal) طبقے کا ایک عرصے سے یہی وَطیرہ بنا ہوا ہے حالانکہ خود ان لوگوں میں کتنی بڑی تعداد ایسی ہے جو نہایت گھناؤنے کردار کی حامل، غیر ملکی این جی اوز (NGOs) کے پیسوں پر پلتی اور ان کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے مِشن میں لگی ہوتی ہے بلکہ علمائے کرام کے خلاف باتیں کرنا بھی اسی مکروہ ایجنڈے کا حصّہ ہے۔

علمائے کرام تو قرآن و حدیث کی تعلیم کی وجہ سے ربّانی یعنی "رب والے، اللہ والے" ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴾ (پ3، اٰلِ عمرٰن:79) ترجَمۂ کنزُالعرفان: "اللہ والے ہوجاؤ کیونکہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اس لئے کہ تم خود بھی اسے پڑھتے ہو۔" یعنی جو لوگ خدا کی کتاب جیسے قرآن سکھاتے اور اس کا درس دیتے ہیں وہ ربانی علماء ہیں۔ اب غور فرمالیں کہ قرآن سکھانے اور اس کا دَرس دینے کا کام علمائے دین کرتے ہیں یا دین سے بیزار لوگ؟ اور یہ بھی غور فرمالیں کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندے قرار دیتا ہے اُن سے دور اور متنفّر

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی

کرنے کی کوشش کرنے والے لوگ کس قُماش کے ہیں اور کس کو ماننے والے ہیں؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ عِبادُالرّحمٰن یعنی بندگانِ رحمٰن کے خلاف کلام کرکے یہ لوگ بندگانِ شیطان میں داخل ہو جائیں۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌۚ یَحْكُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَیْهِ شُهَدَآءَۚ ﴾ (پ6، المآئدۃ:44) ترجَمۂ کنزُ العرفان: ”بیشک ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور نور ہے، فرمانبردار نبی اور ربّانی علماء اور فُقَہاء یہودیوں کو اسی کے مطابق حکم دیتے تھے کیونکہ انہیں (اللہ کی اس) کتاب کا محافظ بنایا گیا تھا اور وہ اس کے خود گواہ تھے۔“ اِن آیات میں علمائے دین کی جو شان بیان فرمائی گئی ہے وہ ایک ایک لفظ سے واضح ہے: ① عُلَماء وفُقَہاء کا ذکر تعریف کے طور پر انبیاء علیہمُ السّلام کے ساتھ کیا گیا چنانچہ فرمایا گیا کہ خدا کی کتاب کے مطابق حکم دینا انبیاء علیہمُ السّلام اور علماء وفقہاء سب کا طریقہ ہے۔ ② بتایا گیا کہ کتابُ اللہ کی حفاظت کی ذمہ داری علماء کو سونپی گئی ہے۔ ③ ارشاد فرمایا کہ علمائے کرام خدا کی کتاب کی حقّانیت کے گواہ ہیں۔ ان صِفات کو بغور پڑھیں تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ یہ صِفات آج کے علمائے کرام میں بھی پائی جاتی ہیں جو قرآن و حدیث اور شرعی احکام پڑھتے پڑھاتے، بتاتے، سمجھاتے اور لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور یقیناً یہ علمائے ربانیین ہیں۔ سیکولر لوگوں کا ایک طبقہ تو اِن چیزوں کو سننا ہی گوارا نہیں کرتا خواہ وہ چیزیں قرآن ہی سے کیوں نہ بیان کی جائیں لیکن اس کے ساتھ ایک دوسرا طبقہ جو تھوڑا بہت دین کا نام لیتا ہے لیکن علماء کو بدنام کرنے میں پہلے گروہ کی طرح یا اس سے بھی بدتر ہوتا ہے وہ ایسی جگہ پر کہتا ہے کہ یہ تو ماضی کے علماء کے بارے میں ہے، آج کے علماء اس میں داخل نہیں۔ ان لوگوں کے فہم پر افسوس ہے کہ بے چارے ماضی کے خیالات میں گم، حال سے بے خبر اور مستقبل سے مایوس رہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج بھی لاکھوں کی تعداد میں علمائے کرام قرآن وحدیث کی تعلیم و تشریح، کتابُ اللہ کی تفسیر، کُتبِ دِینیہ کی تصنیف، مخلوق کی ہدایت، دین کی وضاحت اور احکامِ شریعت کی تحقیق کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور ان ہی کی کاوِشوں سے دنیا میں اسلام پہنچ رہا ہے، غیر مسلم اسلام قبول کررہے ہیں، مسجدیں آباد ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو بتائیں دوسرا کون سا طبقہ ہے جو اسلام کی اِشاعت اور قرآن و سنّت کی خدمت کررہا ہے؟ الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media) پر گھنٹوں بولنے والے اور پرنٹ مِیڈیا (Print Media) میں روزانہ لکھنے والے اور دیگر ناول، ڈرامے، افسانے، ادب، شاعری کی کتابیں تصنیف کرنے والے ذرا اپنا نامہ اعمال پیش کریں کہ ان کی کتنی زندگی اسلام کی دعوت اور قرآن و حدیث کی خدمت میں گزری ہے؟ حقیقتِ حال ہر شخص جانتا ہے لیکن افسوس کہ جنہوں نے قوم کو کنفیوز (Confuse) کرنے کے علاوہ شاید ہی کوئی کام کیا ہو وہ اُن علماء کے خلاف کام کرتے ہیں جن کی ساری زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام لیتے گزری ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

مدنی پھولوں کا گلدستہ

بزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی پھول

باتوں سے خوشبو آئے

بھلائی کس بات میں ہے؟

ارشادِ حضرت سیّدُنا ابو درداء رضی اللہ عنہ: بھلائی اس میں نہیں کہ تمہیں کثیر مال و اولاد مل جائے بلکہ بھلائی تو اس میں ہے کہ تمہاری قوّتِ برداشت بڑھے، عِلم ترقّی کرے اور تم اللہ پاک کی عبادت میں دوسرے لوگوں سے آگے بڑھ جاؤ۔ (مصنف لابن ابی شیبۃ،8/167،حدیث:6)

دو رکعت نفل نماز کا ثواب

ارشادِ حضرت سیّدُنا کعبُ الاحبار رحمۃ اللہ علیہ: اگر تم جان لو کہ دو رکعت نفل نماز کا ثواب کتنا ہے تو اسے مضبوط پہاڑوں سے بھی بڑا سمجھو جبکہ اللہ پاک کے یہاں فرض نماز کا ثواب اتنا ہے کہ کوئی اسے بیان نہیں کر سکتا۔ (حلیۃ الاولیاء،5/421،رقم: 7596)

جھوٹی قسم کا وبال

ارشادِ حضرت سیّدُنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ: جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنے گھر کو ویران کرتا ہے اور اس کے گھر سے خیر وبَرَکت اُٹھ جاتی ہے۔ (ہشت بہشت، ص84)

بڑے مرتبے والے اعمال

ارشادِ حضرت سیّدُنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ: مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد سننا اور ان کا ساتھ دینا، حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، قیدیوں کو قید سے چھڑانا، یہ باتیں اللہ کریم کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی ہیں۔ (معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص124)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

جُذامی کے ساتھ کھانا کیسا؟

جُذامی (یعنی کوڑھ کے مرض والے) کے ساتھ کھانا بقصدِ تواضُع و توکّل و اِتّباع (یعنی عاجزی، اللہ پر بھروسے اور اتباعِ سنّت کی نیّت سے) ہو تو ثواب پائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/102)

علم و روحانیت پانے کا طریقہ

صحیحُ العقیدہ سُنّی و باعمل عالمِ دین کی صحبت میں رہنے والے شخص کو علم و روحانیت دونوں حاصل ہوتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 21صفر المظفر 1436ھ)

وظائف باوضو پڑھنا بہتر ہے

وظائف جو احادیث میں ارشاد ہوئے یا مشائخِ کرام نے بطورِ ذکرِ الٰہی بتائے انہیں بلاوضو بھی پڑھ سکتے ہیں اور باوضو بہتر۔

(فتاویٰ رضویہ، 23/399)

پانی پینے کے فوائد

روزانہ (Daily) 12 گلاس، یعنی کم و بیش 3 لیٹر پانی پئیں اِنْ شَآءَ اللہ گردوں کے امراض سے محفوظ رہیں گے اور قبض سے بھی بچیں گے۔ (مدنی مذاکرہ، 9 محرم الحرام 1436ھ)

کیا اچھا کیا بُرا؟

جس چیز کو خدا اور رسول اچّھا بتائیں وہ اچّھی ہے، اور جسے بُرا فرمائیں وہ بُری، اور جس سے سُکوت (یعنی خاموشی اختیار) فرمائیں یعنی شرع سے نہ اس کی خوبی نکلے نہ بُرائی وہ اباحتِ اصلیہ پر رہتی ہے کہ اس کے فعل و ترک (کرنے یا نہ کرنے) میں ثواب نہ عقاب (سزا)۔

(فتاویٰ رضویہ، 23/320)

آنکھوں کی ٹھنڈک

قرانِ مجید ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دِلوں کا چین ہے۔ اے کاش! ہم عاشقِ قران بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (مدنی مذاکرہ، 3 محرم الحرام 1436ھ)

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

سُنار کے ساتھ انویسٹمنٹ کی ایک نئے انداز کی صورت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا سونے کا کاروبار ہے تو کچھ لوگ ہمارے پاس اِنویسٹمنٹ (Investment) کرنے آتے ہیں اور اِنویسٹ اس حساب سے کرتے ہیں کہ مثلاً ہمیں ایک تولہ پر ڈھائی ہزار روپے پرافٹ (Profit) ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمارے دس لاکھ روپے چھ ماہ کے لئے انویسٹ کرلیں، آپ خود سامان لائیں خود ہی بیچیں اور ہر ماہ پچیس سو کے حساب سے ہمیں نفع دے دیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ اس شخص کو مہینے بعد پیسے واپس کر دیئے جائیں اور وہ دوبارہ ہمیں سامان لاکر دے تب اسے پرافٹ دیں؟ یا ماہانہ ہم سامان لے آئیں اور ہر مہینے اس کو پرافٹ دیں؟ اس کا جائز طریقۂ کار کیا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو صورت سوال میں بیان کی گئی ہے یہ تو ناجائز طریقے پر مشتمل ہے لیکن اس کو نیچے بیان کئے گئے اصولوں کی روشنی میں درست کرلیا جائے تو جائز ہوجائے گی۔

پوچھی گئی صورت میں اگر آپ کے پیسے نہیں لگے ہیں بلکہ آپ کی صرف محنت ہے اور پیسے دوسرے فریق کے لگے ہیں تو یہ صورت مُضاربت کی ہے کہ ایک کا پیسہ اور دوسرے کا کام، اگرچہ پوری دکان آپ کی ہے لیکن ان دس لاکھ روپے سے جو سونا آپ خرید کر بیچیں گے تو اس چھوٹے سے کام میں مضاربت کے طور پر دو افراد کا الگ سے کام کرنا پایا جائے گا۔

مضاربت کے ویسے تو بہت سارے اصول وضوابط ہیں لیکن پوچھی گئی صورت کے تناظر میں کچھ اہم اصول ملاحظہ فرمائیں۔

پہلا اصول مضاربت کو مہینوں سے مؤقّت کیا جاسکتا ہے کہ چھ مہینے کے لئے ڈیل ہورہی ہے یا سال کے لئے ہورہی ہے اور اس سے پہلے ختم بھی کیا جاسکتا ہے کیونکہ جب بھی کوئی آدمی مل کر کسی کے ساتھ کام کرتا ہے تو حساب کتاب کرنا ان کے مابین انڈراسٹینڈنگ (Understanding) پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ ہر مہینے حساب کریں یا ہر ہفتے حساب کریں، جو ٹائم طے کریں گے اس پر وہ حساب کریں گے۔ بعض دفعہ ہر مہینے نفع ہونا ممکن ہوتا ہے بعض اوقات ہوسکتا ہے کہ نفع ہی نہ ہو۔

دوسرا اصول پوچھی گئی صورت میں دکاندار کا اپنا بھی مستقل کام ہے لہٰذا یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اِنویسٹر (Investor، سرمایہ کار) کے پیسوں سے جو کاروبار ہوگا اس کی بُک الگ بنی چاہئے اور اس کا حساب دکان کے دیگر مال سے بالکل علیحدہ ہونا چاہئے۔ بہت سارے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اِنویسٹر سے رقم تو لے لیتے ہیں لیکن اس سے قرضے ادا کردیتے ہیں یا اِدھر اُدھر کے کاموں میں لگا دیتے ہیں اور سامنے والے کو خوش کرنے کے لئے جیب سے نفع دے دیتے ہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ انویسٹر کی رقم سے مال تو خرید لیتے ہیں لیکن نفع و نقصان کا حساب نہیں رکھتے اور اندازے سے اس کو ایک فِکس نفع یا اپنی مرضی سے کم زیادہ کرکے نفع دے دیتے ہیں، یہ دونوں طریقے ناجائز ہیں۔

* دار الافتاء اہل سنّت نور العرفان، کھارادر، باب المدینہ کراچی

تیسرا اصول یہ بھی ذہن میں رہے کہ اگر انویسٹر کے ساتھ چھ ماہ کی مدّت مقرر کر کے مضاربت کی تب بھی اسے آگے بڑھایا جاسکتا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جب چھ مہینے پورے ہوں اس وقت تک مال دکان میں ہی موجود ہو، فروخت نہ ہوا ہو۔ لہٰذا آخری ڈِیل (Deal) کا جو مال ابھی فروخت نہیں ہوا، اس کے فروخت ہونے کا انتظار کیا جائے گا پھر آپ کلوزِنگ (Closing) کریں گے، مزید جاری رکھنا چاہیں تو جاری رکھیں ختم کرنا چاہیں تو ختم کر دیں۔

چوتھا اصول نفع تَناسُب کے اعتبار سے طے ہو گا کہ اتنے فیصد نفع دکاندار کا اور اتنے فیصد دوسرے کا۔ سوال میں جو ذکر کیا گیا کہ ایک تولے پر پچیس سو کا نفع ہو جاتا ہے تو مضاربت میں یہ طے نہیں ہو گا کہ اتنے تولے پر اتنا نفع ملے گا بلکہ مُضارِب یعنی انویسٹ لے کر کام کرنے والے کی ذمہ داری ہے مال لانا اور اس کو بیچنا، اس تجارت پر جو نفع ہو گا اس میں سے جو تناسب دونوں فریق نے مقرر کیا ہے اس کے مطابق دونوں اپنا نفع تقسیم کریں گے۔

بہت سارے لوگوں کو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ نفع کیا ہوتا ہے اسی بنا پر مضاربت میں بعض اوقات انویسٹر دعویٰ کر رہا ہوتا ہے کہ اسے کچھ نہیں مل رہا اور بعض اوقات کام کرنے والے کا شکوہ ہوتا ہے کہ اس کو گھر چلانا ہے اور آمدنی چاہیے۔

مضاربت شروع ہونے کے بعد جب کام ہو گا، مال خریدا جائے گا، پھر وہ مال بکے گا تو اخراجات کو نکال کر دیکھا جائے گا کہ جتنے کا مال تھا اگر اس سے زیادہ رقم بن رہی ہے تو زائد رقم نفع کہلائے گی، اگر اخراجات زیادہ ہوئے اور جتنے کا مال خریدا گیا اس کے برابر یا اس سے کم رقم بن رہی ہو تو نفع ہونا نہیں کہلائے گا۔

ایسے کاروبار میں ایک ایک چیز کا حساب رکھنا ضروری ہے تاکہ اس کو سامنے رکھ کر نفع ہونے یا نہ ہونے کا تعیّن کیا جاسکے۔

پانچواں اصول اگر نقصان ہو تو اس کو نفع کی طرف پھیریں گے یعنی سَرمائے کو نقصان سے بچائیں گے حتّٰی کہ جو کچھ نفع دونوں فریق حاصل کر چکے ہوں، وہ واپس کریں گے تاکہ پہلے نفع سے نقصان پورا ہو۔ اگر نقصان زیادہ ہو کہ نفع سے بھی پورا نہ ہو سکتا ہو تو پھر نقصان کو سَرمائے کی طرف پھیرا جائے گا اور اس مَرحَلے پر ظاہر ہے کہ مالی نقصان تنہا انویسٹر کو ہی برداشت کرنا ہو گا جبکہ کام کرنے والے کی محنت رائیگاں جائے گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

"یہ تو قیمتِ خرید بھی نہیں ہے"... یہ جملہ کہنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کاروبار کے دوران چیز بیچتے ہوئے یہ بولنا کیسا ہے کہ یہ میری خرید بھی نہیں حالانکہ اس کی خرید اس سے سَستی ہوتی ہے تو اس طرح چیز بیچنا جائز ہے یا ناجائز؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

یہ عمل جھوٹ پر مشتمل اور ناجائز ہے۔ اس طرح کی گئی تجارت میں اگر دھوکا نہیں پایا گیا مثلاً قیمتِ خرید میں جھوٹ تو بولا لیکن جو اس چیز کا مارکیٹ ریٹ ہے اسی ریٹ پر دیا ہے اور بیعِ مُرابحہ[1] بھی نہیں ہے تو خرید و فروخت جائز ہے اور آمدنی بھی حلال ہو گی البتہ جھوٹ بولنے کا قبیح عمل پایا گیا۔ لیکن اگر دھوکا بھی پایا گیا جیسے یہ کہا کہ یہ چیز تو ہزار روپے کی ہے حالانکہ اس کی مارکیٹ ویلیو پانچ سو روپے کی ہو تو یہاں جھوٹ بھی ہے اور دھوکا بھی، اور دھوکے میں حقُوق العباد کا معاملہ بھی آجائے گا اور آمدنی پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

---

(1) جو چیز جس قیمت پر خریدی جاتی ہے اور جو کچھ مصارف اُس کے متعلق کیے جاتے ہیں ان کو ظاہر کر کے اس پر نفع کی ایک مقدار بڑھا کر کبھی فروخت کرتے ہیں اس کو مرابحہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، 2/739)

صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا ذریعۂ معاش

ابو حارث عطّاری مدنی*

خلیفۂ اوّل حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ وہ عظیم صحابیِ رسول ہیں جنہوں نے مَردوں میں سب سے پہلے تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی اور اِس قدر جامِعُ الکَمالات اور مَجْمَعُ الفَضائِل ہیں کہ انبیائے کِرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

ذریعۂ معاش حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے سے پہلے کپڑے کی تجارت کرتے تھے (حدیقہ ندیہ، 1/222) اور ابنِ ماجہ وغیرہ کے مطابق آپ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصال کے سال سے پہلے تجارت کے لئے (ملکِ شام کے شہر) بُصرٰی کی جانب سفر کیا تھا۔ (ابن ماجہ، 4/211، حدیث: 3719)

خلیفہ بننے کے بعد بیتُ المال سے وظیفہ حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو صبح کو اپنے کندھوں پر کپڑوں کی گٹھڑی رکھ کر بازار کی طرف تجارت کے لئے نکلے، راستے میں آپ کی ملاقات حضرتِ سیّدُنا عمر اور حضرتِ سیّدُنا ابو عُبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہما سے ہوئی، انہوں نے پوچھا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: بازار، انہوں نے کہا: یہ آپ کیا کررہے ہیں؟ حالانکہ آپ کو مسلمانوں کے معاملات کا والی بنا دیا گیا ہے۔ حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر میں اپنے گھر والوں کو کہاں سے کھلاؤں گا؟ ان دونوں نے کہا: ہم آپ کیلئے وظیفہ مقرّر کردیں گے، چنانچہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے آپ کیلئے ہر روز آدھی بکری کا تقرّر کیا۔ (طبقات ابن سعد، 3/137)

یومیہ اور سالانہ وظیفہ آپ کا بیتُ المال سے یومیہ وظیفہ ایک پوری بکری تھا (پہلے پہل آدھی بکری تھا بعد میں بڑھا کر پوری بکری کردیا گیا تھا) اور آپ کا طریقۂ کار یہ تھا کہ روزانہ صبح شام اپنی مجلس کے حاضرین کو دو پھیلے ہوئے بڑے بڑے پیالے کھانا کھلاتے تھے۔ (عمدۃ القاری، 8/328، تحت الحدیث: 2070) آپ کا سالانہ وظیفہ 300 دینار تھا۔ (الریاض النضرۃ، 1/255) نیز آپ کے وظیفے میں یہ بھی طے ہوا تھا کہ آپ کے لئے دو چادریں ہوں، جب وہ پرانی ہوجائیں تو آپ ان کی مثل اور دو چادریں لے لیں اور سفر کے لئے سواری کا جانور ہو اور آپ کے گھر والوں کو اتنا خرچ دیا جائے جتنا خلیفہ بننے سے پہلے آپ ان پر خرچ کرتے تھے۔ (طبقات ابن سعد، 3/137)

بیتُ المال سے لیا ہوا مال واپس کردیا حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے وِصال کا وقت جب قریب آیا تو اس خرچے کا حساب لگایا گیا جو آپ نے بیت المال سے لیا تھا اور جتنا خرچ لیا تھا اس سے زیادہ مال بیت المال میں جمع کروا دیا۔ (عمدۃ القاری، 8/ 328، تحت الحدیث: 2070)

صدیقِ اکبر کی وصیت اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ جب مرضُ الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ نے یہ وصیّت فرمائی کہ میرے خلیفہ بننے کے وقت سے میرے مال میں جس قدر اضافہ ہوا ہے اسے میرے بعد والے خلیفہ کے پاس بھیج دینا، چنانچہ آپ کے وصال کے بعد ہم نے غور کیا تو (اضافہ شدہ مال میں) ایک غلام تھا جو بچّوں کو اٹھاتا تھا اور ایک اونٹ تھا جس سے باغ میں پانی دیا جاتا تھا، ہم نے وہ دونوں امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیئے تو حضرتِ سیّدُنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو بکر پر اللہ کی رحمت ہو، انہوں نے اپنے بعد والوں کو مَشقّت میں ڈال دیا ہے۔

(عمدۃ القاری، 8/ 328، تحت الحدیث: 2070)

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

بازار اور شیطان

عبد الرحمٰن عطاری مدنی*

اگرچہ بازاروں میں رِزْق کی تلاش میں جانا بُزُرگانِ دین کی عادتِ مُبارَکہ رہی ہے، مگر اکثر تاجر بازاروں میں غَلَط بیانی سے کام لیتے ہیں بلکہ جھوٹی قسمیں تک کھالیا کرتے ہیں نیز دھوکا دہی، خیانت، ملاوٹ وغیرہ نہ جانے طرح طرح کے غلط کام بازاروں میں عام ہیں، تاجروں کی اِنہی بدعنوانیوں کی وجہ سے احادیث میں بازار کو زمین کا بدترین ٹکڑا فرمایا گیا اور بے ضرورت بازار میں جانے کو بُرا بتایا گیا۔ **بازار میں شیطان کی اطاعت و فرمانبرداری** علّامہ نَجْمُ الدِّین محمد بن محمد غَزِّی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے بازار کو اِبلیس کی مسجد بنایا ہے جس کا معنیٰ یہ ہے کہ اس میں شیطان کے لئے ایسے ہی سجدہ کیا جاتا ہے جیسے مُخلص لوگ مساجد میں اللہ پاک کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ یہاں (شیطان کے لئے) سجدے سے مراد پورے طور پر اطاعت و فرمانبرداری ہے کیونکہ بازار میں جھوٹ بول کر، جھوٹی قسمیں کھاکر، دھوکا اور چکمہ دے کر شیطان کی اطاعت کی جاتی ہے، اسی وجہ سے شیطان زیادہ تَر بازاروں میں ٹھہرا رہتا ہے جیسا کہ فرشتے اکثر مساجد میں قیام کرتے ہیں تو جو مسجد سے چمٹا رہے اس کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں اور جو بازار کے ساتھ جُڑا رہا یقیناً اس نے شیاطین کی صحبت اختیار کی۔ اگر چاہیں تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں: جو مسجد میں عبادت کے لئے داخل ہوا بلاشبہ اس نے اللہ پاک کی زیارت کی اور اس کا قُرب پایا اور جو بازار میں بے ضرورت داخل ہوا بے شک اس نے شیطان کی زیارت کی اور اس کا پڑوسی بنا۔ **انسان کی خطا پر شیطان کی خوشی** علّامہ نَجْمُ الدِّین مزید لکھتے ہیں: جس طرح شیطان بازار میں موجود ہوتا ہے اسی طرح ہر اس جگہ میں ہوتا ہے جہاں خرید و فروخت کا معاملہ ہوتا ہے اس امید پر کہ فریقین کو ورغلانے (دھوکا دینے) سے ان کے درمیان باطل (غیر شرعی) طریقے پر خرید و فروخت ہو جائے یا جھوٹ اور دھوکا دہی کا سلسلہ ہو جائے اور یوں اسے خوشی و مَسَرَّت حاصل ہو کیونکہ شیطان انسان کی خطا پر خوش ہوتا ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہے: اے تاجروں کے گروہ! شیطان اور گناہ خرید و فروخت کے وقت موجود ہوتے ہیں لہٰذا اپنی خرید و فروخت کو صدقے کے ساتھ ملا دیا کرو (یعنی بعد میں صدقہ دے دیا کرو)۔ (ترمذی، 4/3، حدیث: 1212) اور اسی وجہ سے مسجد میں خرید و فروخت کی مُمانَعَت آئی ہے۔ (حسن التنبہ لماورد فی التشبہ، 6/96تا98) (مذکورہ حدیث شریف کا) مقصد یہ ہے کہ تجارت میں کتنی ہی احتیاط کی جائے مگر پھر بھی کچھ فضول بات، کچھ جھوٹ یا جھوٹی قسم منہ سے نکل ہی جاتی ہے اس لئے صدقہ و خیرات ضرور کرتے رہئے کہ صدقے سے غضبِ الٰہی کی آگ بجھ جاتی ہے۔ عموماً تاجر لوگ فُقراء کو پیسے دیتے رہتے ہیں خصوصاً جمعرات کو، اس عمل کا ماخذ یہی حدیث ہے (اور) ویسے بھی صدقہ اعلیٰ عبادت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/245 ملخصاً) اس کا یہ مطلب نہیں کہ جھوٹی قسمیں کھاتے رہو، جھوٹ بولتے رہو، دھوکا دیتے رہو اور صدقہ کرلیا کرو کہ گناہ معاف ہوتے رہیں گے کیونکہ گناہ کرنے کی اجازت کسی صورت میں بھی نہیں ہے۔ **شیطان بازار میں کس کے ساتھ ہوتا ہے؟** منقول ہے کہ شیطان اپنے چیلے زَلَنْبُور سے کہتا ہے کہ تم اپنے لشکروں کو لے کر بازار والوں کے پاس جاؤ اور ان کے سامنے جھوٹ، جھوٹی قسم، مکر و فریب اور خیانت کو بنا سنوار کر پیش کرو اور اس شخص کے ساتھ رہو جو سب سے پہلے بازار میں داخل ہوتا اور سب سے آخر میں نکلتا ہے۔ (حسن التنبہ لماورد فی التشبہ، 6/102) اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ضرورت کے تحت اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ بازار جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم
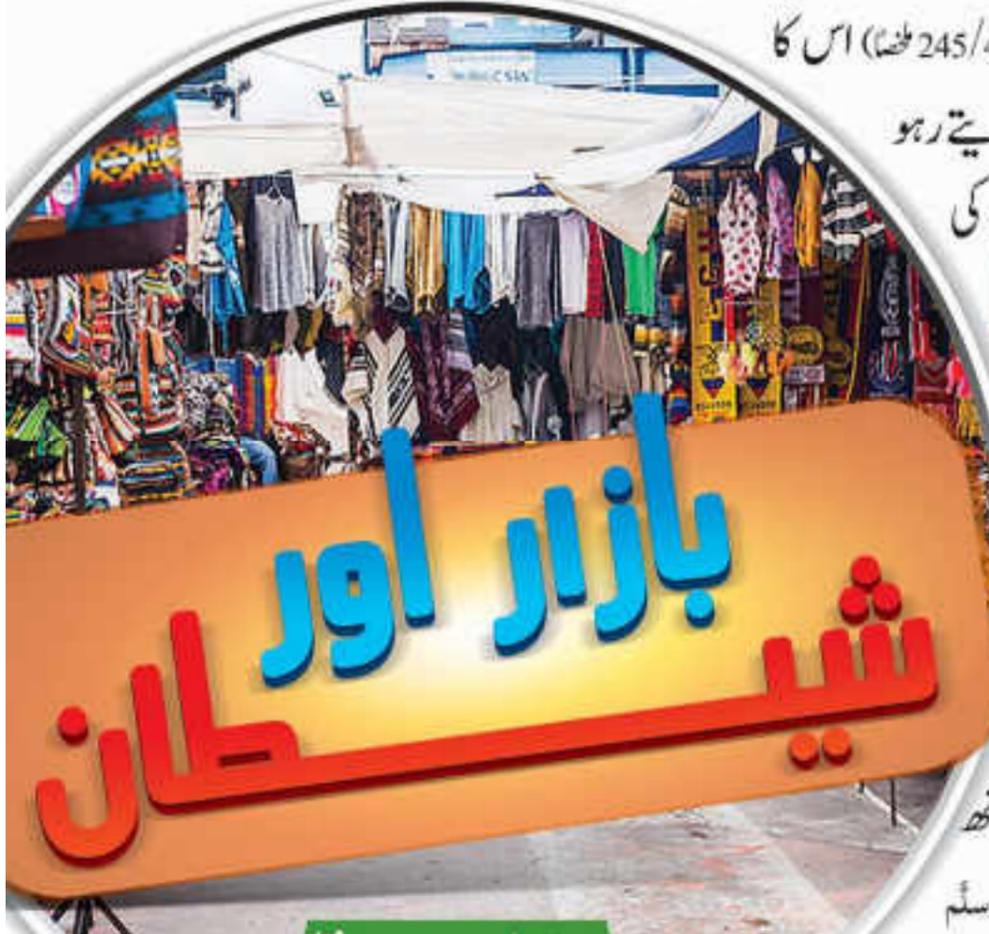
* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

حضرت سیّدتُنا اُمِّ حَرام بنتِ مِلْحان رضی اللہ عنہا

بلال حسین عطّاری مدنی*

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جن جاںنثار صحابیات نے دینِ اسلام کیلئے عظیم خدمات انجام دیں اور اپنی جانیں قربان کیں ان میں سے ایک حضرت سیّدَتُنا اُمِّ حرام بنتِ مِلْحان رضی اللہ عنہا بھی ہیں۔ **مختصر تعارف** آپ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضاعی خالہ،[1] حضرت سیّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کی بہن اور حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کی سگی خالہ ہیں۔ آپ کا تعلّق قبیلۂ بنی نجّار سے ہے۔[2] **نکاح و اولاد** آپ کا پہلا نکاح حضرت سیّدنا عَمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے ہوا جن سے آپ کے ہاں دو بچّوں حضرت سیّدُنا قیس بن عَمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔ حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ جنگِ بدر اور احد میں شریک رہے، جنگِ اُحد میں ان کی شہادت ہوگئی۔ حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح حضرت سیّدُنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ عنہ سے ہوا جن سے آپ کے ہاں محمد بن عبادہ کی ولادت ہوئی۔[3] **بشارت** حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ مبارَکہ ہی میں آپ رضی اللہ عنہا کو شہادت کی بشارت عنایت فرمادی تھی چنانچہ حضرت سیّدُنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُمِّ حرام بنتِ مِلْحان کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ وہ حضورِ اکرم کی خدمت میں کھانا پیش کرتیں۔ ایک بار رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے یہاں تشریف لے گئے اور آرام فرمایا، کچھ دیر کے بعد مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے تو حضرت بی بی اُمِّ حرام نے عرض کی کہ یا رسولَ اللہ! آپ کے مسکرانے کا کیا سبب ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی اپنی اُمّت کے کچھ مجاہدین کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ سمندر میں کشتیوں پر اس طرح بیٹھے ہوئے جہاد کے لئے جارہے ہیں جس طرح بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھا کرتے ہیں، حضرت اُمِّ حرام نے کہا کہ یا رسولَ اللہ! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان مجاہدین میں شامل فرمائے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کیلئے دعا فرمائی اور پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سوگئے اور دوبارہ پھر اسی طرح ہنستے ہوئے اُٹھے اور یہی خواب بیان فرمایا، تو اُمِّ حرام نے کہا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دعا فرمائیے کہ میں ان مجاہدوں میں شامل رہوں، تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ تم پہلے مجاہدین کی صف میں ہوگی۔[4] **جنگِ قُبْرُص میں آپ کی شہادت کا واقعہ** چونکہ غیب دان آقا مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کی شہادت کی خبر پہلے ہی دے چکے تھے چنانچہ 27ھ کو حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے زیرِ سرپرستی ہونے والی بحری جنگ میں آپ نے اپنے شوہر حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قُبْرُص (Cyprus) کا بحری سفر اختیار کیا اور قُبْرُص کی فتح کے بعد واپسی میں آپ کی سواری کے لئے خچر لایا گیا جس پر آپ سوار ہوئیں اور اس سے گرنے کے سبب شہید ہوئیں۔ قُبْرُص میں شہادت سے سرفراز ہونے کے بعد آپ کو وہیں دفن کردیا گیا۔[5] **آپ کا مزار اور اہلِ قُبْرُص کا عقیدہ** علّامہ عینی نے لکھا ہے کہ قُبْرُص کے لوگ آپ کے مزار کی بہت تعظیم کرتے ہیں اور آپ کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک نیک عورت کا مزار ہے۔[6]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) نزھۃ القاری، 4/44 (2) طبقات ابن سعد، 8/320، (3) تھذیب التھذیب، 10/515، طبقات ابن سعد، 3/376، طبقات ابن سعد، 7/282 (4) بخاری، 2/275، حدیث: 2877، 2878 (5) اسد الغابۃ، 7/343 (6) عمدۃ القاری، 10/88، تحت الحدیث: 2788

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

اِسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مسجد کی جماعت سے پہلے عورت کی نماز

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہندہ ایک بوڑھی عورت ہے اس کے گھر کے پاس اہلِ سنّت و جماعت کی مسجد ہے۔ اس مسجد کی اذان کے 5 منٹ بعد ہندہ نماز پڑھ لیتی ہے کیونکہ ہندہ کے لئے یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ مسجد کی جماعت ہوئی یا نہیں۔ ہندہ کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ہوتی؟ محلے کی بعض عورتیں کہتی ہیں کہ ہندہ کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ یہ جماعت سے پہلے پڑھ لیتی ہے۔ اس طرح کہنا درست ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ فجر کی نماز ہمیشہ غلس (یعنی اوّل وقت) میں ادا کریں اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مَردوں کی جماعت کے بعد پڑھیں۔ البتہ اگر اذان کے بعد اور مستحب وقت سے پہلے بھی پڑھیں گی تو بھی ہو جائے گی اور ان عورتوں کی بات درست نہیں ہے بلکہ یہ بغیر علم کے فتویٰ ہے جو کہ خود ناجائز و گناہ ہے جس سے ان پر توبہ لازم ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

محمد ہاشم خان عطاری مدنی

بیوی کا شوہر کی اقتدا میں نماز ادا کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے مرد مسجد میں جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے تو کیا گھر میں بیوی کا امام بن کر جماعت کروانے کی اجازت ہے؟ نیز بیوی کہاں کھڑی ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے مرد مسجد میں جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے تو گھر میں بیوی کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس صورت میں بیوی پچھلی صف میں کھڑی ہو یا کم از کم اُس کے پاؤں اِس سے پیچھے ضرور ہوں، اس لئے کہ اگر عورت و مرد کے ٹخنے برابر ہوئے تو عورت کی نماز نہ ہو گی، بلکہ اگر مرد نے شروع نماز میں اس کی امامت کی نیت کی ہو تو دونوں ہی کی نہ ہو گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
نور المصطفیٰ العطاری المدنی	محمد ہاشم خان عطاری مدنی

مخصوص ایام میں نہانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت کو حالتِ حیض میں نہانا منع ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت حالتِ حیض میں نہانا چاہے تو نہا سکتی ہے اس سے بدن کی صفائی حاصل ہو جائے گی البتہ نجاستِ حکمیہ حیض ختم ہونے کے بعد نہانے سے زائل ہو گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

محمد ہاشم خان عطاری مدنی
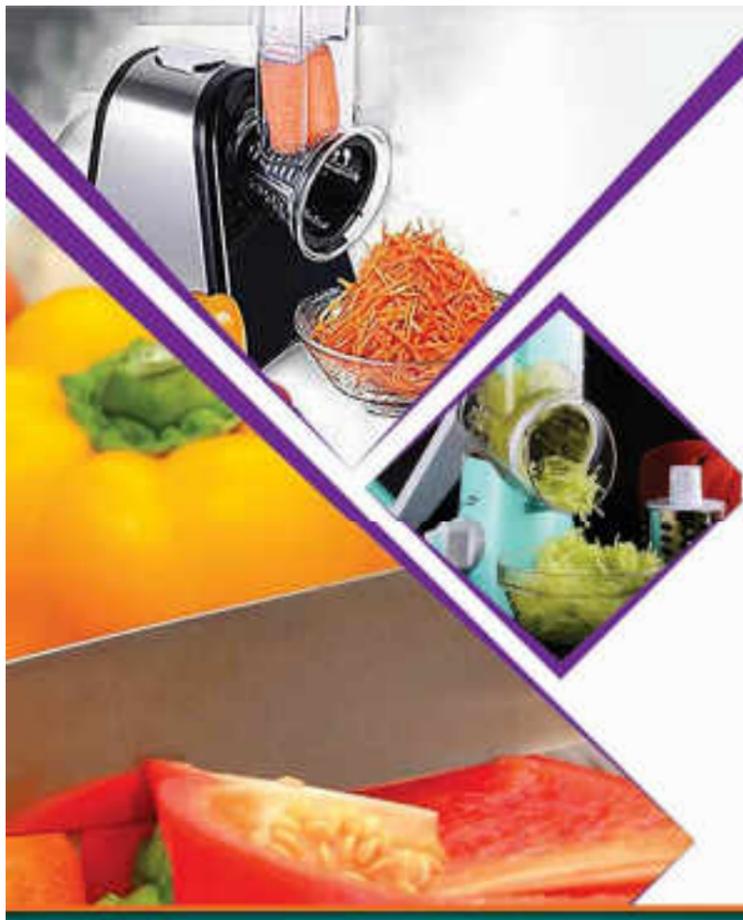
سبزیاں کاٹنے کی احتیاطیں

اُمِّ الخیر عطاریہ

سبزیاں اللہ پاک کی وہ پیاری نعمتیں ہیں کہ جن میں سے بعض کو کچا کھایا جاتا ہے تو بہت ساری کو پکا کر جبکہ کئی سبزیوں کو دونوں طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ سبزیوں کے استعمال میں چند احتیاطوں کو ضرور پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ یہاں ہم سبزیاں کاٹنے کی کچھ احتیاطوں کا ذکر کریں گے۔

سبزیاں کاٹنے سے پہلے کیا کرنا چاہئے ❁ سبزی کاٹنے کے لئے تیز دھار چُھری اور چاقو استعمال کریں ❁ سبزی کُھلے اور صاف برتن میں کاٹیں، عموماً شیلف پر بھی سبزی کاٹی جاتی ہے، لہٰذا شیلف پر سبزی کاٹنے سے پہلے اس کی صفائی کا اہتمام فرمالیں ❁ سبزی کو کاٹنے سے پہلے اچھی طرح دھو کر چھلنی میں ڈال کر دھوپ میں خشک کرلیں تاکہ اس پر سے جمی ہوئی مٹی اور زرعی ادویات وغیرہ کے اثرات زائل ہوجائیں، نیز کچھ سبزیاں ایسی ہیں کہ جنہیں کاٹنے کے بعد دھویا جاسکتا ہے مثلاً آلو، شلجم، کدو شریف، گوبھی، پیاز اور پالک وغیرہ، لہٰذا ان سبزیوں کو کاٹنے کے بعد ہی دھوئیں۔

اِسراف (فضول خرچی) سے بچا جائے بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ خواتین کی یا تو عادت ہوتی ہے یا جلد بازی میں ان کی اس طرف توجہ نہیں جاتی کہ وہ سبزیاں کاٹنے میں ضائع بہت کر رہی ہوتی ہیں۔ جیسے پیاز کاٹتی ہیں تو اُوپر اور نیچے کا حصّہ بہت زیادہ کاٹ دیتی ہیں، حالانکہ تھوڑا سا بھی کاٹ دیا جائے تو مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔ اسی طرح جلدی کرتے ہوئے بہت موٹے موٹے چھلکے اتارتی ہیں، جن میں سبزی کی موٹی تہ لگی رہ جاتی ہے یونہی پالک یا دھنیا جب کاٹتی ہیں تو اسکے چھوٹے چھوٹے پتے بے دریغ پھینک دیتی ہیں، اس سے بچا جائے کیونکہ یہ بھی نعمتیں ہیں، ان کو ضائع ہونے سے بچانا چاہئے۔ یونہی باقی سبزیوں میں بھی اس احتیاط کو مدِّ نظر رکھا جائے۔ یاد رکھئے! ایسا اسراف (یعنی ایسا ضیاع) جس میں مال کا ضائع ہونا پایا جائے، یہ حرام ہے۔

سبزیوں کو کاٹنے کا انداز کیا ہو؟ ہر کوئی اپنی اپنی پسند رکھتا ہے کہ سبزیوں کو کس طرح کاٹا جائے۔ کوئی کسی سبزی کو سلائس (Slice) میں کاٹنا پسند کرتا ہے، کوئی کیوبز میں یہ تو پسند پر انحصار (Depend) کرتا ہے۔ یہ کوئی معنی نہیں رکھتا لیکن ایک اہم چیز ضرور سمجھ لینی چاہئے کہ سبزیوں کو باریک کاٹیں یا موٹے ٹکڑوں میں، کاٹنے کا انداز پکنے کے دورانیے اور نتائج پر ضرور اثر انداز ہوگا۔ ظاہر ہے کہ باریک انداز میں کٹی ہوئی سبزی کو کم اور موٹے ٹکڑوں میں کٹی ہوئی سبزی کو زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔

سبزیاں کاٹنے کے مفید طریقے کھیرے، ککڑی اور شملہ مرچ کو لمبائی میں کاٹ کر کھانا مفید ہے۔ ٹماٹر سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے اسے ہمیشہ چار ٹکڑے کرکے کھائیں۔ بھنڈی، توری، لوکی وغیرہ قتلے (گول تراشے ہوئے ٹکڑے) کرکے پکائیں۔ بند گوبھی، کھیرا، ککڑی، پیاز، گاجر، شلجم اور چقندر کو کچا کھانا بھی مفید ہے۔ ہاں ان کو سلاد (salad) کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے جو بہت ہی اچھا ہے۔ ادرک، لہسن ہمیشہ چھوٹے ٹکڑے کرکے استعمال کریں بڑے ٹکڑے نہ ڈالیں۔ وہ سبزیاں جو چھلکے سمیت کھائی جاتی ہیں ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے ان کو چھلکوں سمیت ہی پکایا جائے ورنہ وٹامنز ضائع ہوجاتے ہیں۔ جیسے آلو، بینگن، کھیرا، توری، لوکی اور چقندر وغیرہ ان سبزیوں کے چھلکوں میں وٹامنز، منرلز، معدنیات و نمکیات وغیرہ کا خزانہ جمع ہوتا ہے۔

سبزیوں کی کٹنگ میں مشین کا استعمال سبزیاں کاٹنے کے لئے Multifunction Vegetable Cutting Dicer مشین وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس سے وقت تو بچ جاتا ہے تاہم ان اشیاء کو استعمال کرنے کے بعد ان کی صفائی بہت اہمیت رکھتی ہے اور بچوں کو بھی ایسی مشین سے دُور رکھا جائے۔ کٹنگ بورڈ کا استعمال کریں تو اس کی بھی صفائی کا خیال رکھیں۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

صحابی ابنِ صحابی حضرت سیّدُنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کا سلسلۂ نسب پانچویں پشت میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مل جاتا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ 6 ہجری میں صلحِ حُدیبیہ کے بعد دولتِ ایمان سے مالامال ہوئے مگر اپنا اسلام ظاہر نہ کیا۔ پھر فتحِ مکّہ کے عظمت والے دن والدِ ماجد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اس کا اظہار کیا تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مرحبا فرمایا۔ (طبقاتِ ابن سعد، 7/285) **حُلیۂ مبارکہ** حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ گورے رنگ اور لمبے قد والے تھے، چہرہ نہایت وجیہ اور رُعب و دبدبے والا تھا۔ زرد خضاب استعمال فرمانے کی وجہ سے یوں معلوم ہوتا کہ داڑھی مبارک سونے کی ہے۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، 4/308) **فضائل و مناقب** آپ رضی اللہ عنہ کے اوصاف و کارنامے اور فضائل و مناقب کتبِ احادیث و سِیَر اور تواریخِ اسلام کے روشن اوراق پر نور کی کرنیں بکھیر رہے ہیں۔ آپ کو کتابتِ وحی کے ساتھ ساتھ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خُطوط تحریر کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ (معجم کبیر، 5/108، حدیث: 4748) **دعائے مصطفٰے** کئی مرتبہ مصطفٰے کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعاؤں سے نوازا کبھی علم و حِلم کی یوں دعا دی: اے اللہ! معاویہ کو علم اور حلم (بردباری) سے بھر دے۔ (تاریخ کبیر، 8/68، حدیث: 2624) کبھی ہدایت کا روشن ستارہ یوں بنایا: یااللہ! معاویہ کو ہدایت دینے والا، ہدایت پر قائم رہنے والا اور لوگوں کے لئے ذریعۂ ہدایت بنا۔ (ترمذی، 5/455، حدیث: 3868) کبھی نوازشوں کی بارش کو یوں برسایا: اے اللہ! معاویہ کو حساب و کتاب کا علم عطا فرما اور اس سے عذاب کو دور فرما۔ (مسند احمد، 6/85، حدیث: 17152) کبھی خاص مجلس میں ان کی عظمت پر یوں مہر لگائی: معاویہ کو بلاؤ اور یہ معاملہ ان کے سامنے رکھو، وہ قوی اور امین ہیں۔ (مسند بزار، 8/433، حدیث: 3507) کبھی سفر میں خدمت کا شرف بخشا اور وضو کرتے ہوئے نصیحت فرمائی: معاویہ! اگر تم کو حکمران بنایا جائے تو اللہ پاک سے ڈرنا اور عدل و انصاف کا دامن تھام کر رکھنا۔ (مسند احمد، 6/32، حدیث: 16931) **اوصافِ مبارکہ** حضرت سیّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اخلاص اور عہد و وفا، علم و فضل اور فقہ و اجتہاد، حسنِ سلوک، سخاوت، تقریر و خطابت، مہمان نوازی، تحمل و بُردباری، غریب پروری، خدمتِ خَلق، اطاعتِ الٰہی، اتباعِ سنّت، تقویٰ اور پرہیز گاری جیسے عمدہ اوصاف سے مُتَّصِف تھے۔ **بُردباری** ایک مرتبہ ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے سخت کلامی کی مگر آپ نے خاموشی اختیار فرمائی، یہ دیکھ کر کسی نے کہا: اگر آپ چاہیں تو اسے عبرت ناک سزا دے سکتے ہیں، فرمایا: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میری رِعایا میں سے کسی کی غلطی کی وجہ سے میرا حِلم (یعنی قوت برداشت) کم ہو۔ (حلم معاویہ لابن ابی الدنیا، ص: 22) **اصلاحِ نفس کا جذبہ** آپ رضی اللہ عنہ اپنے کام کو سنوارنے کے ساتھ ساتھ اپنی اصلاح کا جذبہ بھی رکھتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا کو مکتوب روانہ کیا کہ مجھے وہ باتیں لکھ دیں جن میں میرے لئے نصیحت ہو۔ (ترمذی، 4/186، حدیث: 2422 مختصراً) **فرمانِ مولیٰ مشکل کُشا** جنگِ صِفّین کے بعد امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الکریم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: معاویہ کی حکومت کو ناپسند نہ کرو کہ اگر وہ تم میں نہ رہے تو تم سَروں کو

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

کندھوں سے ایسے ڈھلکتے ہوئے دیکھو گے جیسے اندرائن (پھل)۔ (یعنی تم اپنے دشمن کے سامنے نہیں ٹھہر سکو گے)۔(مصنف ابن ابی شیبہ،8/724، رقم: 18) **شیرِ خدا سے محبّت** حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکَرِیم کی شہادت کی خبر سُن کر آپ نے حضرت سیِّدُنا ضرار رضیَ اللہُ عنہ سے فرمایا: میرے سامنے حضرت علیُّ المرتضیٰ (کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکَرِیم) کے اوصاف بیان کریں۔ جب حضرت ضرار رضیَ اللہُ عنہ نے حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکَرِیم کے اوصاف بیان کئے تو آپ رضیَ اللہُ عنہ کی آنکھیں بھر آئیں اور داڑھی مبارک آنسوؤں سے تَر ہوگئی، حاضرین بھی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگے۔(حلیۃ الاولیاء،1/126 مختصراً) **اہلِ بیت کی خدمت** حضرت سیِّدُنا امام حُسین رضیَ اللہُ عنہ کو بیش قیمت نذرانے پیش کرنے کے باوجود آپ ان سے مَعْذِرَت کرتے اور کہتے: فی الحال آپ کی صحیح خدمت نہیں کر سکا آئندہ مزید نذرانہ پیش کروں گا۔(کشف المحجوب، ص77 ماخوذاً) **کعبہ میں نماز** جب آپ رضیَ اللہُ عنہ مکۂ مُکرَّمہ میں داخل ہوئے تو حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رضیَ اللہُ عنہما سے سوال کیا: نبیِّ کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کعبہ میں کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا: دیوار سے دو یا تین ہاتھ کا فاصلہ رکھ کر نماز پڑھ لیجئے۔(اخبار مکۃ للازرقی،1/378) **موئے مبارک کا دھووَن پیا** ایک بار آپ رضیَ اللہُ عنہ مدینۂ مُنوَّرہ تشریف لائے تو حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضیَ اللہُ عنہا کی خدمتِ عالیہ میں آدمی بھیجا کہ آپ کے پاس رحمتِ عالَم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِدا (یعنی چادر) مُقدّسہ اور موئے مبارک ہیں، میں ان کی زیارت کرنا چاہتا ہوں، حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضیَ اللہُ عنہا نے وہ دونوں مُتبرَّک چیزیں بھجوادیں۔ آپ رضیَ اللہُ عنہ نے حصولِ بَرَکت کے لئے چادر مبارک کو اوڑھ لیا پھر ایک برتن میں موئے مبارک کو غسل دیا اور اس غُسالَہ کو پینے کے بعد باقی پانی اپنے جسم پر مَل لیا۔(تاریخ ابن عساکر،59/153) **وصالِ مبارک** آپ رضیَ اللہُ عنہ کے پاس حضور سیِّدِ عالَم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تبرُّکات میں سے اِزار (تہبند) شریف، ردائے اقدس، قمیصِ اطہر، موئے مبارک اور ناخنِ بابرکت کے مقدّس تراشے تھے، تبرّکات سے برکات حاصل کرنے اور اہلِ بیت و صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی خدمت کا سلسلہ جاری و ساری تھا کہ وقت نے سفرِ زندگی کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان کر دیا چنانچہ بوقتِ انتقال وصیّت کی کہ مجھے حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِزار شریف و ردائے اقدس و قمیصِ اطہر میں کفن دینا، ناک اور منہ پر موئے مبارک اور ناخنِ بابرکت کے تراشے رکھ دینا اور پھر مجھے اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن کے رحم پر چھوڑ دینا۔(تاریخ ابن عساکر، 59/229تا231) کاتبِ وحی، جلیلُ القدر صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رضیَ اللہُ عنہ نے 22رجب المرجب[1] 60ھ میں 78سال کی عمر میں داعیِ اَجل کو لبیک کہا۔(معجم کبیر،19/305، رقم: 679، استیعاب، 3/472) حضرت سیِّدُنا ضَحّاک بن قَیس رضیَ اللہُ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھانے کا شرف حاصل کیا جبکہ دِمَشق کے بابُ الصغیر کو آخری آرام گاہ ہونے کا اعزاز بخشا گیا۔(الثقات لابن حبان،1/436) **بدگوئی سے توبہ** شمسُ الائمہ امام سَرَخْسی رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات:483ھ) نے مبسوط میں یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ پہلے پہل امام جلیل محمد بن فضل الکماری رحمۃُ اللہِ علیہ (سالِ وفات: 381ھ) حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رضیَ اللہُ عنہ کے خلاف بدگوئی اور عیب جوئی میں مبتلا ہوگئے تھے پھر ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ان کے منہ سے لمبے لمبے بال نکل کر پاؤں تک لٹک گئے ہیں اور وہ ان بالوں کو اپنے پاؤں میں روندتے چلے جارہے ہیں جبکہ زبان سے خون جاری ہے جس سے ان کو سخت تکلیف اور اذیت ہو رہی ہے، بیدار ہونے کے بعد انہوں نے تعبیر بتانے والے سے اس کی تعبیر پوچھی تو اس نے کہا: آپ کِبار صحابہ علیہمُ الرِّضوان میں سے کسی صحابی کی بدگوئی اور ان پر طعن کرتے ہیں، اس فعل سے بچئے اور اجتناب کیجئے۔ چنانچہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اس سے فوراً تائب ہوگئے۔(المبسوط، جز:24، 12/57)

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی　　صدیق و عمر بھی جنّتی جنّتی
عثمانِ غنی جنّتی جنّتی　　فاطمہ و علی جنّتی جنّتی
حسن و حسین بھی جنّتی جنّتی　　امیرِ معاویہ بھی جنّتی جنّتی

(1) 4 اور 15 رجب المرجب بھی مروی ہے۔

ملفوظاتِ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

سید ریحان علی عطاری مدنی

اللہ کریم کے جن نیک بندوں نے اصلاحِ اُمّت اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کیں، ان میں ایک بڑا نام سلطانُ الہند، خواجہ غریب نواز حضرت سیّد معینُ الدّین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ آپ کی ولادت 537 ہجری کو سیستان (موجودہ ایران) کے علاقہ ”سَنجر“ میں ہوئی۔ (اقتباس الانوار، ص345) آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً 81 سال راہِ خدا میں علم کے حصول اور مخلوقِ خدا کی اصلاح میں گزارے اور کئی کتابیں بھی تحریر فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 6 رجب المرجب 633 ہجری کو ہوا۔ (فیضانِ خواجہ غریب نواز، ص17، 25) خوش نصیب مسلمان ہر سال 6 رجب المرجب کو **چھٹی شریف** کے نام سے آپ کا عُرس مناتے اور ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں عُرسِ خواجہ غریب نواز اہتمام کے ساتھ منایا جاتا ہے، رجب المرجب کے پہلے 6 دنوں میں روزانہ 6 مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا ہے، ان ایّام میں ملک و بیرونِ ملک یہ مدنی مذاکرے دیکھے جانے کے ساتھ ساتھ ہزاروں عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں حاضر ہو کر فیضانِ خواجہ غریب نواز کی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ 6 رجب المرجب کو دُنیا بھر میں باقاعدہ ”اجتماعِ یومِ غریب نواز“ کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔

خواجہ غریب نواز کے ملفوظات حضرت سیّدنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مریدِ صادق اور خلیفۂ اکبر حضرت خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد کے ملفوظات پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جس کا نام ”دلیل العارفین“ رکھا۔ اس کتاب میں سے حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ملاحظہ کیجئے۔ ❁ نماز تمام مقامات سے بڑھ کر مقام ہے۔ نماز حق تعالٰی سے ملاقات کا وسیلہ ہے۔ (دلیل العارفین، ص75) ❁ وہ لوگ کیسے مسلمان ہیں جو فرض نماز میں اس قدر تاخیر کرتے ہیں کہ نماز کا وقت ہی گزر جاتا ہے (اور پھر قضا پڑھتے ہیں) ان کی مسلمانی پر 20 ہزار مرتبہ افسوس ہے جو مولا کریم کی عبادت میں کوتاہی کرتے ہیں۔ **حکایت** ایک دفعہ یوں ارشاد فرمایا کہ میرا گزر ایک ایسے شہر سے ہوا جہاں کے لوگ وقت سے پہلے ہی نماز کے لئے تیار ہو جاتے اور بَروقت نماز کی ادائیگی کرتے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ہم جلد ہی نماز کی تیاری نہیں کریں گے تو ہو سکتا ہے اس کا وقت نکل جائے پھر کل قیامت کے روز کس طرح یہ منہ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دکھا سکیں گے؟ (دلیل العارفین، ص83) ❁ نماز ایک امانت ہے جو اللہ پاک نے اپنے بندوں کے سپرد کی ہے، لہٰذا بندوں پر لازم ہے کہ وہ اس امانت میں کسی قسم کی خیانت نہ کریں۔ (دلیل العارفین، ص83) جو شخص قراٰنِ مجید کو دیکھتا ہے اللہ کریم کے فضل سے اس کی بینائی تیز ہو جاتی ہے، اس کی آنکھ نہ دُکھتی ہے نہ خشک ہوتی ہے۔ (دلیل العارفین، ص92) ❁ جس نے جو کچھ پایا خدمتِ مرشد سے پایا۔ پس مُرید پر لازم ہے کہ پیر کے فرمان سے ذرّہ برابر بھی تجاوز نہ کرے۔ پیر صاحب جو کچھ اسے نماز، تسبیح اور اوراد وغیرہ کے بارے میں فرمائیں، اسے غور سے سُنے اور اس پر عمل کرے کیونکہ پیر، مُرید کو سنوارنے کے لئے اور اسے کمال تک پہنچانے کے لئے عمل کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ (دلیل العارفین، ص75)
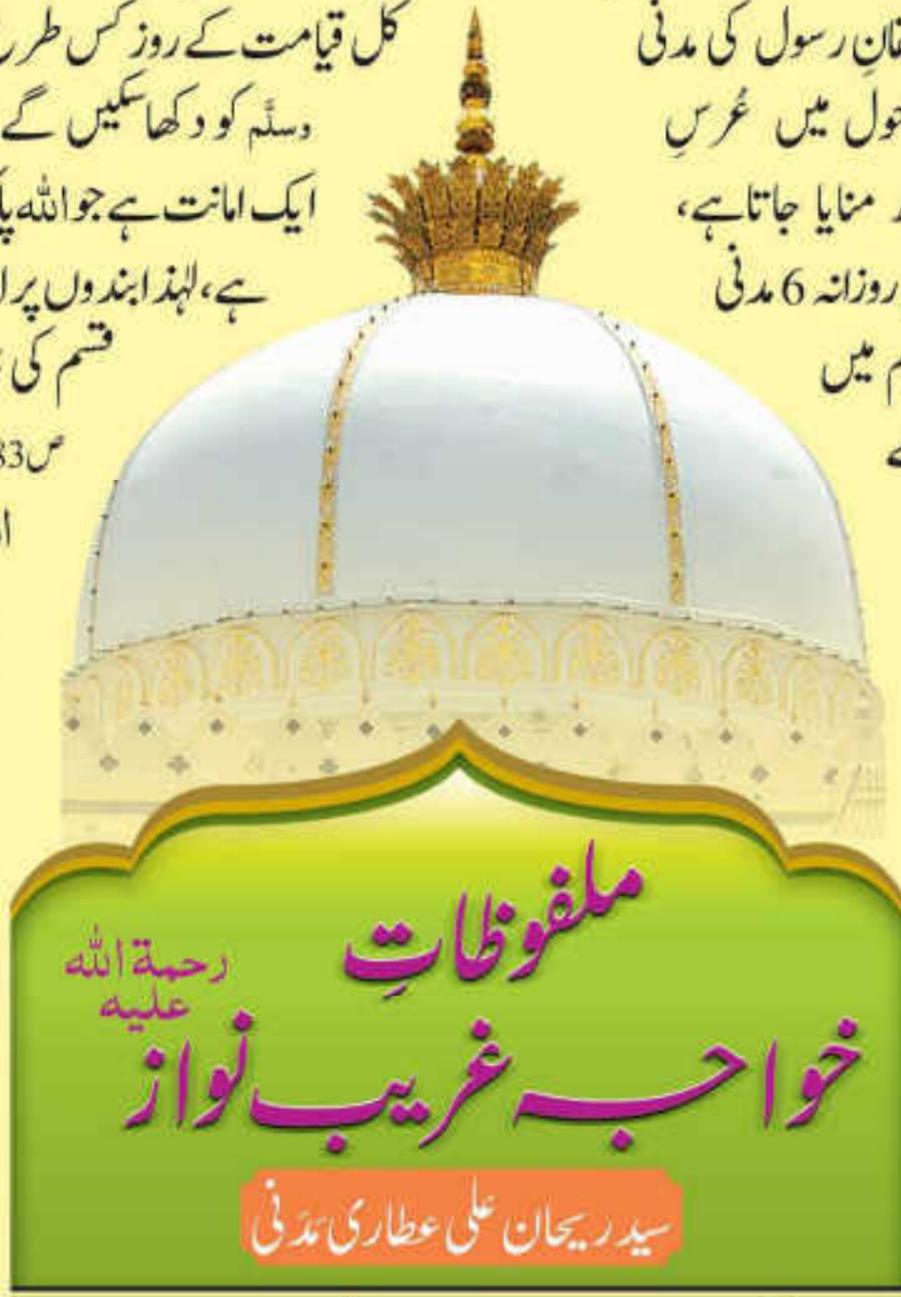
اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مزارشریف حضرت نعمت اللہ شاہ

مزارشریف حضرت ابراھیم داؤد بندگی

ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی*

رجبُ المرجّب اسلامی سال کا ساتواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عُظّام اور عُلَمائے اسلام کا یومِ وصال یا عرس ہے، ان میں سے 39 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رجب المرجب 1438ھ اور 1439ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا، مزید 15 کا تعارُف ملاحَظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

(1) حضرت سیّدُنا عبدُاللہ ذُوالْبِجَادَیْن مُزَنی رضی اللہ عنہ یتیم تھے، چچانے پرورش کی، اسلام قبول کیا تو چچانے ناراض ہو کر سب کچھ چھین لیا، بدن پر صرف دو چادریں تھیں اسی وجہ سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ذُوالْبِجَادَیْن (دو چادروں والے) کا لقب عطا فرمایا، تلاوتِ قراٰن سے شغف رکھتے تھے، رجب 9ھ کو غزوۂ تبوک میں بخار کی وجہ سے فوت ہوئے، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبر میں اُتارا اور ان کے لئے قابلِ رشک دُعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ اَمْسَیْتُ عَنْہُ رَاضِیاً فَارْضَ عَنْہُ یعنی اے اللہ! میں اس سے راضی ہو چکا ہوں، پس تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (مسند بزار، 5/122، حدیث:1706، المنتظم، 3/377، سیرت ابن ہشام، ص519)

(2) حضرت سیّدُنا ابو عبدالرّحمٰن حارث بن ہِشام مخزومی رضی اللہ عنہ فتحِ مکّہ کے دن ایمان لائے۔ آپ معزز، مکرم، شریف، بہادر، نڈر، مجاہد، شہید اور صحابی ہیں۔ آپ کا شمار قبلِ اسلام اور بعدِ اسلام معززینِ مکّہ میں ہوتا ہے۔ آپ کی شہادت جنگِ یرموک میں رجب 15 ہجری کو ہوئی۔ (اسد الغابۃ، 1/514، 515)

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام

(3) طاؤسُ الفقراء حضرت سیّدُنا خواجہ ابو نصر عبدُاللہ سراج طوسی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت طوس (صوبہ خُراسان) ایران میں ہوئی اور یہیں رجب 378ھ میں وصال فرمایا۔ آپ عالِمِ باعمل، زاہدِ زمانہ، شیخِ طریقت اور مصنّفِ کُتُب ہیں۔ علمِ تصوف کی پہلی کتاب "اللمع" آپ ہی کی تصنیف ہے۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، 8/452)

(4) شمسُ الصوفیاء حضرت خواجہ سیّد قطبُ الدّین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 430ھ کو ضلع چشت (صوبہ ہرات) افغانستان میں ہوئی اور یہیں یکم رجب 537ھ کو وصال فرمایا۔ مزار دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ آپ سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے عظیم المرتبت شیخ، علم و تقویٰ کے جامع، قطبِ وقت، صاحبِ تصنیف اور اکابر اولیا سے ہیں۔ منہاجُ العارفین آپ کی کتاب ہے۔ (المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص248، تحفۃ الابرار مترجم، ص57)

(5) سلطانُ الفقراء سیّد نورُ الدّین نعمت اللہ ولی کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 731ھ حلب شام میں ہوئی اور 22 رجب 834ھ کو ماہان (صوبہ کرمان) مشرقی ایران میں وصال فرمایا، یہاں عالیشان مزار ہے۔ "قصیدہ شاہ نعمت اللہ" حیرت انگیز انکشافات کا مجموعہ ہے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 22/415)

(6) مرشد شاہ ابو المعالی حضرت سیّد محمد ابراہیم داؤد بندگی کرمانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 919ھ سیت پور (تحصیل علی پور، ضلع مظفر گڑھ) پاکستان میں ہوئی۔ آپ ولیِ کامل، متوکل، فیاض، صاحبِ مجاہدہ و کشف و کرامات اور گوشہ نشین جلیلُ القدر قادری بزرگ تھے۔ سینکڑوں غیر مسلموں کو دائرۂ اسلام میں داخل کیا۔ 27 رجب 982ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک شیر گڑھ (نزد چونیاں) ضلع اوکاڑہ پاکستان میں مرجعِ خلائق ہے۔ (مقاماتِ داؤدی، ص5 تا 11، وفیات الاخیار، ص38)

(7) قطبِ زمانہ حضرت شیخ نظام الدّین فاروقی تھانیسری بلخی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت نویں صدی ہجری میں تھانیسر (دہلی) ہند میں ہوئی اور 28 رجب 1035 یا 1036 ہجری کو بلخ (صوبہ بلخ) افغانستان میں وصال فرمایا۔ آپ شیخِ طریقت، ولیِ کامل اور صاحبِ تصنیف و کرامات تھے۔ (اقتباس الانوار، ص698)

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، بابُ المدینہ کراچی

مزار شریف حضرت منعم پاک
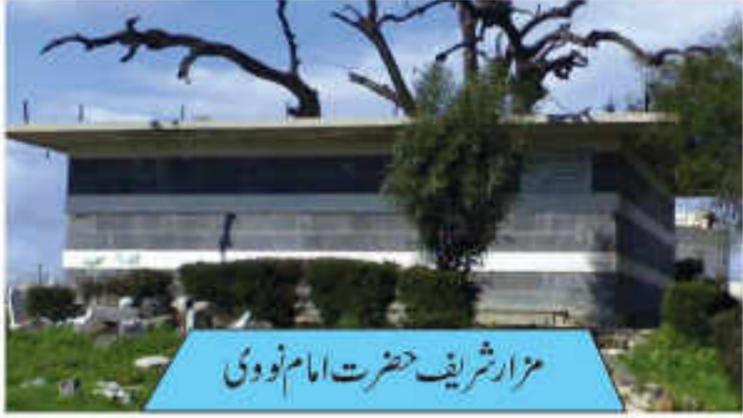
مزار شریف حضرت امام نووی

مزار شریف بحر العلوم حضرت علامہ عبد العلی قادری

8 شیخ المشائخ حضرت مخدوم محمد منعم پاک باز قادری ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پچنا (نزد شیخ پور ضلع مونگیر صوبہ بہار) ہند میں ہوئی اور 11 رجب 1185ھ کو وصال فرمایا، مزار میتن گھاٹ پٹنہ (صوبہ بہار) ہند میں ہے۔ آپ عظیم شیخ طریقت ہیں پاک و ہند، بنگلا دیش، برما اور سری لنکا میں آپ کے سلسلے کی خانقاہوں کی تعداد 200 ہے۔ (تذکرۃ الصالحین، ص52تا54) 9 قطبِ زمانہ، حضرت سیّد احمد بن ادریس فاسی عرائشی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بارھویں صدی ہجری میں میسورا (مضافات فاس) المغرب (مراکش) میں ہوئی اور 21 رجب 1253ھ کو شمالی یمن کے قریب شہر صبیا (صوبہ جازان) عرب شریف میں وصال فرمایا۔ آپ امام العلماء و الاولیاء، صاحب العلم و التدریس، بانیِ سلسلہ ادریسیہ احمدیہ اور اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ (العقد النفیس، ص3تا7، جامع کراماتِ اولیا، 2/447) **علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام** 10 امام الفقہاء حضرت سیّدُنا امام ابو الحسین احمد قُدُورِی بغدادی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 362ھ کو بغداد عراق میں ہوئی اور 5 رجب 428ھ کو بغداد میں وصال فرمایا، مزار شارعِ منصور بغداد عراق میں ہے۔ آپ جید عالم، زاہدِ زمانہ، مجتہدِ مقید (صاحبِ تخریج و ترجیح) اور محدثِ وقت تھے۔ تصانیف میں کتاب تجرید (7 جلدیں) اور مختصر القدوری مشہور ہیں۔ (حدائق الحنفیہ، ص216، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص40) 11 فخر الاسلام امام ابو الحسن علی بَزدَوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 400ھ کو بزدوہ (نزد نخشب / قرشی) ازبکستان میں ہوئی۔ 5 رجب 482ھ کو کش (نزد نخشب / قرشی) میں وصال فرمایا۔ آپ شیخ الحنفیہ، عالمِ باعمل، ماہرِ علوم و فنون اور مجتہد فی المسائل ہیں۔ تصانیف میں اصولِ بزدوی (کنز الوصول الی معرفۃ الاصول) یادگار ہے۔ (حدائق الحنفیہ، ص228، اصول البزدوی، ص377) 12 مَلِکُ العلماء حضرت سیّدُنا علاءُ الدّین ابو بکر بن مسعود کاسانی حلبی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت چھٹی صدی ہجری میں کاسان (موجودہ قازان) اُزبکستان میں ہوئی۔ 10 رجب 587ھ کو حلب شام میں وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، عظیم فقیہِ حنفی، امامِ زمانہ، امیرِ کاسان، استاذُ الفقہاء اور صاحبِ تصنیف تھے۔ فقہِ حنفی کی بہترین کتاب "بَدَائِعُ الصَّنَائِع فِی تَرْتِیْبِ الشَّرَائِع" آپ کی تصنیف کردہ ہے۔ (حدائق الحنفیہ، ص256، الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ص69، بدائع الصنائع، 1/9) 13 شیخُ الاسلام امام محیُ الدّین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نَوَوِی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 631ھ میں نویٰ (مضافاتِ شہر حوران) شام میں ہوئی اور یہیں 24 رجب 676ھ کو وصال فرمایا۔ آپ محدثِ کبیر، فقیہ و مُحَرِّرِ فقہِ شافعی، ماہرِ علمِ لغت، زہد و تقویٰ کے جامع، تقریباً 40 کتب کے مصنف اور مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ پاک و ہند میں آپ کی کتب "ریاض الصالحین" اور "شرح صحیح مسلم" مشہور ہیں۔ (دلیل الفالحین، 1/11تا21) 14 صاحبِ بحر الرائق حضرت سیّدُنا شیخ ابنِ نُجَیم زین العابدین بن ابراہیم مصری حنفی خلوتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 926ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں 8 رجب المرجب 970ھ کو وصال فرمایا۔ فقہ اور اصولِ فقہ سمیت تمام علوم کے جامع، استاذُ العلماء، مصنّفِ کتب اور مفتیِ اسلام تھے۔ (البحر الرائق، 1/5، الطبقات السنیہ، 1/289) 15 بحر العلوم علّامہ عبد العلی محمد فرنگی محلی حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت فرنگی محل لکھنو (یوپی) ہند میں 1142ھ کو ہوئی اور 12 رجب 1225ھ کو وصال فرمایا، تدفین مدراس (جنوبی ہند) کی مسجد والا شاہی کے پہلو میں ہوئی۔ آپ بانیِ درسِ نظامی علّامہ نظامُ الدّین سہالوی کے لختِ جگر، جامعِ علومِ عقلیہ و نقلیہ، استاذُ العلماء، فَوَاتِحُ الرَّحَمُوْت بِشَرْحِ مُسَلَّمِ الثُّبُوْت سمیت کثیر کتب کے مصنف اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے ہیں۔ (تذکرہ علمائے فرنگی محلی، ص137تا141)

تذکرۂ صالحین

عُمَرِ ثانی

محمد امجد عطاری مدنی*

نرم و ملائم لباس، عمدہ سواری، اعلیٰ خوشبوئیں، چاروں طرف اِشارے کے منتظر خدّام، شاہانہ طرزِ زندگی، مال و دولت کی فراوانی، ہر طرح کا عیش و آرام یہ سب کچھ چھوڑنا اتنا آسان نہیں، مگر ایک شخص نے خوفِ خدا اور آخرت سنوارنے کے لئے دنیا کی ان لذّتوں کو ٹھوکر ماردی، حکمرانِ وقت ہونے کے باوجود فقیرانہ طرزِ زندگی اختیار کر کے رہتی دنیا تک ایک مثال قائم کر دی۔ میری مُراد تاریخِ اسلام کے قابلِ فخر اور لائقِ اتباع خلیفہ و حکمران حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ خلیفہ کا منصب سنبھالنے سے پہلے شاہانہ زندگی بسر کیا کرتے تھے مگر ظلم و جبر اور حق تلفی اس میں بھی نہ تھی، جب خلیفہ بنے تو زندگی کا رنگ ہی بدل گیا، آپ کی خلافت کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں: **شاہی سواری اور خیمے سے انکار** سابق خلیفہ کی تدفین سے واپسی پر آپ کو عمدہ نسل کے خچر اور تُرکی گھوڑے پیش کئے گئے پوچھا: یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی: شاہی سواریاں ہیں، ان پر خلیفہ ہی سوار ہوتا ہے، آپ قبول فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: میرے لئے میرا خچر ہی کافی ہے، انہیں مسلمانوں کے بیتُ المال میں جمع کروادو۔ یونہی آپ کی نشست کے لئے شاہی خیمے اور شامیانے لگائے گئے تو فرمایا: انہیں بھی بیتُ المال میں جمع کروادو حتّٰی کہ جب اپنے ذاتی خچر پر سوار ہو کر شاہی قالینوں تک پہنچے تو ان کو پاؤں سے ہٹا کر نیچے چٹائی پر بیٹھ گئے اور ان بیش قیمت قالینوں کو بھی بیتُ المال میں جمع کروادیا۔ (سیرتِ ابن عبدالحکم، ص33) **خلیفہ بننے کے بعد آپ کی کیفیت** آپ نے خلیفہ بننے کے بعد اپنی ساری زمینیں، غلام، کنیزیں، لباس، خوشبوئیں اور دیگر سامان بیچ کر ساری رقم راہِ خدا میں خرچ کر دی، یہاں تک کہ آپ کی ترغیب پر آپ کی سعادت مند بیوی نے بھی اپنے زیورات بیتُ المال میں جمع کروادیئے۔ گھریلو اخراجات کے لئے روزانہ صرف دو دِرہم وظیفہ لیتے اور مرتے دم تک بیتُ المال سے کبھی کوئی چیز ناحق نہیں لی، خلیفۂ وقت کی بیوی نے گھر کے لئے کوئی ملازمہ نہ رکھی بلکہ سارے کام خود کرتیں۔ (سیرتِ ابن عبدالحکم، ص124، سیرت ابن جوزی، ص186 ملتقطاً) **خلیفۂ وقت کا لباس** خلیفہ بننے سے قبل نہایت بیش قیمت لباس پہنتے تھے، خود فرماتے ہیں: "جب میرے کپڑوں کو لوگ ایک مرتبہ دیکھ لیتے تو میں سمجھتا اب یہ پُرانا ہو گیا ہے۔" بسا اوقات ایک ہزار دِینار کا عمدہ جُبّہ خریدا جاتا تو فرماتے: کاش! یہ کھردرا نہ ہوتا مگر جب تختِ خلافت کو زینت بخشی تو اپنی زینت ترک کر دی اور آپ کیلئے پانچ دِرہم کا معمولی سا کپڑا خریدا جاتا تو فرماتے: کاش! یہ نرم نہ ہوتا تو کتنا اچھا تھا۔ (سیرت ابن جوزی، ص172، احیاء العلوم، 3/897) **ناجائز قبضے ختم کروائے** سابق خلیفہ کے بیٹے رَوح نے چند مسلمانوں کی دکانوں پر قبضہ کر رکھا تھا۔ ان کی شکایت پر حضرت سیّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حکم دیا کہ ان کی دکانیں واپس کر دو اور اپنے پولیس افسر سے فرمایا: اگر یہ دکانیں واپس کر دے تو ٹھیک ورنہ سزائے موت دے دینا۔ چنانچہ اس نے ناجائز قبضہ چھوڑ کر دکانیں اصل مالکوں کو لوٹا دیں۔ (سیرت ابن عبد الحکم، ص52) **محتاجوں کی خیر خواہی** اندھوں، محتاجوں، فالج کے مریضوں اور اپاہجوں کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وظائف مقرر فرمائے بلکہ ان کے روزمرّہ کے کاموں کے لئے انہیں غلام بھی دیئے، حتّٰی کہ غیر شادی شدہ افراد کی شادیاں کروائیں، مقروضوں کے قرض اتارے اور کسی بھی شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے کی خیر خواہی کو فراموش نہیں کیا۔ **عوامی خوشحالی** الغرض آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اڑھائی سالہ دورِ خلافت میں ظلم و ناانصافی اور کرپشن کا سدِّباب کر کے عدل و انصاف اور عوامی خدمت کی ایسی مثال قائم کر دی کہ اگر کوئی صدقہ دینا چاہتا تو صدقہ لینے والا کوئی نہ ملتا، یہاں تک کہ جو لوگ آپ کی خلافت سے پہلے صدقہ لیا کرتے تھے وہ خوش حال ہو کر خود صدقہ دینے کے قابل ہو گئے۔

(سیرت ابن عبد الحکم، ص106، طبقات ابن سعد، 5/268)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

دنیا کے سفر میں موت کی یاد!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 25 ربیعُ الآخر 1440ھ کو ایک صوتی پیغام میں ارشاد فرمایا: اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس وقت میں مُلک سے باہر جانے کیلئے مَطار (یعنی ائیر پورٹ) کی طرف جارہا ہوں، سفر کے آداب میں سے ایک اَدب یہ ہے کہ جب سفر کیا جائے تو دنیا سے رُخصت ہونے کا سفر (یعنی موت کو) بھی پیشِ نظر رکھا جائے، کہ کبھی نہ کبھی میرا دنیا سے سفر ہو ہی جائے گا۔ اللہ کرے کہ ایمان و عافیت کے ساتھ بصورتِ شہادت مدینۂ منورہ زادھَا اللّٰہُ شرفاً وَّ تعظیماً میں زیرِ گنبدِ خضرا محبوبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلووں میں آخرت کا سفر ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سکرات میں گر رُوئے محمد پہ نظر ہو   ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص120)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مدنی چینل! دیکھتے رہئے!

کرکٹر سعید اجمل کی دلجوئی

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے الحاج محمد سعید اجمل کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

غلام زادہ حاجی عبید رضا نے مجھے آپ سے ملاقات کی تفصیلات بتائیں۔ اللہ پاک آپ کو عافیت نصیب کرے، صحتوں راحتوں بھری طویل زندگی عطا کرے، اٰمین۔ مجھے پتا ہے کہ آپ کے خاندان والے دعوتِ اسلامی سے محبت کرتے ہیں اور پہلے آپ لوگ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بھی آئے تھے۔ آپ کے بھائی بھی باشرع ہیں، آپ کے خاندان کا ایک فرد جامعۃُ المدینہ میں بھی پڑھتا ہے اور آپ کے خاندان کے کچھ بچے بھی دارُ المدینہ میں پڑھتے ہیں، مَا شَآءَ اللہ۔ آپ کے مدنی قافلے کے سفر کا اُدھار ابھی باقی ہے اور بابُ المدینہ بھی بڑے عرصے سے آپ کی تشریف آوری نہیں ہوئی ہے، اب تو میں مُلک سے باہر آگیا ہوں، اللہ کرے کہ میں بابُ المدینہ حاضر ہوں اور آپ کی بھی کوئی ترکیب بَن جائے۔ بہر حال آپ ابھی تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کرلیجئے اور پھر ممکن ہو تو پچیس گھنٹے کے لئے بابُ المدینہ کی ترکیب بنالیجئے گا۔ آپ کے ساتھ حاجی آصف ہوتے ہیں تو ان کو بھی میرا بہت بہت سلام کہئے گا، گھر میں سب کو سلام کہئے گا۔ حاجی رضا نے بتایا کہ ہفتہ وار مدنی رسائل پڑھنے کی بھی آپ نے نیّت کی ہے تو مدنی رسائل بھی آپ دونوں پڑھتے رہیں اور جو باقی رہ گئے ہیں تو وہ بھی قضا کرلیں یعنی پڑھ لیں۔ حاجی رضا نے یہ بھی بتایا کہ مَاشَآءَ اللہ آپ مدنی رسائل بھی بانٹتے رہتے ہیں۔ یہ بھی خوشی کی بات ہے، اللہ پاک استقامت نصیب فرمائے، اللہ کریم آپ کی، حاجی آصف کی خدمات قبول کرے، بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جوابی صوتی پیغام میں سعید اجمل کا اظہارِ مسرت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! پیارے باپا جان آپ کا وائس میسج مجھے ملا، بڑی خوشی ہوئی، آپ ہمارے پیر و مرشد ہیں اور آپ کا حکم ہمارے سَر آنکھوں پر، آپ نے جو میسج میں مجھے کہا کہ مدنی قافلے کا سفر نہیں ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس ماہ کے اندر اندر نہیں تو اگلے ماہ، میں ضَرور مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔ مدنی رسائل کا میں نے گھر میں بھی کہہ دیا ہے اور میں خود بھی اِنْ شَآءَ اللہ اس پر عمل کروں گا اور اس کو روزانہ کی بنیاد پر تھوڑا تھوڑا کرکے پڑھوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ باقی ساری چیزیں بھی پوری ہوجائیں گی، جَزَاکَ اللہُ خَیْراً۔ اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ میں جلدی آپ کے پاس کراچی بھی آؤں گا، آپ سے دعاؤں کی گزارش ہے کہ گنہگار ہوں میرے لئے دعا کیجئے گا۔ آپ سفر پر ہیں پلیز میرے لئے اور میری فیملی کیلئے دعا فرمایئے گا۔

اشعار کی تشریح

ابو الحسان عطاری مدنی*

1

اُنگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری، جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری، تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

الفاظ و معانی تشنے: پیاسے۔ سیراب: جس کی پیاس بجھ جائے۔

شرح اللہ کریم نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسی پیاری پیاری اُنگلیاں عطا فرمائی ہیں، جن سے رحمت و کرم کے دریا جاری ہو جاتے ہیں۔ جب آپ پانی کی کمی کی وجہ سے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو پریشان پاتے تو غم خواری کا جذبہ جوش پر آتا، مبارک اُنگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہوتا اور پیاسے سیراب ہو جاتے۔ اس شعر میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدّس اُنگلیوں سے پانی جاری ہونے کے معجزے کی طرف اشارہ ہے جو کئی مرتبہ ظاہر ہوا۔ مبارک اُنگلیوں سے جاری ہونے والے پانی سے کبھی 70 خوش نصیب سیراب ہوئے، کبھی 80، کسی موقع پر 300 اور کبھی 1500۔ (بخاری، 2/493، حدیث: 3572، 3574، 3575) ایک روایت پڑھئے: حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلحِ حُدَیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے موجود پیالے کے علاوہ وُضو کرنے اور پینے کیلئے پانی نہیں تھا۔ اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا مبارَک ہاتھ پیالے میں رکھا تو آپ کی اُنگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح پانی اُبلنے لگا۔ حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ ارشاد فرمایا: ہم لوگ پندرہ سو (1500) تھے، لیکن اگر ہماری تعداد ایک لاکھ ہوتی تو بھی وہ پانی ہمارے لئے کافی تھا۔ (بخاری، 2/493، حدیث: 3576)

کفِ دریائے کرم میں ہیں رضاؔ
پانچ فوّارے چھلکنے والے

2

آستیں رحمتِ عالَم الٹے، کمرِ پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو چہِ دوزخ سے، صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

الفاظ و معانی آستین الٹنا: آستین چڑھانا، کمر باندھنا: کسی کام کے لئے تیار ہو جانا۔ چہِ دوزخ: دوزخ کا گڑھا۔

شرح رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی اُمّت پر نہایت مہربان اور رحم والے ہیں۔ گناہ گار اُمّتی گناہ کر کر کے دوزخ میں جانے کے حقدار بنتے ہیں لیکن نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انہیں پکڑ پکڑ کر دوزخ سے کھینچ لیتے ہیں۔
مذکورہ شعر میں اس فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف اشارہ ہے: میری اور میری اُمّت کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی تو حَشَراتُ الارض (زمینی کیڑے) اور پروانے اس آگ میں گرنے لگے۔ میں تم لوگوں کو کمر سے پکڑ کر روک رہا ہوں اور تم اس آگ میں دھڑا دھڑ گر رہے ہو۔ (مسلم، ص965، حدیث: 5955) حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا اپنی اُمّت کو نرمی گرمی سے سمجھانا گویا ان کی کمر پکڑ کر آگ سے روکنا ہے۔ یہ روکنا تا قیامت رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/154)

تمہاری ذات پر کیونکر بھروسا ہو نہ عالَم کو
گنہگاروں کو تم نے نارِ دوزخ سے بچایا ہے

نوٹ: دونوں اشعار امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" سے لئے گئے ہیں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

نبیرۂ برہانِ ملّت کے وصال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے نعیم احمد صدّیقی قادری، عظیم احمد صدّیقی قادری، شمیم احمد صدّیقی قادری، قیّم احمد صدیقی قادری اور احمد رضا قادری کی خدمات میں!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

رکنِ شوریٰ حاجی امین عطّاری نے یہ خبر دی ہے کہ آپ کے والدِ محترم، نبیرۂ برہانِ ملّت عبدُالکلیم احمد صدّیقی قادری 27 ربیعُ الاوّل 1440ھ بعمر 79سال بابُ المدینہ کراچی میں وصال فرما گئے۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعا فرمائی اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی پھول ارشاد فرمایا:) فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے اللہ پاک کی رضا کے لئے مسجد بنائی اللہ پاک اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔(بخاری،1/171،حدیث:450) میں مرحوم کے بھائیوں جناب نسیم احمد صدّیقی اور فہیم احمد صدّیقی سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں۔ مرحوم کے ایصالِ ثواب کیلئے مدنی التجا ہے کہ اپنے پلّے سے مسجد بنام ”فیضانِ غوثِ اعظم“، تعمیر کرنے کی نیّت فرمالیجئے آپ کو بھی ثواب ملے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ مرحوم کا بھی بیڑا پار ہو گا۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

حضرت شیخ گل صاحب کے وصال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے وفاقی وزیر مذہبی امور پیر نورالحق قادری اور سابق سینیٹر پیر حافظ عبدالمالک قادری کی خدمت میں!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سوشل میڈیا کے ذریعے خبر ملی کہ آپ جناب کے والدِ محترم پیرِ طریقت، حضرت شیخ گل قادری صاحب[1] دنیا سے پردہ فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ (اس کے بعد امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعا فرمائی اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی پھول ارشاد فرمایا:) امام نجمُ الدّین غزّی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ ابنِ عساکر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت سیّدُنا خضر علیہ السّلام نے حضرت سیّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ علیہ السّلام سے جدا ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! عمل کرنے کے لئے علم حاصل کرو فقط بیان کرنے کے لئے حاصل نہ کرو۔

(حسن التنبہ،2/542، تاریخ ابن عساکر،16/416)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تعزیت وعیادت کے پیغام چند علمائے کرام کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے استاذُ العلماء حضرت مولانا مفتی عبد الخالق سکندری قادری المعروف بابا سائیں[2] (شیخُ الحدیث و صدر مدرّس جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ بابُ الاسلام سندھ) کے وصال پر ان کے صاحبزادگان استاذُ العلماء مفتی صاحب داد سکندری قادری صاحب، مولانا عبد الصمد سکندری قادری صاحب، محمد حسین سکندری قادری صاحب، محمد علی سکندری قادری صاحب، تقدس سکندری قادری صاحب اور کریم بخش سکندری قادری صاحب سے ❀ شیخُ الحدیث و التفسیر حضرت علّامہ مولانا مفتی فضل رسول سیالوی صاحب[3] (گلزارِ طیبہ سرگودھا) کے انتقال پر ان کے صاحبزادے پروفیسر ابرار صاحب سے ❀ شیخُ الحدیث مفتی معین الدّین قادری صاحب[4] (مہتمم جامعہ نقشبندیہ مجددیہ جامعتیہ رضویہ ڈسکہ ضلع ضیاء کوٹ سیالکوٹ) اور مفتی صاحب کی اہلیہ کے انتقال پر ان کے صاحبزادوں مولانا ضیاء الحق نقشبندی

(1)16ربیع الآخر 1440ھ/25دسمبر 2018ء منگل (2)11ربیع الآخر 1440ھ/20دسمبر 2018ء جمعرات (3)19ربیع الآخر1440ھ/28دسمبر 2018ء جمعہ (4)16ربیع الآخر1440ھ/25دسمبر2018ء منگل۔

صاحب، حافظ فضلِ عثمان رضا نقشبندی صاحب، مولانا فضلِ حق رضا سلطانی صاحب اور حافظ عاصم رضا سلطانی صاحب سے ❀ پیر سیّد اصغر شاہ صاحب (لکی مروت) کے انتقال پر ان کے صاحبزادگان سیّد محمد مدثر علی شاہ صاحب، سیّد ثوبان علی شاہ صاحب اور سیّد محمد احمد علی شاہ صاحب سے ❀ پیرِ طریقت سیّد نظامُ الحسن نقشبندی کے انتقال پر ان کے صاحبزادے سیّد محمد علی سے تعزیت کی جبکہ حضرت علّامہ عبدالحق رضوی صاحب (مدرس الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، ہند) کے بیمار ہونے کی خبر ملنے پر ان سے عیادت فرمائی۔ اسی طرح مولانا انعامُ المصطفٰی اعظمی صاحب (دارُالعلوم نوریہ رضویہ، بابُ المدینہ کراچی) کی والدۂ ماجدہ کے لئے دعائے صحّت فرماتے ہوئے صبر وہمّت سے کام لینے کی ترغیب دلائی۔ مولانا انعامُ المصطفٰی اعظمی صاحب نے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی جانب سے دعائیہ پیغام ملنے پر جوابی پیغام میں آپ کا شکریہ ادا کیا۔

تعزیت وعیادت کے مختلف پیغامات شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے ❀ دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) کے حافظ محمد شفیق عطّاری مَدَنی (بابُ المدینہ کراچی) سے ان کے ماموں ❀ مدنی چینل کے مُبلّغ و نعت خوان حافظ اشفاق عطّاری مَدَنی سے ان کے بچّوں کے ناناحاجی مناف عطّاری (بابُ المدینہ کراچی) ❀ محمد اسماعیل بدایونی سے ان کی والدہ (بابُ المدینہ کراچی) ❀ احمد جمیل مَدَنی، حافظ رشید احمد اور محمد جمیل سعیدی سے ان کی والدہ (قادرپور) ❀ محمد وسیم مَدَنی اور محمد ندیم عطّاری سے ان کے والد عبدالقادر (کوٹ سمابہ ضلع رحیم یار خان) ❀ جامعۃُ المدینہ آن لائن کے مُدرّس محمد عثمان عطّاری مَدَنی سے ان کے والد محمد خالد (نواب شاہ، بابُ الاسلام سندھ) ❀ الحاج سیّد عبدالحمید عطّاری سے ان کے پوتے سیّد محب علی قادری (بابُ المدینہ کراچی) ❀ محمد اختر، محمد اجمل اور اصغر (رحیم یار خان) سے ان کی والدہ ❀ حافظ بشیر عطّاری (ٹنڈوالہ یار، بابُ الاسلام سندھ) سے ان کی والدہ ❀ حاجی نظام علی خلجی (راجستھان، ہند) سے ان کے بیٹے رستم عطّاری ❀ شوکت عطّاری (بابُ المدینہ کراچی) سے ان کے بیٹے سلمان عطّاری ❀ نظام الدّین قریشی سے ان کے بیٹے عثمان عطّاری (ٹنڈوالہ یار، بابُ الاسلام سندھ) ❀ سعید عطّاری و برادران سے ان کے والد حاجی غلام سرور ❀ حاجی محمد اسلم، محمد فاروق اور محمد زبیر سے ان کے والد غلام نبی (بابُ المدینہ کراچی) ❀ محمد شاکر عطّاری اور نادر عطّاری سے ان کے والد محمد شبیر عطّاری ❀ نگرانِ شریفی کابینہ محمد امجد عطّاری و برادران سے ان کے والد منیر مغل عطّاری (وزیر آباد) ❀ محمد کلیم عطّاری و برادران سے ان کی ہمشیرہ (ملیر، بابُ المدینہ کراچی) ❀ محمد رفیق سے ان کے بچّوں کی امّی (ضیاء کوٹ سیالکوٹ) ❀ محمد ارشد عطّاری و برادران سے ان کی والدہ (مرکزالاولیا لاہور) ❀ مولانا قاری مشتاق چشتی صاحب (مہتمم جامعہ گلستانِ مہرِ علی شاہ) سے ان کی والدۂ ماجدہ (گجرات پنجاب پاکستان) ❀ عبدالرّحمٰن سے ان کے والد عبدالرشید ❀ محمد رمضان سے ان کی بیٹی (بابُ المدینہ کراچی) ❀ زاہد حسین عطّاری سے ان کے بھائی یونس عطّاری (ہالہ، بابُ الاسلام سندھ) ❀ نفیس عطّاری سے ان کے والد محمد طاہر عطّاری اور ❀ عبدالرؤوف ہمدانی سہروردی اور فرحان سہروردی سے ان کے والد عبدالغفار سہروردی (زم زم نگر حیدرآباد) کے انتقال پر لواحقین سے تعزیت کی اور مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی پھول ارشاد فرماتے ہوئے دعائے مغفرت کی جبکہ ❀ قاری محمد بشیر قادری صاحب اور ❀ حاجی الطاف عطّاری کی عیادت فرمائی۔

مفتی قاسم صاحب کے والد صاحب کے انتقال پر تعزیت

شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی ابوصالح محمد قاسم عطّاری کے والدِ محترم الحاج صوفی محمد عبدُ اللہ مُرتضائی عطّاری 22 جُمادَی الاُولٰی 1440ھ بمطابق 29 جنوری 2019ء کو تقریباً 75 سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے صَوتی پیغام کے ذریعے تعزیت کرتے ہوئے کہا: سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے شیخُ الحدیث والتفسیر مفتیِ اہلِ سنّت الحاج مفتی ابوصالح محمد قاسم قادری، محمد محسن مدنی، احمد رضا مدنی کی خدمتوں میں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کے والدِ محترم حضرت قبلہ الحاج صوفی محمد عبدُ اللہ مُرتضائی کے انتقالِ پُرملال کی خبر ملی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے دُعائے مغفرت کی اور ایصالِ ثواب کیلئے ایک مدنی پھول ارشاد فرمایا:) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جسے موت کی یاد خوف زدہ کرتی ہے، قبر اس کے لئے جنّت کا باغ بن جائے گی۔ (فردوس الاخبار، 1/357، حدیث: 1441) یقیناً وہ شخص انتہائی خوش نصیب ہے جو لمبی امید سے بچتا ہو، جسے موت کی یاد خوف زدہ کئے رہتی ہو، جو بُرے خاتمہ کے

ڈر، قبر کے اندھیرے اور اس کی گھبراہٹ سے سہما سہما رہتا ہو۔ آہ!

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارب

اللہ کریم ہمیشہ کے لئے ہم سب سے راضی ہو، آپ سب کو یہ صدمۂ جاں کاہ برداشت کرنے کی ہمّت و حوصلہ عطا فرمائے، میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں، ہمّت رکھئے گا، صبر کیجئے گا۔ زہے نصیب! ابّو کے ایصالِ ثواب کے لئے ممکن ہو تو مل جُل کر مسجد کی ترکیب کرلی جائے آپ کے لئے بھی صدقۂ جاریہ ہو گا، اِنْ شَآءَ اللہ ابّو کا بھی بیڑا پار ہو گا۔ اگر ہو سکے تو تینوں بھائی اپنی اپنی جیبوں سے گیارہ گیارہ (11،11) سو روپے کے مدنی رسائل اور ایک ایک سیٹ صِراطُ الجِنان کا ابّو کے ایصالِ ثواب کے لئے مکتبۃُ المدینہ سے لے کر تقسیم فرمالیں۔ ظاہر ہے ابّو نے خون پسینے کی کمائی سے آپ کو اپنے پاؤں پر کھڑا کیا اور پھر والدین کے اتنے احسانات ہیں کہ بندہ اس سے سَبُک دوش ہو ہی نہیں سکتا، یہ سب مدنی پھول میرے مشورے ہیں۔

اللہ پاک آپ سب کو شاد و آباد رکھے، آپ کے فیضانِ علومِ دینیہ سے اُمت مالا مال ہو، آپ سب کا سایۂ عاطفت اہلِ سنّت پر دراز ہو، اللہ کریم آپ سب پر اور آپ سب کے سارے گھرانے پر خوب فضل و کرم فرمائے، آپ کے والد صاحب بڑے مبارک شخص تھے کہ جنہوں نے اپنے بیٹوں کو علمِ دین کے زیور سے آراستہ کیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں، سارے سوگواروں کو ہو سکے تو میرا اسلام! اور سب کی خدمتوں میں میرا تعزیتی پیغام!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

علما و شخصیات کی جانب سے تعزیت مرحوم کے انتقال کی خبر ملنے پر دارُ الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) کے مفتیانِ کرام، مدنی علما، جامعۃ المدینہ کے اساتذہ، اراکینِ شوریٰ حاجی عبد الحبیب عطاری، حاجی امین عطاری اور حاجی ابوماجد محمد شاہد عطّاری مدنی، حاجی برکت علی عطاری، حاجی عقیل رضا عطّاری مدنی اور دعوتِ اسلامی کے کئی شعبہ جات کے ذمّہ داران نے بابُ المدینہ کراچی میں مفتی قاسم صاحب کی رہائش گاہ پر جاکر تعزیت کی اور مرحوم کو ایصالِ ثواب بھی کیا۔ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری یونان کے سفر پر تھے، انہوں نے تحریری پیغام کے ذریعے تعزیت کی جبکہ نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی شاہد عطاری نے سردار آباد (فیصل آباد) میں مفتی صاحب کے گھر پر تعزیت کی نیز مرحوم کی قبر پر دعا کے لئے تشریف لے گئے جبکہ مفتی محمد عباس رضوی (یو اے ای) مولانا عبد الرحمٰن شریف ازھری شافعی قادری (سری لنکا)، مفتی محمد رمضان سیالوی (خطیب داتا دربار، مرکز الاولیاء لاہور)، مولانا شمسُ الہدیٰ مصباحی (الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، ہند)، محمد بشیر فاروق قادری (سیلانی ویلفیئر، باب المدینہ کراچی)، رکنِ شوریٰ حاجی سید محمد لقمان عطاری، رکنِ شوریٰ حاجی رفیع العطاری اور دیگر کئی شخصیات نے صَوتی پیغامات اور فون کے ذریعے تعزیت کی۔ **نمازِ جنازہ و تدفین** نمازِ جنازہ سردار آباد (فیصل آباد، پنجاب، پاکستان) میں ادا کی گئی، مرحوم کی وصیت تھی کہ میری نمازِ جنازہ ساداتِ کرام میں سے کوئی پڑھائے لہٰذا مولانا سیّد محمد ناظم لطیف ہاشمی عطاری مدنی نے نمازِ جنازہ پڑھائی، جس میں دارالافتاء اہلِ سنّت (مرکز الاولیاء لاہور) کے مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی سمیت دیگر مفتیانِ کرام و علمائے کرام، رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری اور کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ تدفین کے بعد مفتی قاسم صاحب نے تلقین کی اور قبر پر اذان دی۔ **ایصالِ ثواب** مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سمیت کئی مقامات پر قراٰن خوانی ہوئی۔ سوئم کے موقع پر مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان کیا جو مدنی چینل پر براہِ راست (Live) نشر بھی کیا گیا۔ **ایمان افروز وفات** مرحوم کا معمول تھا کہ روزانہ رات 12 بجے اٹھ کر باوضو مصلے پر دوزانو بیٹھ کر حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر درود پاک پڑھا کرتے تھے، 29 جنوری 2019، پیر اور منگل کی درمیانی شب بھی اپنے معمول کے مطابق اٹھے اور جائے نماز پر درود پاک پڑھنے بیٹھے، اس شب معمول سے کچھ زیادہ دیر تک درودِ پاک میں مصروف رہے اور تہجد کے وقت جائے نماز پر ہی آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ **مفتی قاسم صاحب کی اپنے والد صاحب کے بارے میں تحریر** والدِ محترم مولانا مہر محمد خان ہمدم رحمۃ اللہ علیہ کے مرید، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے طالب، دعوتِ اسلامی کے مبلغ، علماء و مشائخ اہلِ سنّت سے بہت محبت کرنے والے، امیرِ اہلِ سنّت سے بے پناہ محبت، دعوتِ اسلامی اوڑھنا بچھونا، اسلام کے شیدائی، انتہائی متصلب سنی، سنی علماء کے فتاویٰ کے مطابق عمل کا جذبہ رکھنے والے، تہجد گزار، شب بیدار، کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنے والے، عبادت کے شوقین، نیکیوں کے حریص، مطالعہ کے عادی اور مدنی چینل دیکھنے میں اکثر وقت گزارتے تھے۔
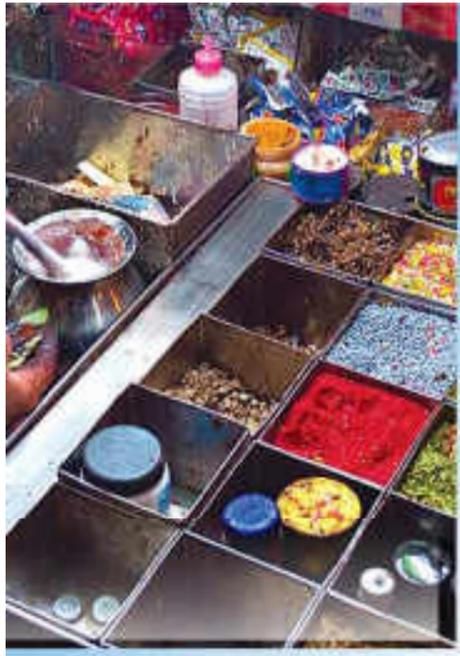
کینسر

محمد رفیق عطاری مدنی*

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ہر بیماری کی دوا ہے، جب دوا بیماری تک پہنچادی جاتی ہے تو اللہ پاک کے حکم سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔[1] حضرت سیّدُنا علّامہ علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کریم کسی بیمار کی شِفا نہیں چاہتا تو دوا اور مَرَض کے درمیان ایک فِرشتے کے ذَرِیعے آڑ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے دوا مَرَض پر واقع نہیں ہوتی، جب شِفا کا ارادہ ہوتا ہے تو وہ پردہ ہٹا دیا جاتا ہے جس سے دوا مرض پر واقع ہوتی ہے اور شِفا ہو جاتی ہے۔[2] معلوم ہوا کہ اللہ پاک چاہے گا تو ہی شفا ملے گی۔ حدیث پاک سے اس قول کا بھی رد ہو گیا کہ کینسر یا فُلاں بیماری لَاعِلاج ہے۔ **کینسر کیا ہے؟** کینسر کی کئی اقسام ہیں۔ بعض تو ایسی ہیں جن میں مبتلا ہونے والے ہزاروں افراد میں سے شاید چند ایک ہی صحت یاب ہوتے ہوں گے۔ **کینسر کے اسباب** کینسر ہو یا کوئی اور بیماری، اس میں مبتلا ہونے کی بڑی وجہ ہماری اپنی بے احتیاطی بھی ہو سکتی ہے۔ ہمارے کھانے پینے میں ایسی چیزیں بھی شامل ہوتی ہیں جن سے ہم کئی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں، لیکن ہم مزے سے کھا پی رہے ہوتے ہیں، جب بیماری آجاتی ہے اور ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ فُلاں مُضِرِ صحت (یعنی صحت کیلئے نقصان دہ) چیز کھانے کی وجہ سے یہ بیماری لاحق ہوئی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ کھانے پینے میں احتیاط کریں۔ آیئے اب ایسی چند چیزوں کے بارے میں جانتے ہیں کہ جن کے استعمال سے عموماً کینسر ہو جاتا ہے: ❀ شراب کی وجہ سے جگر، معدے اور آنت کا کینسر ہو سکتا ہے۔ ❀ سگریٹ، تمباکو، خوشبودار میٹھی چھالیہ، الائچی کے خوشبودار بیج، مین پوڑی، پان، گٹکا، سِٹی اور چائے وغیرہ کا کثرت سے استعمال کرنے سے منہ، دانت اور گلے کا کینسر ہو سکتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی ماہرین نے کئی ایسی چیزیں بیان کی ہیں **جن کے استعمال سے کینسر ہو سکتا ہے** (1) ایک تحقیق کے مطابق ائیر فریشنر (Air Freshener) کے استعمال سے جِلد کا کینسر ہو سکتا ہے (2) تلی ہوئی (Fried) چیزیں کھانا بھی کینسر کا سبب بن سکتا ہے (3) یُورِک ایسڈ (Uric Acid) زیادہ ہونے سے دیگر امراض کے ساتھ ساتھ جگر کا کینسر بھی ہو سکتا ہے[3] (4) سکرین (سفید رنگ کا ایک مصنوعی سفوف جو چینی سے تقریباً 500 گنا میٹھا ہوتا ہے) والی غذا استعمال کرنے سے مَثانے میں کینسر ہو سکتا ہے (5) کولڈ ڈرنکس کے زیادہ استعمال سے 6 قسم کے کینسر پیدا ہوتے ہیں جن میں پیٹ اور مثانے کے کینسر کی مقدار زیادہ ہے (6) سفید چینی کو ماہرین کینسر کیلئے ایندھن قرار دیتے ہیں[4] (7) کارپیٹ (Carpet) بھی پھیپھڑوں میں کینسر کا سبب بن سکتا ہے کیونکہ اِس کی صحیح طرح صَفائی نہیں ہو پاتی، دُھول جمع ہونے سے جو جَراثیم پرورِش پاتے ہیں، وہ سانس کے ذَرِیعے پیٹ میں چلے جاتے ہیں (8) پردے کی جگہ پر کینسر ہونے کا ایک سبب ٹائلٹ پیپر استعمال کرنے اور پانی استعمال نہ کرنے کو قرار دیا گیا ہے[5] (9) T.V کے ذَرِیعے فری ریڈیکلز جنم لیتے ہیں جو کینسر کا سبب بن سکتے ہیں[6] (10) آم اور دیگر پھلوں کو پکانے کیلئے کاربائڈ (Carbide) نامی کیمیکل استعمال کیا جاتا ہے، دیگر بیماریوں کے علاوہ اس سے کینسر ہونے کا بھی خطرہ ہے۔[7] **کینسر سے حفاظت کیلئے 7 مفید چیزیں** (1) پودینہ کینسر کو ختم کرتا ہے[8] (2) طِبّی ماہِرین کے مطابق مچھلی کا باقاعدہ استعمال مثانے کے کینسر کو بڑھنے سے 50 فیصد تک روک سکتا ہے جس کے باعث اس مرض کی وجہ سے ہونے والی ہلاکتوں میں بھی کمی واقع ہو سکتی ہے[9] (3) پابندی کے ساتھ غرغرے کرنے والا گلے کے کینسر سے محفوظ رہتا ہے[10] (4) کڑوے بادام یا ایرانی بادام "کینسر" کی روک تھام کی خصوصیت رکھتے ہیں[11] (5) ہری (سبز) مرچ کینسر سے نجات دینے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

میں مدد کرتی ہے 6 اِسٹابری (Strawberry) کینسر کو روکنے کی خصوصیت رکھتی ہے 7 گائے کا دودھ کینسر سے بچاتا ہے۔ **کینسر کے 2 گھریلو علاج** 1 پِسا ہوا کالازِیرہ تین تین گرام دن میں تین مرتبہ پانی سے استعمال کیجئے 2 روزانہ چُٹکی بھر پسی ہوئی خالص ہلدی کھانے سے اِنْ شَآءَ اللہ کینسر نہیں ہوگا[12] **کینسر کے 3 روحانی علاج** 1 اوّل آخر 11 بار دُرُودِ ابراہیمی اور درمیان میں سورۂ مریم پڑھ کر پانی پر دَم کیجئے، ضَرورتاً دوسرا پانی ملاتے رہئے، مریض وُہی پانی سارا دن پیے، یہ عمل 40 دن تک بِلاناغہ کرتے رہئے، اِنْ شَآءَ اللہ شِفا حاصل ہوگی۔ (دوسرا بھی پڑھ کر دم کرکے مریض کو پلا سکتا ہے) 2 آیتِ مبارکہ: ﴿اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَؕ-وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ﴾[13] 2022 بار (اوّل آخر 11 بار دُرود شریف) پڑھ کر کینسر کے مریض پر دم کیجئے، پانی اور دوا پر دم کرکے بھی پلایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت فائدہ ہوگا۔ (مدّت: تا حصولِ شفا) 3 7 دن تک روزانہ باوضو یَارَقِیْبُ 100 بار (اوّل آخر 11 بار دُرُود شریف) پڑھ کر کینسر کے مریض پر دم کیجئے، اگر زخم ہو تو اُس پر بھی دم کیجئے، اگر کینسر کا زخم جسم کے اندرونی حصّے یا پردے کی جگہ ہو تو زخم کی جگہ پر کپڑے کے اوپر دم کر دیجئے۔ اگر جسم کے باہر زخم ہے تو سرسوں کے تیل پر بھی دم کر دیجئے اور وہ تیل مریض زخم پر لگاتا رہے، اِنْ شَآءَ اللہ زخم صحیح ہو جائے گا اور کینسر دور ہوگا۔[14] **مدنی نسخہ** جو شخص بیر کے دَرَخت کے 7 سبز پتّے لے کر انہیں کُوٹ لے، پھر انہیں پانی میں ملا کر آیۃُ الکرسی اور چار قُل (یعنی سورۃ الکافرون، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس) پڑھ کر دم کرے، پھر اس پانی سے 3 گھونٹ پی کر بقیّہ سے غسل کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (کینسر کی) بیماری دُور ہو جائے گی۔[15] **کینسر لاعلاج نہیں** ڈاکٹروں سے علاج کروانے کے ساتھ ساتھ روحانی علاج بھی کرواتے رہنا چاہئے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری شفا کس چیز میں ہے۔ جس طرح دوا سے شفا مل جاتی ہے اسی طرح روحانی علاج سے بھی شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی کتاب "نیکی کی دعوت" میں ایک واقعہ تحریر فرمایا ہے جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ کینسر کے کسی مریض کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا۔ بے چارے سخت اَذِیّت میں تھے اور زندگی سے مایوس تھے۔ ایسے میں کسی نے انہیں قراٰنِ کریم کی مختلف سورَتوں کی چند مُنتخب آیات پڑھنے کیلئے دِیں اُنہوں نے خلوصِ دل سے ان کی روزانہ تلاوت شُروع کر دی، اللہ کریم کے فضل و کرم سے ان کی صحّت بحال ہونے لگی اور چند برسوں تک روزانہ پڑھنے کی بَرَکت سے کینسر کی بیماری جاتی رہی اور وہ بالکل صحّت مند ہو گئے۔ وہ آیاتِ بیّنات یہ ہیں: ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ﴾[16] ﴿وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ﴾[17] ﴿رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ﴾[18] ﴿اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾[19] ﴿قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ﴾[20] ﴿اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴾[21] ﴿اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ﴾[22] ﴿لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ﳓ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ ﴿وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّؕ-وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ﴾[23] ﴿اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ﴾[24] ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ﴾[25][26]۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہم سب کو کینسر کے مرض اور دِیگر بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رسولِ پاک کی دُکھیاری امت پر عنایت کر — مریضوں، غمزدوں، آفت نصیبوں پر کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص99)

مدنی التجا تمام علاج اپنے طبیب (Doctor) ڈاکٹر کے مشورے سے ہی کیجئے۔ اس مضمون کی طِبّی تفتیش مجلس طِبّی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران اسحاق عطّاری، ڈاکٹر سلمان عطّاری اور ایک ماہر حکیم جمیل احمد نظامی صاحب نے فرمائی ہے۔

---

(1) مسلم، ص933، حدیث: 5741 (2) مرقاۃ، 8/289، تحت الحدیث: 4515 (3) فیضانِ سنت، 1/291، 626، 1208، 1277 (4) فرعون کا خواب، ص28، 33، 38 (5) اسلامی بہنوں کی نماز، ص102، 207 (6) T.V کی تباہ کاریاں، ص32 (7) گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول، ص14 (8) میٹھی کے 50 مدنی پھول، ص10 (9) مچھلی کے عجائبات، ص38 (10) نماز کے احکام، ص79 (11) بیٹا ہو تو ایسا؟، ص33 (12) گھریلو علاج، ص62 (13) پ29، الملک: 14 (14) بیمار عابد، ص40 (15) جامع معمر بن راشد مع مصنف عبد الرزاق، 10/77، رقم: 19933 (16) پ15، بنیٓ اسرآءیل: 82 (17) پ19، الشعراء: 80 (18) پ18، المؤمنون: 118 (19) پ20، النمل: 62 (20) پ17، الانبیاء: 69 (21) پ17، الانبیاء: 83 (22) پ27، القمر: 10 (23) پ17، الانبیاء: 87، 88 (24) پ12، ھود: 57 (25) پ4، اٰل عمران: 173 (26) نیکی کی دعوت، ص425۔

ہڈّیوں کو مضبوط کرنے والی غذائیں

محمد عمر فیاض عطاری مدنی*

جسم کی بہترین نشوونُما کے لئے ہڈّیوں کا مضبوط ہونا نہایت ضروری ہے۔ یہ ایک مسلّمہ (تسلیم شدہ) حقیقت ہے کہ عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ ہڈّیاں کمزور ہونا شروع ہوجاتی ہیں لیکن چند غذاؤں کا باقاعدگی سے استعمال بڑھتی عمر میں بھی ہڈّیوں کو مضبوط رکھ سکتا ہے۔ مضبوط ہڈّیوں کے لئے وٹامن D اور کیلشیم اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ چند سادہ غذائیں ایسی ہیں جو وٹامن D اور کیلشیم (چونے کی طرح ایک مادہ) کی زیادہ مقدار ہونے کی وجہ سے ہڈّیوں کو مضبوط بنا سکتی ہیں۔

1 دودھ اور دہی (Milk and Yogurt)

دودھ اور دہی کیلشیم کی کمی کو پورا کرنے کے لئے نہایت بہترین ٹانک ہیں۔ ان میں موجود کیلشیم ہڈّیوں، جوڑوں اور پٹّھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

2 پتّوں والی سبزیاں (Leafy vegetables)

کیلشیم اور وٹامن D کی کمی کو دور کرنے کیلئے گوبھی، مشروم، ساگ، وغیرہ ہرے (سبز) پتّوں والی سبزیوں کا استعمال بڑھائیں کیونکہ ان میں وٹامن ڈی کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے جو ہڈّیوں کو مضبوط بنانے میں بہترین کردار ادا کرتی ہے۔

3 پنیر (Cheese)

پنیر کیلشیم سے بھرپور ہوتا ہے۔ ڈیڑھ اونس پنیر میں 30فیصد سے زائد کیلشیم موجود ہوتا ہے جو ایک دن کی کیلشیم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن اس کا مُعتدِل استعمال ہی صحت مند ہڈّیوں کی ضمانت بن سکتا ہے۔

4 پالک (Spinach)

ہڈّیوں کو ضروری کیلشیم مہیا کرنے کے لئے ہفتے میں کم از کم ایک بار پالک ضرور کھائیں۔ پالک میں نہ صرف 25فیصد کیلشیم ہوتا ہے بلکہ یہ فائبر، آئرن اور وٹامن A سے بھی بھرپور ہوتی ہے۔

مدنی پھول کولڈ ڈرنک، چائے اور کافی کا ضرورت سے زیادہ استعمال اور سگریٹ نوشی وغیرہ بھی ہڈّیوں کی کمزوری کا بڑا سبب ہیں۔

5 مچھلی (Fish)

مچھلی ہڈّیوں کی مضبوطی کے لئے بہترین غذا ہے۔ اس میں وٹامن D اور کیلشیم کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مچھلی میں اومیگا 3 بھی موجود ہوتا ہے جو دل کی صحت کے لئے نہایت مفید مانا جاتا ہے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ، کراچی

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مولانا محمد ادریس قادری (سابقہ خطیب ایف سی جامع مسجد، اوگی، مدنی صحرا مانسہرہ KPK) **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** صرف دعوتِ اسلامی کا ترجمان نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا ترجمان ہے۔ ہمارے ملک میں بہت سے ماہنامے شائع ہوتے ہیں لیکن ہر ایک کسی خاص پہلو پر ہوتا ہے جبکہ **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** بہت سے پہلوؤں پر راہنمائی کرتا ہے۔ دُعا ہے اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمین

2 مولانا محمد خالد رضوی برکاتی (خطیب جامع مسجد عبد اللہ گوجرہ، پاکستان) ہماری خوش نصیبی کہ **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** پڑھنے کو ملا، ایسا خوبصورت لب و لہجہ کہ قاری شروع کرے تو یقیناً مکمل کرکے ہی چھوڑے گا۔ اس ماہنامے کو حق و صداقت کا ترجمان، عقائد و نظریات کا پاسبان، اہلِ سنّت کی حقّانیت کا مِصداق، شریعت و طریقت کا جامع، کتاب و سنّت سے منوّر، تحقیق و تخریج کا منبع، فضائل و مسائل کا روشن مینار اور علم و ادب کا خزانہ پایا۔ اللہ ربُّ العزّت مزید فیوض و برکات عطا فرمائے۔ اٰمین

اسلامی بھائیوں کے تأثرات

3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دیکھ کر ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ سلسلہ **مدنی پھولوں کا گلدستہ** کے پیارے پیارے ارشادات مختلف اوقات میں دوست واحباب کو شیئر بھی کرتا ہوں۔
(ہاشم رضا، عمر کوٹ، بابُ الاسلام سندھ)

4 میری خواہش تھی کہ ایک جگہ متفرق اسلامی مضامین مل جائیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ آرزو **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** نے پوری کردی ہے اور وہ بھی اتنی آسانی سے کہ ہر مہینے گھر پہنچا دیا جاتا ہے۔ اللہ پاک اسے سدا بہار رکھے۔ اٰمین
(منیر قادری، مدینۃ الاولیاء ملتان)

مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کے تأثرات

5 ربیعُ الآخر 1440ھ کا **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** پڑھا۔ **جمعہ کے دن کی نیکیاں** مضمون پڑھ کر اہتمام کے ساتھ جمعہ کے دن دُرود پڑھنا شروع کردیا ہے۔ (عرفان نذیر، باب المدینہ کراچی)

6 میرے بھائی نے **بچّوں کو سڑک کیسے پار کروائیں** والے مضمون میں جو احتیاطیں بتائی گئیں ہیں مجھے بتائیں میں نے ان پر عمل کرنا شروع کردیا ہے۔ (اشعر انور، صدر، باب المدینہ کراچی)

اسلامی بہنوں کے تأثرات

7 ربیعُ الآخر 1440ھ کا **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** پڑھنے کی توفیق ملی، تمام ہی مضامین عمدہ و لائقِ تحسین۔ **پرہیز علاج سے بہتر ہے** والے مضمون میں نئی معلومات ملیں، اِنْ شَآءَ اللہ خود بھی عمل کروں گی اور اپنے بچّوں کو بھی اس کی تعلیم دوں گی۔ (بنتِ نور الدین، خانیوال)

8 غَیْرُ اللہ سے مدد مانگنے کے حوالے سے وسوسے کا شکار تھی، لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سلسلہ **دارُ الافتاء اہلِ سنّت** شمارہ ربیعُ الآخر 1440ھ میں اس کی مختصر اور جامع الفاظ میں وضاحت پڑھ کر دل کو تسلی ہوگئی۔ (بنتِ وسیم، گجرات)

آپ کے سوالات کے جوابات

مفتی ابو الحسن فضیل رضا عطّاری*

ایک پیر کا مُرید ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی بیعت کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی کسی پیر کا مُرید ہو اور اب دوسرے سلسلے میں مُرید ہونا چاہتا ہو تو کیا وہ دوسرے سلسلے میں مُرید ہو سکتا ہے؟

(سائل: قاری "ماہنامہ فیضانِ مدینہ")

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دوسرے سلسلے میں مُرید ہونے سے مراد اگر پہلے جامعِ شرائط پیر کی بیعت ختم کر کے، دوسرے سے مُرید ہونا ہے تو یہ ناجائز ہے، کہ کسی شرعی ضرورت کے بغیر پیر بدلنا جائز نہیں اور ضرورتِ شرعی سے مراد پہلے پیر کا جامعِ شرائط نہ ہونا ہے۔ اسی طرح پہلے جامعِ شرائط پیر صاحب سے اپنی بیعت قائم رکھتے ہوئے دوسری جگہ مُرید ہونے کی بھی اجازت نہیں، اس سے بھی ضرور بچنا چاہئے کیونکہ دو جگہ مُرید ہونے والا کسی طرف سے بھی فیض نہیں پاتا۔

البتہ ایک پیر کا مُرید رہتے ہوئے دوسرے پیر سے طالب ہو سکتے ہیں اور طالب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جامعِ شرائط پیر ہی کا مُرید رہے اور دوسرے جامعِ شرائط پیر سے بھی فیض حاصل کرنے کے لئے طالب ہو جائے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اُس سے جو کچھ حاصل ہو اُسے اپنے پیر ہی کی عطا جانے۔

تنبیہ: یاد رہے کہ پیر کی چار شرائط ہیں: " 1 سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو 2 اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے 3 فاسقِ مُعلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو 4 اُس کا سلسلہ نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم تک متّصل ہو۔" ان میں سے ایک بھی کم ہو تو بیعت کرنا اور اس سے طالب ہونا جائز نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دیور اور جیٹھ سے پردے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دِین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دیور اور جیٹھ سے پردے کا کیا حکم ہے؟ اور جوائنٹ فیملی کہ جس میں سب دیور اور جیٹھ ایک ہی گھر میں رہتے ہوں، اس صورت میں ان سے پردہ کیسے کیا جائے؟ بیان فرمادیں۔

(سائلہ: بنتِ بشیر)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دیور، جیٹھ وغیرہ غیر مَحارِم رشتہ داروں سے بھی پردہ کرنا لازم ہے بلکہ پردہ کے معاملے میں ان سے زیادہ احتیاط ہونی چاہئے کہ جان پہچان اور رشتہ داری کی وجہ سے ان کے درمیان جھجک کم ہوتی ہے، جس کی وجہ سے ایک بالکل ناواقف اجنبی کے بمقابلہ ان سے فتنوں کا اندیشہ زیادہ رہتا ہے۔ نیز جوائنٹ فیملی ہونے کی صورت میں بھی عورت کو ان سے احتیاط کرنی ہوگی، پانچ اعضاء یعنی چہرہ، ہتھیلی، گٹے، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ بقیہ تمام اعضاء کا مکمل پردہ کرنا ہوگا۔ ان کے ساتھ خلوت یعنی تنہائی میں جمع ہونا یا ان کے سامنے اس حالت میں آنا کہ بال، گردن، ہاتھوں کی کلائی، پاؤں کی پنڈلی، پیٹ یا پیٹھ وغیرہ اعضائے سَتْر میں سے کچھ ظاہر ہو سخت حرام و گناہ ہے، یونہی ایسے باریک کپڑے پہن کر ان کے سامنے آنا کہ جن سے اعضائے سَتْر کی رنگت ظاہر ہو، یہ بھی ناجائز و گناہ ہے۔ ان سے حاجت ہو تو گفتگو کی جائے اور اس میں بھی سخت احتیاط کی جائے، ہنسی مذاق دَر کنار بات چیت میں بے تکلّفی بھی ہرگز نہ برتی جائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

اے دعوتِ اسلامی

تِری دُھوم مچی ہے

گیارھویں شریف اور دعوتِ اسلامی ❁ ماہِ فاخر ربیعُ الآخر کی پہلی سے گیارھویں شب تک عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں روزانہ بعد نمازِ عشاء جلوسِ غوثیہ اور مَدَنی مذاکروں کا سلسلہ رہا، جن میں بابُ الاسلام سندھ، پنجاب، خیبر پختونخواہ(KPK) اور بلوچستان کے مختلف اَضلاع سے آئے ہوئے ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ ملک و بیرونِ ملک کے دیگر عاشقانِ رسول نے اپنے شہروں، علاقوں میں بذریعہ انٹرنیٹ / ٹیراڈیک / اوبی وین(OB Van) ہونے والے ان مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ❁ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی کے علاوہ دُنیا بھر میں ربیعُ الآخر 1440ھ کی گیارھویں شب عظیمُ الشّان اجتماعِ غوثیہ منعقد کئے گئے، عالمی مَدَنی مرکز کے اجتماعِ غوثیہ کا آغاز امیرِ اہلِ سنّت کی ہمراہی میں نکالے گئے جلوسِ غوثیہ سے ہوا، بعدِ جلوس مَدَنی مذاکرے کا سلسلہ ہوا جس میں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے جس کے بعد حضورِ اکرم نورِ مُجسّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے منسوب نعلِ پاک (یعنی مبارک چپل)، مُوئے مبارک، سُرخ دھاری دار چادر مبارک، حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی مبارک کے بال اور دیگر تبرکاتِ مُقدّسہ کی زیارت بھی کروائی گئی، بعدِ مدنی مذاکرہ عاشقانِ رسول نے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہمراہ سحری اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کی مدنی خبریں **تقسیمِ اسناد:** 10 جنوری 2019ء بروز جمعرات مرکزی جامعۃ المدینہ جوہر ٹاؤن مرکزالاولیاء (لاہور) میں تخصّص فی الفقہ (مفتی کورس) کے سالِ اوّل سے فارغُ التحصیل ہونے والے مدنی اسلامی بھائیوں کے لئے تقسیمِ اسناد اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ صاحبزادۂ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا ابو اُسید عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے فارغُ التحصیل ہونے والے اسلامی بھائیوں کے درمیان اسناد تقسیم کیں۔ اس موقع پر استاذُ الفقہ و الحدیث مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی اور رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری سمیت اساتذۂ و طلبۂ کرام بھی موجود تھے۔ **مزاراتِ اولیا پر حاضری:** ❁ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت نے 22 دسمبر 2018ء بابُ الاسلام سندھ کے شہر سیہون شریف میں مشہور بزرگ حضرت سخی لعل شہباز قلندر سیّد عثمان مَرْوَندی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مُریدِ خاص مخدوم سکندر بودلہ بہار رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی و دعا کی۔ **علمائے کرام کی دعوت:** ❁ پچھلے دِنوں شام کے چند علمائے کرام (الشیخ خالد احمد الراعی، الشیخ محمد البادنجکی، الشیخ محمد القصیر اور الشیخ ایمن بکار حفظہم اللہ) دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی تشریف لائے جہاں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان سے ملاقات فرمائی اور جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے اپنے گھر پر ان علمائے کرام کی دعوت کی۔ **تقریباتِ نکاح میں شرکت:** صاحبزادۂ عطار مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے دسمبر 2018ء میں محمد دانش عطاری مدنی (مدرّس جامعۃ المدینہ فیضانِ قطبِ مدینہ نیو کراچی، باب المدینہ کراچی) ❁ محمد راشد عطاری مدنی (مدرّس جامعۃ المدینہ سمّہ سٹّہ بہاولپور) ❁ حافظ محمد نعمان عطاری (کابینہ ذمّہ دار مجلسِ معاونت برائے اسلامی بہنیں باب المدینہ کراچی) ❁ محمد شعیب عارف عطاری (حلقہ ذمّہ دار مدنی قافلہ باب المدینہ کراچی) ❁ محمد احمد خالد عطاری (طالبِ علم جامعۃ المدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی) ❁ محمد آصف یونس عطاری (سوشل میڈیا ٹیکنیکل منیجر دعوتِ اسلامی باب المدینہ کراچی) اور ❁ محمد قاسم عطاری (ڈویژن مدنی انعامات ذمّہ دار) کے نکاح پڑھائے جن میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد علی عطاری اور رکنِ شوریٰ حاجی عماد عطاری مدنی نے بھی شرکت فرمائی۔

نگرانِ پاک کابینہ کے مدنی کاموں کی جھلکیاں شعبہ جات کے مدنی مشورے: مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردار آباد (فیصل آباد) میں مجلس خصوصی اسلامی بھائی،

مجلس دارالمدینہ، مجلس مالیات اور عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں مجلس اِجراءِ کتب و رسائل، مجلس ہفتہ وار اجتماع، مجلس جدول و جائزہ، مجلس مدرسۃُ المدینہ کے ذِمّہ داران کے مدنی مشورے فرمائے جن میں ان شعبہ جات کے تحت ہونے والے مدنی کاموں کا جائزہ لیا اور مدنی کاموں کو مزید منظّم و مضبوط کرنے کے لئے قیمتی مدنی پھول بھی عطا فرمائے۔ **تنظیمی صوبوں کے مدنی مشورے** شعبہ جات کے مدنی مشوروں کے ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان کے 6 تنظیمی صوبوں کے بھی مختلف مقامات پر مدنی مشورے فرمائے جن میں کثیر ذِمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ ان مدنی مشوروں میں 12 مدنی کاموں کا جائزہ لیا گیا اور نمایاں زون، کابینہ کا اعلان کیا گیا اور مدنی تحائف بھی دیئے گئے، نیز ان مدنی مشوروں میں کثیر اسلامی بھائیوں نے ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلوں میں سفر کی نیّت بھی کی۔ **مدنی مذاکرہ دُہرائی اجتماعات** مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردارآباد (فیصل آباد) میں مدنی مذاکرہ دُہرائی اجتماعات سلسلے ہوئے جن میں مرکزی جامعۃ المدینہ کے علاوہ دِیگر جامعاتُ المدینہ کے طلبۂ کرام اور اساتذۂ کرام نے شرکت فرمائی، سُوالات کے جوابات دینے والوں کے لئے مدنی تحائف کی بھی ترکیب ہوئی۔ **12 مدنی کام کورس** مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردارآباد (فیصل آباد) میں مجلس جدول و جائزہ کے ذِمّہ داران کا 12 مدنی کام کورس ہوا، نگرانِ پاک کابینہ نے دورانِ جدول مختلف اوقات میں اس شعبے کے مدنی کاموں کا جائزہ لیا اور مدنی پھول عطا فرمائے، کورس کے اِختتام پر ٹیسٹ بھی ہوا جس میں نمایاں کارکردگی والوں کو مدنی تحائف (مکتبۃ المدینہ کی کتب و رسائل) بھی دیئے گئے۔ **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسلامی بھائیوں کی بارگاہِ امیرِ اہلِ سنّت میں حاضری** 27 دسمبر 2018ء بروز جمعرات ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے بعد دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسلامی بھائیوں کی بارگاہِ امیرِ اہلِ سنّت میں حاضری ہوئی، شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عاشقانِ رسول کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے اور اسلامی بھائیوں کی خواہش پر نبیِّ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعلِ پاک کی زیارت بھی کروائی گئی، اسلامی بھائیوں نے اَشکبار آنکھوں سے نعلِ پاک کی زیارت کی، سر پر رکھا اور دعائیں کیں۔ **مجلسِ تاجران اور مجلسِ تاجران برائے گوشت کا سُنّتوں بھرا اجتماع** ❁ 14، 15، 16 دسمبر 2018ء عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں مجلسِ تاجران اور مجلسِ تاجران برائے گوشت کا سُنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں پاکستان کے مختلف شہروں (بالخصوص بابُ المدینہ کراچی، زم زم نگر حیدرآباد، سردارآباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیاء (لاہور)، مدینۃُ الاولیاء (ملتان)، گجرات، ضیاءکوٹ (سیالکوٹ)، نواب شاہ، سکھر، بہاولپور، گوجرانوالہ اور اسلام آباد) سے 900 سے زائد تاجران، گوشت کا کام کرنے والے اور دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری اور مُبلغینِ دعوتِ اسلامی نے مدنی تربیت کے مدنی پھول ارشاد فرمائے۔ **دارُ المدینہ کی مدنی خبریں** ❁ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں (بچّوں اور بچّیوں) کو بنیادی دِینی تعلیم کے ساتھ بہترین عصری تعلیم (دُنیاوی تعلیم) سے روشناس کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی جانب سے دارُ المدینہ اسلامک اسکولنگ سسٹم کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ تادمِ تحریر دارُ المدینہ کے بابُ المدینہ (کراچی) میں 16، زم زم نگر (حیدر آباد باب الاسلام سندھ) میں 16، مرکزُالاولیاء (لاہور) میں 6، راولپنڈی میں 5، سردارآباد (فیصل آباد) میں 3، مدینۃُ الاولیاء (ملتان) میں 2، فاروق نگر (لاڑکانہ)، گلزارِ طیبہ (سرگودھا)، واہ کینٹ، ضیاء کوٹ (سیالکوٹ) اور گجرات میں ایک ایک کیمپس یعنی پاکستان میں کُل 43 کیمپس قائم ہیں جبکہ اس سال 2019ء میں 22 کیمپس مزید کھولے جارہے ہیں۔ ❁ گزشتہ ماہ دارُ المدینہ کے ٹیچرز، ناظمین و مجلس کے ذِمّہ داران میں نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ ابورجب حاجی محمد شاہد عطاری نے بذریعہ لِنک (Link) سُنّتوں بھرا بیان فرمایا جس میں دارالمدینہ سردارآباد (فیصل آباد) کے ٹیچرز وغیرہ نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردارآباد (فیصل آباد) میں جبکہ بقیہ نے اپنے شہروں میں شرکت کی۔ اس بیان میں نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ ابورجب حاجی محمد شاہد عطاری نے گفتگو کرنے کے متعلق مدنی تربیت فرماتے ہوئے اپنے بیان میں ارشاد فرمایا: نگران اور ماتحت کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی عزّتِ نفس کا ہمیشہ خیال رکھیں اور مل جل کر کام کریں تاکہ ادارہ مضبوط و مستحکم ہوسکے۔ ❁ رُکنِ شوریٰ محمد اطہر عطاری کی دارُ المدینہ صوبہ کلّی

کے نگران اور ایجوکیشن مینجمنٹ کے اسلامی بھائیوں کے ہمراہ بابُ المدینہ کراچی کے علاقے کلفٹن میں قائم دارُالمدینہ کیمپس میں تشریف آوری ہوئی جہاں آپ نے دارُالمدینہ کے تعلیمی و انتظامی اُمور کا جائزہ لیا اور ذمّہ داران کو مدنی پھولوں سے نوازا۔ **مجلس خدّام المساجد کے مدنی کام** دعوتِ اسلامی کی مجلس خدّام المساجد کے تحت باغِ عطار منڈی وار برٹن (ضلع ننکانہ، پنجاب) میں جامع مسجد فیضانِ غوثِ اعظم کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس موقع پر رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری نے مدنی پھول ارشاد فرمائے۔ ❀ قاسم آباد زم زم نگر (حیدرآباد) میں جامع مسجد ابو بکر، جامع مسجد اقصیٰ اور ایک جائے نماز کا افتتاح ہوا۔ خان پور (ضلع رحیم یار خان) میں جامع مسجد مسعود خان کا افتتاح ہوا۔ ❀ پاک امینی کابینہ سردار آباد (فیصل آباد) میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے 75 مرلے پر مشتمل ایک مسجد (فیضانِ مکہ مدینہ) کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ❀ گھوٹکی (بابُ الاسلام سندھ) میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا رکنِ شوریٰ حاجی فاروق جیلانی عطاری نے سنگِ بنیاد رکھا اور سنّتوں بھرا بیان فرمایا جس میں MPA سردار علی نواز خان مہر (عرف راجہ خان) سمیت تاجران، بیورو کریٹس، سیاسی و مذہبی شخصیات اور کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ ❀ تاندلیانوالہ (ضلع سردار آباد، فیصل آباد) پنجاب میں بننے والی نئی سوسائٹی (سَن سوسائٹی) میں ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش سے ایک پلاٹ ❀ چائنا ٹاؤن سوسائٹی خانیوال روڈ ملتان میں دو کنال ❀ اوکاڑہ میں 6 مرلے ❀ بہاولپور میں 4 مرلے ❀ چک نمبر 85 فیروزہ میں 10 مرلے ❀ میانوالی میں 21 مرلے ❀ پاک کاظمی کابینہ (مدینۃ الاولیاء ملتان) میں 1 کنال ❀ رحمٰن ٹاؤن مرکز الاولیاء لاہور میں 10 مرلے ❀ علی ٹاؤن پاک وارثی کابینہ (مرکز الاولیاء لاہور) میں 10 مرلے ❀ رانا ٹاؤن گلشنِ سعید سوسائٹی میں 10 مرلے ❀ کوٹ عبد المالک کے مین شیخوپورہ جی ٹی روڈ پر 1 کنال اور ❀ سیہون شریف کی پاک مَرْوَندی کابینہ میں 1860 اسکوائر فِٹ مسجد و مدرسۃ المدینہ کے لئے دعوتِ اسلامی پر وقف کئے گئے جہاں دعوتِ اسلامی کی "مجلس خدّام المساجد" کے تحت تعمیراتی کام شروع ہوچکا ہے۔ **مدرسۃ المدینہ کا افتتاح** مرکز الاولیاء لاہور کے علاقہ بابا ظہور علی شاہ کی جامع مسجد سے متصل مدرسۃ المدینہ کی ایک نئی شاخ کا افتتاح کیا گیا جس میں مدنی منّے حفظ و ناظرہ کی سعادتِ عظمیٰ حاصل کرسکیں گے۔ اس موقع پر ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں رکنِ شوریٰ حاجی منصور عطاری نے بیان فرمایا۔ ❀ مجلس مدنی انعامات کے تحت گزشتہ ماہ پاکستان بھر میں کم و بیش 2335 مقامات پر یومِ قفلِ مدینہ اجتماعات منعقد کئے گئے، جن میں کم و بیش 41085 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ **مجلس مزاراتِ اولیا کے مدنی کام** مجلس مزاراتِ اولیا کے ذِمّہ داران نے ربیعُ الثانی 1440ھ میں 18 بزرگانِ دین کے سالانہ اَعْراس میں شرکت کی اور اس شعبے کے مختلف مدنی کاموں کا جدول رہا، چند نام یہ ہیں: ❀ حضرت سیّدنا دولہا شاہ سبزواری بخاری (کھارادر بابُ المدینہ کراچی) ❀ حضرت سیّدنا قطب عالَم شاہ بخاری (جامع کلاتھ مارکیٹ ایم اے جناح روڈ بابُ المدینہ کراچی) ❀ حضرت سیّدنا سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی (زم زم نگر حیدرآباد) ❀ دوکانی بابا سرکار حضرت عبدالقدوس چشتی (کوئٹہ بلوچستان) ❀ حضرت باباحاجی حمبل (سبّی بلوچستان) ❀ سخی جام داتار (نواب شاہ بابُ الاسلام سندھ) ❀ حضرت محکم الدین سیرانی (بہاولپور) ❀ حضرت خواجہ غلام فرید (ضلع راجن پور) ❀ الحاج پیر عبدالخالق حسین شاہ گیلانی قادری (جڑانوالہ پنجاب) ❀ حضرت سیّدنا شاہ رکنِ عالَم (مزنگ مرکز الاولیاء لاہور) ❀ حضرت باباموج دریا (مزنگ مرکز الاولیاء لاہور) اعراس کے موقع پر مجلس مزاراتِ اولیا کے تحت مزارات پر قراٰن خوانی ہوئی جن میں سینکڑوں عاشقانِ رسول اور مدارس المدینہ کے مدنی منّے شریک ہوئے، متعدد مدنی قافلوں میں عاشقانِ اولیا کی آمد کا سلسلہ رہا جبکہ اجتماعاتِ ذکر و نعت بھی ہوئے جن میں ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ تقریباً 85 مدنی حلقے، 45 مدنی دورے اور 105 چوک درس ہوئے نیز زائرین پر انفرادی کوشش کے لئے ملاقاتوں کا سلسلہ بھی رہا۔ **ایصالِ ثواب اجتماع** رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطاری کی والدہ کی برسی کے سلسلے میں جامع مسجد فیضانِ جیلان کلفٹن بابُ المدینہ کراچی میں ایصالِ ثواب اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں قراٰن خوانی ہوئی اور رکنِ شوریٰ نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ **کُتُب میلے میں مکتبۃ المدینہ کا بستہ** 21 تا 25 دسمبر 2018ء بابُ المدینہ کراچی کے ایکسپو سینٹر میں چودھویں (14th) عالَمی کُتُب میلے (International Book Fair) کا انعقاد کیا گیا جس میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ

المدینہ اور دارُالمدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی پریس کی جانب سے بستے (Stalls) لگائے گئے۔ کُتُب میلے میں آنے والے اساتذہ وطلبہ کی بڑی تعداد نے مکتبۃ المدینہ کے اسٹالز کا وزٹ کیا اور مدنی چینل کو تاثرات دیتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات پر ذِمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

مختلف شعبہ جات کی مدنی خبریں ❁ مجلسِ وُکلا کے تحت جعفر آباد بلوچستان کے ڈسٹرکٹ وُکلا بار میں مدنی حلقہ لگایا گیا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور وُکلا کو دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کے بارے میں آگاہی فراہم کرتے ہوئے مدنی کام کرنے کا ذہن دیا۔ ❁ مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت مرکزالاولیاء لاہور میں واقع انسٹیٹیوٹ آف ہیماٹولوجی اینڈ بلڈ ٹرانسفیوژن (Institute Of Hematology and Blood Transfusion) پنجاب کے ڈیپارٹمنٹ میں سنّتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں پیرامیڈیکل اسٹاف اور ڈاکٹرز نے شرکت کی۔ ❁ مجلس اِصلاح برائے فنکار کے تحت مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں شوبز سے وابستہ افراد کے درمیان مدنی حلقہ لگایا گیا جس میں نگرانِ مجلس پاکستان نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ ❁ مجلس مدنی قافلہ کے تحت پاک شبّیری کابینہ کورنگی باب المدینہ کراچی میں مدنی قافلہ اجتماع منعقد ہوا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان فرماتے ہوئے اسلامی بھائیوں کو مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی جس پر کئی اسلامی بھائیوں نے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی نیّتوں کا اظہار کیا۔ ❁ مجلس تاجران برائے گوشت کے تحت یکم جنوری 2019ء قریشی محلہ مرکزالاولیاء لاہور میں گوشت کا کام کرنے والے ایک تاجر اسلامی بھائی کے گھر پر اجتماعِ غوثیہ ہوا، جس میں نگرانِ پاک سخاوی کابینہ سمیت گوشت کا کام کرنے والے سینکڑوں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ ❁ 23، 24، 25 دسمبر 2018ء مصطفٰے آباد (رائیونڈ) مرکزالاولیاء لاہور کے اطراف جیا بگا گاؤں کی جامع مسجد شیر ربانی میں ایک مدنی قافلے نے سفر کیا جس میں مجلس تاجران برائے گوشت کے ذِمّہ داران سمیت گوشت کا کام کرنے والے اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ ❁ 9 جنوری 2019ء بروز بدھ رکنِ شوریٰ حاجی منصور عطاری نے شاہ پور مرکزالاولیاء لاہور میں واقع پاکستان کے ایک بڑے سلاٹر ہاؤس (ذبح خانے) اور مویشی منڈی کا دورہ فرمایا جہاں ڈاکٹرز، عملہ اور گوشت فروش اسلامی بھائیوں سے ملاقات کرتے ہوئے انہیں نیکی کی دعوت دی۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مدنی کورسز ❁ پاکستان کے مختلف شہروں بابُ المدینہ کراچی، زم زم نگر حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ)، مدینۃُ الاولیاء ملتان، سردار آباد (فیصل آباد)، راولپنڈی اور گجرات میں قائم دارُالسُّنّہ للبنات میں دسمبر 2018ء میں 12 دن کے ”فیضانِ قراٰن کورس“ اور ”مدنی کام کورس“ منعقد ہوئے ❁ مجلس جامعۃُ المدینہ للبنات کے تحت 14 ربیعُ الاوّل 1440ھ کو ملک و بیرونِ ملک ”فیضانِ شریعت کورس (دورانیہ:25ماہ)“ کے نئے سیشن کا آغاز ہوا، جس میں تقریباً 5973 طالبات نے داخلہ لیا، جبکہ جنوری 2019ء کو ”فیضانِ تجوید و نماز کورس“ اور 12 ماہ پر مشتمل ”فیضانِ قراٰن و سنّت کورس“ بھی شروع ہوئے۔ ❁ مجلس مختصر مدنی کورسز کے تحت پاکستان میں 296 مقامات پر 19 دن کے ”فیضانِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کورس“ منعقد ہوئے، جن میں کم و بیش 4013 (چار ہزار تیرہ) اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ ان مدنی کورسز کی برکت سے کثیر اسلامی بہنوں نے روزانہ کم از کم 3 آیات کی تلاوت مع ترجمہ و تفسیر اور مدرسۃُ المدینہ للبنات میں پڑھنے، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور ہفتہ وار مدنی مذاکرہ دیکھنے کی نیّت کی۔

تجہیز و تکفین اجتماعات مجلسِ تجہیز و تکفین کے تحت پاکستان بھر میں مختلف مقامات پر تجہیز و تکفین اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں کم و بیش 4139 (چار ہزار ایک سو اُنتالیس) اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ نیز مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے پاکستان بھر میں 437 مقامات پر اجتماعاتِ ذکر و نعت منعقد ہوئے۔

پاکستان مجلسِ مشاورت کا مدنی مشورہ 27 اور 28 دسمبر 2018ء کو مدینۃُ الاولیاء ملتان میں پاکستان مجلسِ مشاورت کی ذِمّہ دار اسلامی بہن نے زون ذِمّہ داران، پاکستان سطح کی شعبہ ذِمّہ داران اور کارکردگی ذِمّہ داران سمیت دیگر اسلامی بہنوں کا مدنی مشورہ کیا۔

مجلسِ رابطہ کے مدنی کام ❁ اسلامی بہنوں کے شعبۂ تعلیم کے تحت 24 دسمبر 2018ء کو بابُ المدینہ کراچی کے ایک نجی اسکول میں مدنی

حلقہ لگایا گیا، جس میں ٹیچرز، طالبات اور اسکول اسٹاف کی اسلامی بہنوں نے شرکت کی ❁ اسلامی بہنوں کی مجلسِ رابطہ کے تحت 30 دسمبر 2018ء کو بابُ المدینہ کراچی میں ایک اسلامی بہن کے گھر اجتماعِ ذکر ونعت کا انعقاد کیا گیا ❁ 6 دسمبر 2018ء کو عطار آباد (جیکب آباد بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسکول میں ٹیلی تھون اجتماع مُنعقد ہوا، جس میں ٹیچرز اسلامی بہنوں نے ہاتھوں ہاتھ مدنی عطیات جمع کروائے۔ **قلیل مدّت میں ختمِ قراٰن** زم زم نگر حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے مدارسُ المدینہ للبنات کی چند مدنی منّیوں نے محض 5، 6 اور 7 ماہ کی قلیل مدّت میں ناظرہ قراٰنِ کریم مکمّل کرلیا ❁ سال 2018ء میں سردار آباد (فیصل آباد) کے مدرسۃُ المدینہ للبنات (یوسف آباد، مانانوالہ، ضلع شیخوپورہ) سے 26 مدنی منّیوں نے 12 ماہ میں ناظرہ قراٰنِ کریم مکمل کیا۔ **دارُالمدینہ میں ایکٹیوٹی ڈے (Activity Day)** طلبہ کی ذہنی و جسمانی نشوونما (Mental and Physical Growth) کے لئے نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیاں بھی بہت اَہمیّت کی حامل ہوتی ہیں۔ اِسی کے پیشِ نظر پچھلے دنوں پاکستان بھر میں دارُالمدینہ انٹرنیشنل اسلامک اسکولنگ سسٹم میں ایکٹیویٹی ڈے منایا گیا جس میں مدنی منّوں اور مدنی منّیوں نے بڑھ چڑھ کر مختلف ایکٹوٹیز میں حصہ لیا۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

بیرونِ ملک سفر خدمتِ دین اور مدنی کاموں کی ترویج و اشاعت کے لئے عالَمی مجلسِ مشاورت کی ذِمّہ دار اسلامی بہن نے اپنے محرم کے ساتھ دسمبر 2018ء میں دبئی، ابوظہبی، شارجہ، راس الخیمہ اور عُمان کے شہر مَسقط اور صلالہ شریف کا سفر کیا۔ دورانِ سفر مختلف مقامات پر مدنی مشوروں اور اسلامی بہنوں کے اجتماعات میں سنّتوں بھرے بیانات کا سلسلہ رہا **مختلف مدنی کورسز** ❁ دسمبر 2018ء کو ہند کے شہروں آکولہ، شام گڑھ (Shamgarh) اور بیور (Bewar) میں تین دن کے "مدنی کام کورس" ہوئے ❁ اسلامی بہنوں کی مجلسِ مختصر مدنی کورسز کے تحت 23 دسمبر 2018ء کو عُمان، امریکہ، یوکے، اسپین، فرانس، بیلجیم، جرمنی اور ہند کے مختلف شہروں ممبئی (Mumbai)، پونا (Pune)، بالاگھٹ (Balaghat)، ناسک (Nashik)، باندرہ (Bandra)، کانپور (Kanpur) وغیرہ میں 29 مقامات پر 7 دن کے "فیضانِ غوثِ اعظم کورس" ہوئے ❁ دسمبر 2018ء کو عرب شریف کے شہر جدہ، دمام، امریکہ، یوکے، اسپین، فرانس اور آسٹریا سمیت ہند کے مختلف شہروں میں 107 مقامات پر 12 دن کے "فیضانِ عشرۂ مبشرہ کورس" منعقد ہوئے ❁ 21 دسمبر 2018ء سے ہند کے مختلف شہروں گجرات، موڈاسہ، کلکتہ اور تاج پور میں اسلامی بہنوں کے لئے "ناظرہ کورس" منعقد ہوئے۔ ان تمام مدنی کورسز میں 450 سے زائد اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مجلسِ تجہیز و تکفین** اسلامی بہنوں کی مجلس تجہیز و تکفین کے تحت دسمبر 2018ء میں نیوزی لینڈ کے شہر آکلینڈ، یوکے اور یورپ سمیت ہند کے شہروں کانپور، الٰہ آباد (Allahabad)، شیوپور (Shivpur)، بھدوہی (Bhadohi)، پرتاب گڑھ (Pratapgarh)، بھیلواڑا (Bhilwara) اور ہاوڑہ (Howrah) وغیرہ میں تجہیز و تکفین اجتماعات منعقد ہوئے، جن میں کم و بیش 1157 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔ **متفرّق اجتماعات** نومبر، دسمبر 2018ء میں ہند کے مختلف شہروں ممبئی، دہلی، آکولہ، کوٹہ، تاجپور (ناگ پور) اور اودے پور سمیت دیگر مقامات پر 3 گھنٹے کے مدنی انعامات اجتماعات منعقد ہوئے۔ ❁ آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، بنگلہ دیش، ساؤتھ افریقہ، ماریشس اور موزمبیق میں حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر اجتماعاتِ غوثیہ ہوئے، جن میں کم و بیش 8400 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **نئے سنّتوں بھرے اجتماعات کا آغاز** دسمبر 2018ء میں ہند کے شہر گوریگاؤں (Goregaon)، جاپان کے شہر ایساساکی (Isesaki)، سری لنکا کے شہر ویلمپٹیا (Wellampitiya) اور انگلینڈ کے شہر ڈربی (Derby) میں اسلامی بہنوں کے نئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات کا آغاز ہوا۔ **مدنی حلقے** 2 ربیعُ الآخر 1440ھ کو انگلینڈ کے شہر پیٹر بورو میں اور 7 ربیع الآخر 1440ھ کو نیوکاسل (Newcastle) میں مدنی حلقے لگائے گئے، جن میں مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت پائی۔

شخصیات کی مدنی خبریں

علمائے کرام سے ملاقاتیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ گُزَشتہ ماہ مجلسِ رابطہ بالعلماء کے ذمّہ داران اور دیگر اسلامی بھائیوں نے کم و بیش 1680 سے زائد علما و مشائخ اور ائمّہ و خطبا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: **پاکستان:** ❁ شیخُ الحدیث استاذُ العلماء حافظ نذیر احمد جلالی (مہتمم الجامعۃ الاسلامیہ للبنات منڈی بہاؤالدین) ❁ مولانا محمد یونس قادری (مہتمم جامعہ الزھراء داؤد خیل ضلع میانوالی) ❁ استاذُ العلماء مولانا غلام رسول قاسمی (شیخُ الحدیث جامعہ معظمیہ معظم آباد شریف گلزارِ طیبہ سرگودھا) ❁ مولانا محمد داؤد رضوی (مہتمم جامعہ محمدیہ ضیاءُ القرآن فتح جنگ) ❁ مفتی مختار احمد درانی سعیدی (مہتمم و مدرّس جامعہ سراجُ العلوم خانپور) ❁ مفتی احمد سعیدی (مہتمم جامعہ سیرانیہ کاظمیہ خانقاہ شریف بہاولپور) ❁ مولانا محمد علیم نقشبندی (مدرّس جامعہ عمر چارسدہ K.P.K) ❁ قاری شفیقُ الرحمٰن فریدی (ناظمِ جامعہ نظامیہ فریدیہ گگو منڈی ضلع وہاڑی) ❁ مولانا سردار احمد باروی (مہتمم جامعہ بارویہ شمسُ المدارس ڈیرہ غازی خان) ❁ مولانا ریاض احمد نقشبندی (مہتمم دارُالعلوم قادریہ رضویہ کشمیر) ❁ مولانا حبیب احمد نظری (مہتمم جامعہ اسلامیہ نظیریہ اسلام آباد) ❁ مولانا محمد عمران اشرفی (نائب مہتمم جامعہ رضائے مصطفےٰ بہاولنگر) ❁ پیرزادہ مولانا جنید قادری (خطیب جامع مسجد مائی نوشہرہ)۔ **ہند:** ❁ حضرت علّامہ الحاج سیّد شاہ محمود اشرفی جیلانی (سجادہ نشین خانقاہ کچھوچھہ شریف) ❁ مفتی سیّد محمد کفیل احمد ہاشمی (مفتی دارُ الافتاء منظرِ الاسلام بریلی شریف) ❁ مولانا محمد عارف جمالی (خطیب و امام درگاہ حافظ شاہ جمالُ اللہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ رام پور اترپردیش) ❁ مولانا عبدُ الہادی حبیبی (استاذ جامعہ فاروقیہ بنارس) ❁ مفتی شیر محمد برکاتی (مدرّس و مفتی دارُ الافتاء دارُ العلوم وارثیہ لکھنؤ) ❁ مولانا محمد شاہد رضوی (استاذ جامعہ تحسینیہ بریلی شریف) ❁ مولانا عبدُ المصطفیٰ کریمی (قاضی چتوڑ گڑھ) **دیگر ممالک:** ❁ حضرت مولانا گل احمد قادری (امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ برمنگھم U.K) ❁ مولانا شاہد تمیز (خطیب جامع مسجد ضیاءُ الامہ برمنگھم) ❁ مولانا پیر طیّب الرحمٰن قادری (چیئرمین قادریہ ٹرسٹ برمنگھم) ❁ مولانا محمد اشرف قادری (امام و خطیب جامع مسجد صوفیا میونخ جرمنی) ❁ مولانا سیّد ارشاد احمد بخاری (بنگلہ دیش)

علما و شخصیات کی مَدَنی مراکز آمد ❁ پیر محمد ضیاء اللہ قادری رضوی (چیئرمین انجمن اساتذہ پاکستان، گوجرانوالہ) ❁ مفتی محمد ذکاءُ اللہ رضوی صاحب (گوجرانوالہ) ❁ مولانا سیّد اکرم علی شاہ (انجمن اساتذہ پاکستان زم زم نگر حیدرآباد) ❁ مولانا عبدُ الغفار شاہ حسینی (جامعہ حسینیہ رضویہ ضلع گوجرانوالہ) ❁ پیر غلام مصطفٰی نوشاہی (شاہ پور شریف گوجرانوالہ) ❁ مولانا محمد حنیف طاہر (پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین) ❁ مولانا عطاءُ اللہ رضوی (گوجرانوالہ) ❁ مولانا سیّد حسن شاہ صاحب (ساکنِ مدینۂ منورہ) ❁ مولانا عبدُ الرحمٰن سعیدی (خطیب جامع مسجد کرم الٰہی گلشنِ اقبال بابُ المدینہ کراچی) ❁ مولانا محمد خالد اقبال خان اظہری (مدینۃُ الاولیاء ملتان) ❁ محمد قاسم جلالی (بابُ المدینہ کراچی) ❁ محمد علی میاں (سابق مُشیر وزیرِ اعلیٰ پنجاب) ❁ سلمان اقبال (A.R.Y،C.E.O چینلز) نے **عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی** ❁ مولانا عبدُ الحمید رضوی جگنہ شریف نے **فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ** ❁ مفتی محمد اکمل قادری (مفتیِ دارُ الافتاء جامعہ نظامیہ) نے **دارُالافتاء اہلِ سنّت مرکزُ الاولیاء لاہور** ❁ مفتی محمد عظیمُ الدین صاحب (صدر مفتی جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن ہند) نے حیدرآباد دکن میں قائم دعوتِ اسلامی کے **مدنی مرکز فیضانِ مدینہ** ❁ مفتی عبدُ الغفور صاحب (ڈیرہ اللہ یار بلوچستان) نے **جامعۃُ المدینہ ڈیرہ اللہ یار** ❁ مولانا عبدُ الرزاق صاحب (جامعہ اسلامیہ نوریہ کوئٹہ) نے **جامعۃُ المدینہ کوئٹہ** ❁ حافظ محمد نذر صاحب (سبی، بلوچستان)

نے **فیضانِ مدینہ** سبی اور ❁ مولانا محمد صدیق رضوی صاحب (خطیب مسجد سعید حسینی روڈ گوجرانوالہ) نے **فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ** کا دورہ کیا جبکہ پاکستان بھر میں سُنّی جامعات و مدارس سے تقریباً 2100 سے زائد طلبائے کرام نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات اور مَدَنی مذاکروں میں شرکت کی۔ **شخصیات سے ملاقاتیں** دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے ذمّہ داران نے گزشتہ ماہ کم و بیش 1220 سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ چند کے نام یہ ہیں: قومی اسمبلی میں وفاقی وزیر عامر محمود کیانی ❁ وفاقی وزیر علی محمد خان ❁ ڈاکٹر مختار برتھ (M.N.A) ❁ علی نواز اعوان (M.N.A) ❁ محمد صبغتُ اللہ (M.N.A) ❁ چوہدری محمد اقبال (M.N.A) ❁ امجد خان نیازی (M.N.A) ❁ کمشنر کراچی افتخار شلوانی ❁ ڈاکٹر فاروق ستار (بابُ المدینہ کراچی) ❁ مصطفٰی کمال (بابُ المدینہ کراچی) ❁ عبدُالکبیر قاضی (ہوم سیکرٹری سندھ) ❁ گھنور علی لغاری (ایڈیشنل سیکرٹری ہوم پریزنز) ❁ ڈاکٹر صغیر احمد (بابُ المدینہ کراچی) ❁ وسیم آفتاب (سابق M.P.A) ❁ سمیع صدیقی (سابق M.N.A) ❁ ملک پرویز (M.N.A مرکزُ الاولیاء لاہور) ❁ سیّد جاوید حسنین شاہ (M.N.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) ❁ کیپٹن ارشد منظور بزدار (ڈپٹی کمشنر خوشاب) ❁ محمد عبادت نثار (D.P.O خوشاب) ❁ میاں محمد نواز مہر (ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو خوشاب) ❁ شوزب سعید (ڈپٹی کمشنر بہاولپور) ❁ احسان جمالی (ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ہیڈ کوارٹر بہاولپور) ❁ محمد انور کیتھران (D.P.O چنیوٹ) ❁ میثم عباس (ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ریونیو چنیوٹ) ❁ چوہدری مظہر احمد گوندل (D.S.P چناب نگر چنیوٹ) ❁ بریگیڈیئر ذوالفقار باجوہ (سیکٹر کمانڈر F.C فورس، سُوئی) ❁ میر ممتاز مری (قبائلی شخصیت و اسسٹنٹ کمشنر سبی) ❁ رسالدار میر عارف مری (انچارج لیویز فورس لائن سبی) ❁ رحمتُ اللہ سومرو (اسسٹنٹ کمشنر گلزارِ طیبہ سرگودھا) ❁ حافظ شبیر (پرائیویٹ سیکرٹری صوبائی وزیر صنعت و تجارت) ❁ طلحہ سعید (اسسٹنٹ کمشنر بھکر) ❁ کرنل وقار چوہدری (کمانڈنٹ ایف سی بلوچستان) ❁ خالد عمر قریشی (ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لودھراں) ❁ شیخ طاہر الدین (جنرل سیکرٹری پریس کلب لودھراں) ❁ عنصر مجید خان نیازی (صوبائی وزیر ہیومن ریسورس) ❁ چوہدری محمد اشفاق (سابق M.N.A) **تعزیت و فاتحہ خوانی** ❁ رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے ڈیرہ اللہ یار میں قبائلی شخصیت عبدُالغفار کھوسہ کے انتقال پر ان کے ورثا سے تعزیت و ملاقات کی ❁ M.P.A ڈاکٹر افضل کی والدہ (ہیڈ راجکاں ضلع بہاولپور) اور سیاسی پارٹی کی سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر مہر منصور حیات لک کے چچا جان (سرگودھا) کے انتقال پر دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے ذمّہ داران نے ان سے تعزیت و ملاقات کی۔ **سنّتوں بھرے اجتماعات** ❁ کوآرڈینیٹر ٹو وزیر اعظم احمد خان کے والد ڈاکٹر محمد اسلم خان کے چہلم پر دعوتِ اسلامی کے تحت اجتماعِ ذکر و نعت برائے اِیصالِ ثواب ہوا جس میں نگرانِ مجلسِ رابطہ نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور اجتماع میں شریک مختلف سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقات کی ❁ ڈسٹرکٹ کونسل ہال جعفر آباد ڈیرہ اللہ یار میں شخصیات اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف سیاسی و سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ ❁ میونسپل کمیٹی بھیرہ شریف میں سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں چیئرمین میونسپل کمیٹی حاجی محمد سلیم، ممبران میونسپل کمیٹی، سیاسی و سماجی شخصیات اور دیگر عملے نے شرکت کی۔ ❁ مجلسِ رابطہ کے تحت میر ممتاز مری (اسسٹنٹ کمشنر سبی)، رانا منور غوث خان (M.P.A گلزارِ طیبہ سرگودھا) اور سابقہ صوبائی وزیر میاں مناظر علی رانجھا کے گھر پر اور مہر غلام محمد لالی (سابق M.P.A) کے ڈیرے پر سنّتوں بھرے اجتماعات منعقد کئے گئے۔

جواب دیجئے! رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۰ھ

سوال 01: نماز اعلانِ نبوت کے کون سے سال فرض کی گئی تھی؟

سوال 02: قراٰنِ کریم کتابی صورت میں جمع کرنے کا مشورہ کس صحابی نے دیا؟

☆ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے۔ ☆ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

بیرونِ ملک کی مَدَنی خبریں

برِّاعظم افریقہ میں قبولِ اسلام کی مدنی بہاریں

* 14دسمبر 2018ء کو یوگنڈا کی جامعہ مسجد رحمٰن میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا، جن کا اسلامی نام عبدالقادر رکھا گیا۔ * 8جنوری 2019ء کو ماپوتو موزمبیق کے جامعۃُ المدینہ فیضانِ اہلِ بیت میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا اور درسِ نظامی کے لئے جامعۃُ المدینہ میں داخلہ بھی لے لیا۔ ان کا اسلامی نام محمد رضا رکھا گیا۔ * 11جنوری 2019ء کو تنزانیہ میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا، جن کا اسلامی نام محمد یوسف رکھا گیا۔

نگرانِ شوریٰ کا یوکے (Uk) کا مدنی سفر مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے 27دسمبر 2018ء تا 16جنوری 2019ء یو کے (UK) کا مدنی سفر کیا، جہاں برمنگھم (Birmingham)، ڈربی (Derby)، لیسٹر (Leicester)، لندن (London)، آکسفورڈ (Oxford)، مانچسٹر (Manchester)، راچڈیل (Rochdale)، بلیک برن (Blackburn)، بریڈفورڈ (Bradford)، گلاسگو (Glasgow)، اور ڈنڈی (Dundee) میں ذمّہ داران کے مدنی مشورے فرمائے، مختلف علما و مشائخ اور شخصیات سے ملاقاتیں کیں، جامعات المدینہ و مدارسُ المدینہ کے طلبہ و اساتذۂ کرام، یوکے کے ذمّہ داران اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کو مختلف اجتماعات و مدنی حلقوں میں مدنی پھول عطا فرمائے اور ڈیڈلی برمنگھم میں مسجد کے لئے خریدی گئی جگہ (جو پہلے غیر مسلموں کی عبادت گاہ تھی اس) کا افتتاح فرمایا، جس کا نام امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فیضانِ فاروق رکھا ہے، یہاں پر نمازیں باجماعت ادا کرنے کے ساتھ دیگر مدنی کاموں کا سلسلہ بھی ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فرانس میں مدنی مرکز کا افتتاح نومبر 2018ء میں فرانس کے شہر پیرس میں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا افتتاح ہوا جہاں پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مدنی منّوں کو قراٰنِ پاک کی تعلیم بھی دی جارہی ہے۔

مجلس دارُالمدینہ اجتماع دارُالمدینہ ہند کے تحت حاجی علی نگر ممبئی ہند میں 12 اور 13 جنوری 2019ء کو ویژن (Vision) 2025ء کے نام سے 2 دن کا سنّتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا، جس میں ہند کے 49 شہروں سے کثیر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، اس اجتماع میں رکنِ شوریٰ محمد اطہر عطاری نے مدنی پھول عطا فرمائے۔ یاد رہے! تادمِ تحریر ہند میں ممبئی، تاج پور، آکولہ، رحمت نگر، ہمت نگر، تاجپور (ناگ پور) اور مدینۃُ الاولیاء احمد آباد میں دارُالمدینہ کے 8 کیمپس قائم ہیں جبکہ اس سال دہلی، آگرہ، پُونا، راجوری، گجرات اور جمّوں کشمیر میں مزید 6 کیمپس عنقریب کھولے جائیں گے۔

فیضانِ نماز کورس 28دسمبر 2018ء کو موزمبیق کے شہر ماپوتو کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں 12دن کا فیضانِ نماز کورس ہوا جس میں کم و بیش 25 مقامی اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

یومِ قفلِ مدینہ اجتماعات مجلس مدنی انعامات کے تحت ربیعُ الآخر 1440ھ میں ہند، بنگلہ دیش، یونان، کویت، اٹلی، بحرین، عُمان اور یوگنڈا کے مختلف شہروں میں تقریباً 685 مقامات پر یومِ قفلِ مدینہ اجتماعات کا سلسلہ ہوا جن میں تقریباً 15983 عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔

جواب یہاں لکھئے

رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۰ھ

جواب (1): ------------------------------

جواب (2): ------------------------------

نام: ---------------- ولد: ----------------

مکمل پتہ: ------------------------------

فون نمبر: ----------------

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

المدینہ لائبریری (دعوتِ اسلامی)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

دینی کُتب کا مطالعہ اپنی عادت بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کی نسلوں کو فائدہ ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پاکستان کے 7 شہروں میں المدینہ لائبریری کا آغاز ہو چکا ہے جن میں آپ کو درج ذیل علمی فائدے مل سکتے ہیں:

کتب و رسائل قرانِ پاک، تفسیرِ قرانِ پاک، حدیثِ پاک اور اس کی شرح، فقہی مسائل، تاریخ اسلام اور دیگر سینکڑوں موضوعات پر کُتب و رسائل کا مطالعہ کرنے کی سہولت۔

ملٹی میڈیا (Multimedia) تلاوتِ قرانِ مجید، نعتِ رسولِ کریم، مَدَنی مذاکرہ، آڈیو ویڈیو بیانات، مدنی گلدستے اور مدنی چینل کے دیگر سلسلے دیکھنے اور سننے کی سہولت۔

ڈاؤن لوڈنگ (Downloading) تلاوتِ قرانِ مجید، نعتِ رسولِ کریم، مَدَنی مذاکرے، آڈیو ویڈیو بیانات، مدنی گلدستے، اسلامی کتابیں اور دعوتِ اسلامی کی موبائل ایپلی کیشنز، یو ایس بی، میموری کارڈ وغیرہ میں مفت ڈاؤن لوڈ کروانے کی سہولت۔

مقام	فون نمبر	اوقاتِ کار
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی	0311-9293278	2pm to 10pm
مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن، زم زم نگر حیدر آباد	0313-2626577	4pm to 9pm
مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مدینہ ٹاؤن، سردار آباد فیصل آباد	0311-9293243	2pm to 10pm
مدنی مرکز فیضانِ مدینہ انصاری چوک، شاہ رکن عالم کالونی، مدینۃ الاولیاء ملتان	0311-9293244	2pm to 8pm
مدنی مرکز فیضانِ مدینہ شاہ جہانگیر روڈ، گجرات	0313-2626944	2pm to 8pm
مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محبوب ٹاؤن، پرانی چونگی نمبر 7، اوکاڑہ	0311-9293487	2pm to 8pm
مدنی مرکز فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ	0311-9293490	2pm to 8pm

مسواک کے فائدے اور آداب

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّارؔ قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

مِسواک اللہ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہت پیاری سنّت ہے۔ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ مِسواک کی سنّت پر عمل کرنا نہ صرف اجر و ثواب کے حصول کا ذریعہ ہے بلکہ اس کی بدولت دنیا کے متعدّد فائدے بھی حاصل ہوتے ہیں۔ آیئے! مسواک کے چند فوائد و آداب پڑھئے اور فوائد پانے اور آداب پر عمل کی نیّت فرمایئے۔ دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: 1 دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے (الترغیب والترھیب، 1/102، حدیث:18) 2 مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ یہ منہ کی صفائی اور ربّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے (مسند امام احمد، 2/438، حدیث:5849) ❁ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس (10) خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ دُرُست کرتی ہے۔ (جمع الجوامع، 5/249، حدیث:14867) ❁ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عَقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استعمال، نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا (حیاۃ الحیوان، 2/166)

مِسواک سے متعلق چند آداب

❁ ہوسکے تو اپنے کُرتے میں سینے پر دائیں بائیں دو جیب بنوایئے اور دل کی جانب (یعنی left Side والی) جیب کے برابر میں مسواک رکھنے کیلئے ایک چھوٹی سی جیب بنوالیجئے۔ یوں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّت مسواک شریف گویا سینے اور دل سے لگی رہے گی ❁ مسواک کو کھڑا کرکے رکھنا سنّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/372 ماخوذاً) ❁ اگر اسے کھڑا نہیں کرتے یونہی نیچے گرادیتے ہیں تو ایسا کرنے والے کے لئے جنون (یعنی پاگل پن) کا خطرہ ہے۔ تابعی بزرگ حضرت سیِّدُنا سعید بن جُبَیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو مسواک کو زمین پر رکھے اور مجنون (یعنی پاگل) ہوجائے تو اپنے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے (مسواک کے فضائل، ص30) ❁ جس طرح دینی کتاب کو زمین پر رکھنا ادب کے خلاف ہے اسی طرح مسواک کو بھی زمین پر نہ رکھا جائے ❁ مسواک کو اونچی جگہ جہاں مٹّی کچرا وغیرہ نہ ہو لٹا کر رکھنے میں حرج نہیں ❁ مستعمل (یعنی استعمال شدہ، Used) مِسواک کے رَیشے نیز جب مِسواک ناقابلِ اِستعمال ہوجائے تو اسے پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے ❁ کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کردیجئے یا پتھر وغیرہ کسی بھاری چیز کے ساتھ باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی مجلس تحفّظِ اوراقِ مقدّسہ کے تحت مختلف مقامات پر بوکس (Box) لگائے جاتے ہیں۔ ایک حل یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسواک کے ریشے یا مستعمل مسواک اس طرح کے کسی ڈبے وغیرہ میں ڈال دی جائے۔

اللہ کریم ہمیں ادائے سنّت کی نیّت سے مسواک کو اپنانے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net